

عزات سیریز

منزل کلیم

پہلے

لاسلکی



لاسکی

لاسکی

منظہر کلیم۔ ایم اے

<http://forums.hibuddiez.com>

عمران اپنے بیڈروم میں گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک کال بیل کی تیز آواز سن کر اس کی آنکھ کھل گئی۔ کال بیل اس طرح مسلسل بج رہی تھی جیسے بجانے والے نے بٹن پر مستقل انگلی رکھی ہوئی ہو۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے لیمپ کا بٹن پر پریس کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں ٹائم پیس پر پڑیں تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اس وقت رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ کال بیل ابھی تک مسلسل بج رہی تھی۔ پھر سلیمان کے دوڑ کر گیلری میں سے گزرنی کی آواز سنائی دی۔

"بند کرو کال بیل بجانا۔ کون ہو تم؟" سلیمان کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو کال بیل بجنی بند ہو گئی۔ "دروازہ کھولو جلدی کھولو۔" باہر سے ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز آئی۔ عمران ایک سائیڈ پر پڑا ہوا گاؤن اٹھا کر پہنا اور پھر دروازہ کھول کر بیڈروم سے باہر آ گیا۔

"پہلے بتاؤ کون ہو تم۔" سلیمان نے اس طرح غصیلے لہجے میں کہا اسے بھی شاید اس طرح اٹھنے پر غصہ آیا ہوا تھا۔ "میں کہتا ہوں دروازہ کھولو ورنہ ہم دروازہ توڑ دیں گے۔" باہر سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر اس طرح دھماکے شروع ہو گئے جیسے پوری قوت سے اس پر لات ماری جا رہی ہو۔

"دروازہ کھول دو سلیمان۔" عمران نے برآمدے میں آکر کہا تو سلیمان نے ہاتھ اٹھا کر چٹختی کھولی تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے پانچ مسلح آدمی جنہوں نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی۔" ان میں سے دو نے سلیمان اور عمران کو ریوالوروں سے کور کرتے ہوئے چیخ کر کہا باقی تینوں دوڑتے ہوئے کمروں میں داخل ہو گئے۔ عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ نہ صرف یونیفارم سرکاری تھی بلکہ انکے ریوالور بھی سرکاری تھے۔

"کون ہو تم۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی ان لوگوں کی آمد اور خاص طور پر اس انداز میں آمد پر حیرت ہو رہی تھی۔

"خاموش رہو ورنہ گولی مار دیں گے۔" عمران کو رکنے والے آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران اس کے انداز سے اتنا سمجھ گیا تھا کہ آنے والے باقاعدہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔

"یہاں تو نہیں ہے۔ تم بتاؤ کوئی خفیہ کمرہ بھی ہے۔" ان میں سے ایک نے واپس آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون نہیں ہے۔ تمہیں کس کی تلاش ہے۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جرات کیسے ہوئی اس لہجے میں بات کرنے کی۔ انٹیکوٹیک فورس سے۔" اس آدمی نے جوان کا انچارج لگ رہا تھا غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تو تم انٹی تار کوٹیک فورس کے لوگ ہو۔ کرنل عباد اللہ کی فورس۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا تو نہ صرف

انچارج جس کا چہرہ غصے سے مسخ سا ہو رہا تھا بلکہ دوسرے لوگ بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تم۔ تم کیسے جانتے ہو چیف کو۔" اس انچارج نے ہونٹ چھینپتے ہوئے کہا۔

"اسے چیف بنایا بھی میں نے ہے لیکن کیا تم واقعی انٹی تار کوٹیک فورس کے لوگ ہو۔ کیا کرنل عباد اللہ نے

واقعی تم جیسے احمق لوگوں کو فورس میں بھرتی کر رکھا ہے۔" عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعہ ان لوگوں کی اس انداز میں آمد اور اس انداز کی کاروائی پر شدید غصہ ا رہا تھا۔

"تم نے چیف بنایا ہے۔ تم نے کیا ہمیں احمق سمجھ رکھا ہے۔ ڈرگ خان ہتھکڑیاں نکالو اور ان کے ہاتھوں میں

پہنادو پھر یہاں کی ایک ایک چیز الٹ پلٹ کر چیک کرو سلو ناروزی کی اطلاع غلط نہیں ہو سکتی۔" اس انچارج نے ایک بار پھر اپنے مخصوص انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن اس لمحے اچانک ایک آدمی دروازے پر نمودار

ہوا۔ وہ بھی رات کے لباس میں تھا اور عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا اور نہ صرف عمران بلکہ آنے والے بھی اسے دیکھ کر چونکے اور پھر ایک آدمی نے تیزی سے ریوالور اس کی طرف کر دیا۔

"خبردار تم بھی سائیڈ میں ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔" اس آدمی نے آنے والے کو سائیڈ میں کھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔" آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ عظمت واسطی تھا

اسے ساتھ والے فلیٹ میں آئے ہوئے چند ہی ماہ ہوئے تھے۔ وہ سنٹرل انٹیلی جنسی بیورو کا سٹور آفیسر تھا اور

اس لحاظ سے وہ نہ صرف عمران کو اچھی طرح جانتا تھا بلکہ صبح کی نماز کے دوران اس سے تقریباً روزانہ ہی

عمران کی ملاقات ہوتی تھی اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی باغ میں صبح کی سیر کے لئے بھی جاتا رہتا تھا۔

"یہ انٹی تار کوٹیک فورس کے آدمی ہیں۔ کرنل عباد اللہ کی ٹیم۔" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کرنل عباد اللہ کی فورس۔۔ اوہ۔۔ لیکن یہ یہاں اس انداز میں کیا کر رہے ہیں۔" عظمت واسطی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو۔" انچارج نے اس بار عظمت واسطی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام عظمت واسطی ہے میں سنٹر انٹیلی جنس بیوری میں چیف ستور آفیسر ہوں اور یہ علی عمران صاحب ہیں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کے صاحبزادے۔" عظمت واسطی نے اپنے ساتھ ساتھ عمران کے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ڈانچ دیا گیا ہے۔" اس بار انچارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

عظمت واسطی جا کر کرنل عبداللہ کو کال کروا کر اسے کہو کہ فوراً میرے فلیٹ پر پہنچے۔" عمران نے اس طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ ویری سوری۔ آؤ چلیں۔" اس بار انچارج نے کہا اور دوسرے لمحے وہ جس قدر تیزی سے آیا تھا اسی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کیساتھ باقی ساتھ بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے فلیٹ سے باہر نکل گئے۔ وہ اس قدر تیزی سے باہر بھاگے تھے کہ عمران، سلیمان اور عظمت واسطی تینوں حیرت سے بت بنے کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔ دوسرے لمحے نیچے سے جیپ اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں سویا ہوا تھا کہ اچانک گڑبڑ کی آوازیں سن کر جاگ پڑا ویسے یہ کیا سلسلہ ہے عمران صاحب۔" عظمت واسطی نے کہا۔

"شاید کسی غلط فہمی کی بنا پر آئے تھے یہ لوگ۔ بہر حال آپ کا شکریہ آپ نے تکلیف کی۔" عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہمسایوں کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔" عظمت واسطی نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔" عمران نے کہا۔

"ان کے بارے میں اب کچھ نہیں کریں گے۔" عظمت واسطی نے کہا۔

"کیا کرنا ہے۔ بہر حال صبح کرنل عباد اللہ سے بات ہوگی۔ عمران نے کہا تو عظمت واسطی سر ہلاتا ہوا مڑا اور فلیٹ سے باہر چلا گیا۔

"دروازہ بند کر دو سلیمان۔" عمران نے سلیمان سے کہا اور سلیمان نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے بیڈ روم میں جانے کی بجائے سیٹنگ روم کی طرف جانا شروع کیا۔ اس نے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ کافی دیر تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی پھر ریسپور اٹھا لیا گیا۔

"رانا ہاؤس۔" جوزف کی خمار آلود آواز سنائی دی۔

"جوزف میں عمران بول رہا ہوں۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ باس آپ اس وقت۔" جوزف نے اس بار ہوشیار لہجے میں کہا۔

"میرے فلیٹ کے دائیں طرف ایک فلیٹ ہے۔ اس کے باہر عظمت واسطی کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی ہے۔ یہ عظمت واسطی یہاں اکیلا رہتا ہے تم آؤ اور اسے اس انداز میں اغوا کرو کہ اس کے آس پاس کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور پھر اسے رانا ہاؤس لے جا کر بلیک روم میں بند کر کے اس سے پوچھو کہ اس نے اس وقت میرے فلیٹ پر انٹی تار کو تک فورس والوں سے ریڈ کیوں کر لیا ہے۔ وہ کیا چاہتا تھا۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

"آپ کے فلیٹ پر ریڈ۔ کیا مطلب باس کس نے یہ جرات کی ہے۔" جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے کال بنجنے سے لیکر ان لوگوں کی آمد اور پھر عظمت واسطی کے آنے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"یس باس حکم کی تعمیل ہوگی۔" جوزف نے کہا۔

"میں صبح تم سے معلوم کر لوں گا لیکن اس عظمت واسطی کو ہر حال میں زندہ رہنا چاہیے اور ہاں اسے بے ہوش کر کے اس کے فلیٹ کی اچھی طرح تلاشی لینا اور اگر کوئی مشکوک چیز موجود ہو تو وہ بھی ساتھ لے جانا۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسپورر رکھ دیا۔

"صاحب یہ آخر چکر کیا ہے۔" سلیمان نے اس کے سٹنگ روم سے باہر آنے پر پوچھا۔ وہ گیلری میں ہی کھڑا تھا۔

"یہ اسی ہمسائے صاحب کی کرم فرمائی تھی اور یہ بات میری بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اب نیند تو آئے گی نہیں اس لئے تم مجھے چائے بنا کر لا دو۔" عمران نے کہا اور بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان اندر آیا اور اس نے چائے کی پیالی بیڈ کیساتھ رکھی ہوئی تپائی پر رکھ دی۔

"بیٹھو سلیمان۔" عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی صاحب۔" سلیمان نے کہا۔

"یہ عظمت واسطی میری عدم موجودگی میں بھی فلیٹ پر آتا جاتا رہتا ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں آج رات کو آپ کے آنے سے پہلے بھی آیا تھا۔ اسے ماچس کی ضرورت تھی۔ پہلے بھی کئی بار چھوٹی موٹی چیزیں لینے آتا رہتا ہے لیکن صاحب یہ تو بڑے صاحب کے آفس میں ملازم ہے پھر اس کا کیا چکر ہو سکتا ہے۔" سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شخص جس انداز میں آیا تھا واقعی مشکوک تھا اور پھر میں نے اسے اس انٹی ٹار کوئٹک سروس کے انچارج کو مخصوص اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا اور اس کے اشارے پر ہی وہ سب تیزی سے واپس چلے گئے ہیں۔ گو اس نے اپنی طرف سے اشارہ چھپا کر کیا تھا لیکن بہر حال یہ میری نظروں میں آ گیا تھا۔" عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یقیناً یہ لوگ یہاں کوئی چیز رکھنے آئے ہوں گے۔" سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ جلدی کرو حفاظتی نظام آن کرو۔ جلدی کرو۔" عمران نے چیختے ہوئے کہا تو سلیمان اٹھ کر جلی کی سی تیزی دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران کی نظریں دروازے کے اندرونی طرف لگے ہوئے ایک بلب پر جمی ہوئی تھیں اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے سانس بھی روک رکھا ہو۔ چند لمحوں بعد بلب ایک جھماکے سے چلا پھر بجھ گیا تو عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سیاہ رنگ کی ایک ڈبیا تھی جس کے اوپر سرخ رنگ اک ایک چھوٹا سا بلب مسلسل جل رہا تھا۔

"صاحب یہ کچن کے دروازے کی اوٹ میں پڑا تھا۔ حفاظتی نظام آن ہوتے ہی اس کا بلب جلا تو مجھے نظر

آگیا۔" سلیمان نے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے وہ ڈبیالی اور اسے الٹ کر اس نے انگلی کے ناکن سے اس کے عقب میں ایک چھوٹے سے پیچ کو پہلے دائیں پھر بائیں طرف گھمایا تو بلب میں جھماکے سے ہوئے اور پھر بجھ گیا اور پھر اسنے اس ڈبیا کو سائیڈ میز پر رکھ دیا۔

"یہ کیا چیز ہے صاحب۔" سلیمان نے پوچھا۔

"وائر لیس کنٹرول بم۔ اگر حفاظتی نظام آن نہ ہوتا تو اس کا پتہ ہی نہ چلتا۔ تم نے اس بار کوئی چیز رکھنے کی بات کر کے فلیٹ کو تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔" عمران نے کہا۔

"بم۔ اوہ مین تو اسے اٹھا کر لے آیا تھا۔ اگر یہ پھٹ جاتا تو۔" سلیمان نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوتا۔ تمہارے مزار پر قوالیاں کرانی پڑتیں اور کیا ہوتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی کے تاثرات اچانک غائب ہو گئے تھے۔

"لیکن صاحب اگر یہ پھٹ جاتا تو لا محالہ یہ فلیٹ اڑ جاتا اور عظمت واسطی کا فلیٹ بھی تو ماحقہ ہے وہ کہاں بچ سکتا تھا۔" سلیمان نے کہا۔

"یہ ریز بم ہے اس سے فلیٹ تباہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی دھماکہ ہوتا۔ بس اس سے ریز نکلتیں اور فلیٹ میں موجود تم اور میں دونوں سح مردہ پائے جاتے اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق ہم دونوں کے اکٹھے ہارٹ فیلز بتائے جاتے۔" عمران نے جواب دیا۔

"عجیب بات ہے۔ دو آدمیوں کا ہارٹ ایک ہی وقت میں کیسے فیل ہو سکتا ہے۔ یہ تو مجھے کوئی اور چکر لگتا ہے صاحب۔" سلیمان نے الجھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صبح عظمت واسطی صاحب اس پوائنٹ کو قابل عمل بنانے کے لئے کوئی اور کارروائی کرتے۔

بہر حال جوزف خود ہی سب کچھ معلوم کر لے گا۔ تم اب جا کر سو جاؤ۔" عمران نے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور پھر اس نے گاؤں اتار کر رکھا اور لائٹ بجھانے ہی لگا تھا کہ یلکخت پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی یہ سٹنگ روم کی ایکسٹینشن تھی۔ عمران نے چونک کر ریسیور اٹھایا۔

"یس۔" عمران نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔" دوسری طرف سے جوز کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ جوزف کی طرف سے اتنی جلدی فون آنے کی توقع نہ تھی۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ کے ساتھ والے فلیٹ سے باس۔ میں ابھی یہاں پہنچا ہوں۔ یہاں تو ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ دروازہ بھی اندر سے بند نہ تھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی ڈبیا ہے اور وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے مر گیا ہے۔ لگتا ہے اس کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ تم وہیں رکو۔ میں خود آ رہا ہوں۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ باہر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"صاحب کون تھا۔" سلیمان پوچھ رہا تھا۔ شاید فون کی گھنٹی

کی اواز سن کر وہ دروازے پر آگیا تھا لیکن چونکہ دروازہ عمران نے اندر سے بند کر دیا تھا اس لئے وہ باہر ہی گھڑا رہا تھا۔ عمران دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔

"حق ہمسائیگی ادا کرنے والا عظمت واسطی ہلاک ہو گیا ہے۔" عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے۔" سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسکا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ جوزف کا فون تھا وہ ساتھ والے فلیٹ سے بول رہا تھا۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو اس نے نائٹ گاؤن کی جگہ دوسرا لباس پہنا ہوا تھا۔

"صاحب کیا اسکے ہاں بھی یہی ڈیبا رکھی گئی تھی۔" سلیمان نے اس کے باہر آنے پر کہا۔

"جوزف نے بتایا ہے کہ اس کے ہاتھ میں سیاہ ڈبیا موجود ہے۔ میں اس کے فلیٹ پر جا رہا ہوں۔" عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران سیڑھیاں اتر کر نیچے سڑک پر آیا اور پھر ساتھ والے فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں کے قریب ہی جوزف کی کار موجود تھی۔ عمران سیڑھیوں چڑھ کر اوپر فلیٹ پر پہنچا تو دروازے پر جوزف موجود تھا۔

"کہاں ہے اس کی لاش۔" عمران نے کہا اور جوزف واپس مڑ گیا۔ عمران اس کے پیچھے فلیٹ میں داخل ہوا۔ اس فلیٹ کا ڈیزائن بھی بالکل عمران کے فلیٹ کی طرح ہی تھا۔

"سٹنگ روم میں باس۔" جوزف نے دروازے کے قریب رکتے ہوئے کہا تو عمران سٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔ کرسی پر عظمت واسطی کا ڈھلا ہوا جسم موجود تھا۔ اس کا ایک ہاتھ گود میں رکھا ہوا تھا جس میں ایسی ہی

ڈبیا موجود تھی جیسے عمران کے فلیٹ سے ملی تھی۔ عمران نے اس کا ہاتھ کھول کر اس میں سے ڈبیا نکالی اور اسے غور سے دیکھ کر اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اسے اٹھا کر اس کے بیڈ روم کے بستر پر ڈال دو میں فلیٹ کی تلاشی لے لوں۔" عمران نے کہا اور پھر وہ سٹنگ روم سے نکل کر مختلف کمروں میں گھومتا رہا اور پھر ایک کونے میں داخل ہوتے ہی عمران کی نظریں الماری پر پڑیں جس کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔ اس میں مختلف لباس لٹکے تھے لیکن نیتچے تہہ شدہ لباس رکھنے کے لئے بنا ہوا خانہ بھی آدھا باہر کو کھلا ہوا تھا اور اس کے اندر غیر ملکی کرنسی کے چار بنڈل پڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے ایک بنڈل اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ کرنسی یورپ کے ایک چھوٹے لیکن عالمی طور پر اہم ملک اسٹارم کی مقامی کرنسی تھی۔ عمران نے بنڈل واپس رکھا اور اس نے خانے کو مزید کھینچ کر باہر نکالا اور اس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ موجود تھا۔ کارڈ سفید رنگ کا تھا۔ اس پر تیز سرخ رنگ سے لاسکی لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے خانہ بند کیا اور کمرے سے باہر آگیا۔ جوزف اب راہداری میں موجود تھا۔

"بستر پر ڈال دی ہے لاش۔" عمران نے پوچھا۔

"یس باس لیکن یہ کیا چکر ہے۔" جوزف نے پوچھا۔

"چکر ہی نہیں گھن چکر لگتا ہے۔ بہر حال اب تم واپس جاسکتے ہو۔" عمران نے کہا اور پھر وہ دروازے سے باہر آکر سیڑھیوں اترتا ہوا سڑک پر آگیا۔ جوزف بھی اس کے پیچھے آیا اور پھر عمران تو واپس اپنے فلیٹ پر آگیا جبکہ

جوزف کار میں بیٹھ کر واپس چلا گیا۔ عمران نے سٹنگ روم میں آکر ریسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو ہلکی نیند سوتا تھا اس لئے وہ جلد ہی بیدار ہو جائے گا۔ اور وہی ہوا چند بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے ریسیور اٹھالیا گیا۔

"ایکسٹو۔" دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔" عمران نے کہا۔

"آپ اس وقت خیریت۔۔" دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نیند میں بھی ہوشیار رہتے ہو کیونکہ بہر حال سیکرٹ سروس کے چیف ہو اس لئے فون کیا ہے تم ایسا کرو کہ لا بھری میں جا کر کمپیوٹر سے چیکنگ کرو کہ لاسکلی نام کی کسی تنظیم یا کسی ایجنٹ کا کارڈ لا بھری میں ہے یا نہیں اور اگر نہ ہو تو پھر یورپی ملک اسٹارم کے بارے میں ریکارڈ چیک کرو۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خیریت ہے یہ آپ کو اس وقت لاسکلی اور اسٹارم کی چیکنگ کی کیا ضرورت پڑ گئی۔" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے شروع سے لیکر اب تک کی ساری رواداد مختصر طور پر سنادی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب آپ پر باقاعدہ منظم انداز میں قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔" بلیک زیرو نے پریشان لہجے میں کہا۔

"عظمت واسطی کے پاس اسٹارم کی مقامی کرنسی کے بنڈل موجود تھے اور وہیں سے ایک کارڈ بھی ملا ہے جس

پر لاسکلی کا لفظ لکھا ہوا ہے۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کر کے آپ کو فون کرتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر

ریسیور رکھ دیا۔ سلیمان شاید دوبارہ سو گیا تھا اس لئے اب وہ مزید کچھ پوچھنے نہ آیا تھا۔ دس منٹ کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ریسیور اٹھالیا۔

"ایس۔" عمران نے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ میں نے چیکنگ کر لی ہے۔ لاسکلی اسٹارم کی ایک سرکاری تنظیم ہے لیکن اس تنظیم کا دائرہ کار اپنے ملک کے خلاف ہونے والی سازشوں سے نمٹنا ہے۔ بس ریکارڈ میں اتنا ہی درج

ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم صبح کو جو لیا فون کر کے کہہ دو کہ وہ اپنی پوری ٹیم کو احکامات دے دے کہ وہ دارالحکومت کے ہوٹلوں میں اسٹارم سے آنے والے غیر ملکیوں کو چیک کر کے ان کی نگرانی کریں۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں احکامات دے دوں گا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اوکے اللہ حافظ۔" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالنگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے سامنے موجود فائل پر جمی ہوئی نظریں ہٹائیں اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"ایس چیف سپیکنگ۔" ادھیڑ عمر آدمی نے بھاری اور قدرے تمکناہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل ڈیسک کے انچارج ہنری کی کال ہے جناب۔" دوسری طرف سے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کرواؤ۔" چیف نے اسی طرح تمکناہ لہجے میں کہا۔

"سر میں ہنری بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیارپورٹ ہے ہنری۔" چیف نے قدرے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"سر منصوبہ ناکام ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی تو چیف بری طرح اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔" چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے

ہنری کی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔

"بظاہر تو اس منصوبے میں کوئی جھول نہ تھا سر لیکن اس کے باوجود یہ مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔" ہنری نے

جواب دیا۔

"کیسے۔" تفصیل بتاؤ۔ ایسا ممکن ہی نہیں کہ میں کوئی منصوبہ بناؤں اور وہ ناکام ہو جائے۔ ضرور کسی نے اس پر

عمل درآمد کرتے ہوئے کہیں غلطی کی ہوگی۔" چیف نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر منصوبے کے مطابق سارا کام ہوا ہے۔ علی عمران کے ملحقہ فلیٹ میں ہرنے والے سنٹری انٹیلی جنس کے

سٹورافیسر عظمت واسطی کو جواکھیلنے کی عادت تھی۔ پہلے اسے بھاری قرضے میں جکڑا گیا اور پھر اسے بھاری رقم

دے کر اس منصوبے پر عمل درآمد کرایا گیا۔ انٹی تار کو تک فورس کے ایک گروپ کو بھاری رقم دے کر

استعمال کرایا گیا اور ہم مشینوں پر اس ساری کاروائی کو مسلسل واچ کر رہے تھے۔ منصوبے کے مطابق آدھی

رات کے بعد انٹی تار کو تک فورس کا گروپ عمران کے فلیٹ میں زبردستی داخل ہوا۔ فلیٹ میں عمران اور اس

کا باورچی موجود تھا انہیں کور کر لیا گیا اور تلاشی کی بجائے وہاں زیر وزیر ورکھ دیا گیا۔ پھر عظمت واسطی فلیٹ

میں پہنچا اس نے اپنا اور عمران کے والد کا منصوبہ کے مطابق تعارف کرایا اور انچارج سے معلوم کر لیا کہ زیر و

زیر ورکھ دیا گیا تو اس نے انہیں واپس جانے کا اشارہ کیا۔ یہ بتادوں کہ منصوبہ کے مطابق یہ گروپ میک

اپ میں تھا۔ یہ گروپ چلا گیا تو عظمت واسطی کچھ دیر تک فلیٹ میں رہا۔ وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ اس ریڈ

کے سلسلے میں عمران کا رد عمل کیا ہے۔ اس کا رد عمل نارمل تھا۔ پھر عظمت واسطی فلیٹ میں آگیا اور منصوبہ

کے مطابق اسے پندرہ بیس منٹ تک انتظار کیا اور اس کے بعد زیر وزیر ورکھ کے پاور پیس کو آف کر دیا۔ اس طرح

ہم مطمئن ہو گئے کہ منصوبہ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ ہم عظمت واسطی کے فلیٹ پر گئے تاکہ اسے بھی ہلاک کر دیا

جائے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ زیر وزیر ورکھ بھی غائب ہے جبکہ عظمت واسطی زیر وزیر ورکھ سے ہلاک ہو چکا

ہے۔ اس کی لاش بستر پر پڑی تھی۔ ہم نے اس کے فلیٹ کی تلاشی لی تو اس کے ایک کمرے کی وارڈروب میں

اسے دی گئی کرنسی بھی ویسے ہی پڑی ہوئی تھی۔ ہم نے وہ کرنسی اٹھالی اور پھر واپس آ گئے۔ اس کے بعد ہم

نے عمران کے فلیٹ کی چیکنگ کرنا چاہی تو فلیٹ بلینک ہو چکا تھا۔ اس نے اندر کوئی خفیہ حفاظتی نظام موجود

تھا اسے آن کر دیا گیا تھا۔ ہم نے ٹیلی فون کیا تو اس کے ملازم نے فون اٹھایا۔ ہم نے رانگ نمبر کہہ کر رابطہ ختم

کر دیا لیکن اس سے یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی کہ وہ زندہ تھا اور اسکے بولنے کا نارمل انداز بتا رہا تھا کہ فلیٹ

پر حالات معمول پر ہیں اور ہمارا منصوبہ بھی ختم ہو گیا ہے اور زیر وزیر ورکھ کے دونوں سیٹ بھی یقیناً ان کے ہاتھ

لگ گئے ہیں۔ پھر دوسرے روڈ میں ہمیں اطلاع ملی کہ پورے دارالحکومت کے ہوٹلوں میں انتہائی پراسرار

انداز میں اسٹارم کے باشندوں کی پڑتا کی جارہی ہے تو ہم پریشان ہو گئے اور ہم نے فوری طور پر تمام سیٹ اپ

سمیٹا اور کافرستان شفت ہو گئے اور اب ہم کافرستان سے آپ کو رپورٹ کر رہے ہیں۔" ہنری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بید۔ اس قدر کامیاب منصوبہ نجانے کیسے ناکام ہو گیا۔" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"سر کیا اس سے بہتر نہ تھا کہ ہم عمران کے فلیٹ کو ہی رات کو مزائلوں سے اڑا دیتے اور اب یہ کام زیادہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔" ہنری نے کہا۔

"نہیں۔ ہم اس عمران کو طبعی موت مارنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں یہ منصوبہ بندی کی گئی تھی کہ اسے ہارٹ فیلور کا کیس سمجھا جائے ورنہ غیر طبعی موت کی صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً تحقیق شروع کر دے گی اور ایسا ہم نہیں چاہتے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جو کچھ بتایا جاتا ہے وہ انتہائی عجیب و غریب ہے۔" چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں سمجھ گیا ہوں لیکن اب ہمیں کیا کرنا ہو گا۔" ہنری نے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ اس منصوبے میں کہیں بھی ہمارے ملک کا کوئی تعلق ثابت نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود تم بتا رہے ہو کہ صبح کو پورے دارالحکومت میں اسٹارم کے باشندوں کی پڑتال شروع ہو گئی۔ اگر یہ بات درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی لنک ثابت ہو گیا ہے اور اس عمران کے سامنے وہی آدمی آیا ہے۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اعظم۔" چیف نے کہا۔

"اس کا نام عظمت واسطی تھا سر۔" ہنری نے جواب دیا۔

"ایک تو ان لوگوں کے نام بہت مشکل ہوتے ہیں۔ عظمت واسطی۔ تم نے اسے کیا بتایا تھا اپنے متعلق۔"

چیف نے پوچھا۔

"سر میں نے اسے اسٹارم کا نام نہیں بتایا تھا۔ میں نے البتہ اسلکی کا نام بتایا تھا اور اسلکی کا سنگل کارڈ بھی اے دیا تھا تاکہ اس کارڈ کی مدد سے وہ کرنسی حاصل کر سکے کیونکہ اس ملک میں غیر ملکی کرنسی بغیر اجازت کے رکھنا جرم تھا اس لئے میں نے ایک کرنسی چینجر کے ذریعے کرنسی کا انتظام کر دیا۔ ہم اپنے ہاتھ ہر صورت صاف رکھنا چاہتے تھے اور سنگ کارڈ کے بارے میں تو آپ جانتے ہیں کہ سفید کارڈ پر صرف اسلکی کا لفظ ہی لکھا ہوتا ہے اور بس۔۔" ہنری نے جواب دیا۔

"کرنسی اسٹارم کی اسے دی گئی تھی؟" چیف نے پوچھا۔

یس سر۔" ہنری نے جواب دیا۔

"اور وہ کرنسی واپس حاصل کر لی ہے۔" چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔" ہنری نے جواب دیا۔

"اور وہ کارڈ واپس حاصل کیا گیا۔" چیف نے پوچھا۔

"نوسر۔ باوجود تلاشی کے وہ کارڈ نہیں مل سکا۔ شاید اس نے اسے ضائع کر دیا ہو گا۔" ہنری نے کہا۔

"اب بات سمجھ میں آگئی ہنری۔ یہ تمہاری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔" چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"میری حماقت سے سر۔ وہ کیسے پہلے تو صرف آپ کے بتائے ہوئے پلان پر حرف بحرف عمل کیا ہے۔"

ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اسٹارم کا نام کیسے آیا اور یہ زیر و زبر کہاں غائب ہو گیا۔ تم نے رپورٹ میں بتایا ہے

کہ اس عمران کے فلیٹ میں کوئی حفاظتی نظام آن کر دیا گیا تھا اور حفاظتی نظام آن ہوتے ہی زیر وزیر و کا سیفٹی بلب جل اٹھتا ہے۔ اس طرح حفاظتی نظام آن ہوتے ہی زیر وزیر و کا سیفٹی بلب جل اٹھا ہو گا اور اس طرح انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ زیر وزیر وہاں موجود ہے۔ "چیف نے کہا۔

"لیکن سر زیر وزیر تو انتہائی جدید ترین ایجاد ہے اور عمران کو تو ظاہر ہے اس کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا۔" ہنری نے کہا۔

"ہاں ہمارا خیال تو یہی تھا لیکن اس منصوبے کا جو زلٹ نکلا ہے وہ ہماری توقع کے خلاف ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اس کے بارے میں علم تھا۔ اب یہ ہماری بد قسمتی تھی کہ اس وقت عظمت واسطی نے زیر وزیر و کے لنک سیٹ کو آن کیا تو ان کے فلیٹ میں موجود زیر وزیر و سیٹ آف ہو چکا تھا اور نتیجہ یہ نکلا کہ ریز لنک سیٹ سے آن ہو گئیں اور عظمت واسطی ہلاک ہو گیا اس کے بعد لازماً یہ عمران عظمت واسطی کے فلیٹ پر گیا ہو گا۔ اسے لازماً اس زیر وزیر و سیٹ دیکھنے کے بعد عظمت واسطی پر شک پڑ گیا ہو گا پھر وہاں اسے لاسلی کا کارڈ بھی مل گیا ہو گا اور اسٹارم کی کرنسی بھی اسے نظر آگئی ہو گی۔ اس نے زیر وزیر و کا لنک سیٹ بھی اٹاھ لیا اور کارڈ بھی اور بہر حال یہ بات معلوم کرنی مشکل ہے کہ لاسلی اسٹارم کی سرکاری اینجنسی ہے۔" چیف نے کہا۔

"انتہائی حیرت انگیز سر۔ اسکی کارکردگی حیرت انگیز ہے تو آپ کی ذہانت حیرت انگیز۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اب تو یہ دو جمع دو چار والا فارمولا لگتا ہے۔" ہنری نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو چیف کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مجھے یقین ہے کہ میرا تجزیہ سو فیصد درست ہے اور تم عقلمندی کی کہ سارا سیٹ اپ سمیٹ کر کافرستان شفٹ ہو گئے ورنہ لوگ لازماً ان تمہیں ٹریس کر لیتے۔" چیف نے جواب میں ہنری کی عقلمندی کی تعریف کر دی۔

"آپ کا شکریہ سر کہ آپ نے میرے اقدام کی تائید کر دی ہے لیکن اب کیا کرنا ہو گا۔" ہنری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم واپس اسٹارم آ جاؤ۔ اب تمہارا یا تمہارے گروپ کا وہاں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ اب مجھے نئے سرے سے پلاننگ کرنی ہو گی اور نئے ایجنٹ بھیجنے ہوں گے۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسپورر کھا اور پھر کرسی کی پشت سے سرٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں تک اسی پوزیشن میں بیٹھنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے اس نے دراز میں رکھی اور پھر سامنے رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا ریسپورر اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پرپرس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف لاسلی بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ۔" چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سائمن بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ہربرٹ بول رہا ہوں سر۔" چیف نے مودبانہ انداز میں کہا۔

"کیا بات ہے ہربرٹ کیسے کال کی ہے۔" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سرپاکیشیا مشن کے بارے میں آپ سے چند ضروری باتیں ڈسکس کرنی ہیں اگر آپ چند منٹ دے دیں تو میں حاضر ہو جاؤں۔" چیف نے کہا۔

"میں تھوڑی دیر کے بعد ایک انتہائی ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اور میٹنگ نجانے کتنی طویل ہو جائے اس کے بعد بھی دیگر انتہائی اہم مصروفیات ہیں اس لئے اگر کوئی فوری مسئلہ ہو تو فون پر ڈسکس کر لو ورنہ پھر کل کا کوئی وقت دیا جاسکتا ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔

"تھیک ہے سر پھر فون پر ہی بات ہو جائے تو بہتر ہے۔" چیف نے کہا۔

"ہاں بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا تو چیف ہر برٹ نے عمران کے خلاف بنائے جانے والے منصوبے کی تفصیل بتانے کے بعد اس کے ناکام ہونے اور پھر اس پر اپنا تجزیہ سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"منصوبہ تو اچھا تھا لیکن جس انداز میں یہ ناکام ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عمران ہماری توقع سے زیادہ ذہین اور فعال آدمی ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر اور میں نے آپ کو کول اس لئے کیا ہے کہ اس پوائنٹ پر دوبارہ غور نہیں کیا جاسکتا کہ اس آدمی کو طبعی موت ہی مارا جائے۔ اب تو یہ کام بہر حال بے حد مشکل ہو گا۔" چیف نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ اصل مشن اس آدمی کی موت ہے۔"

"آپ نے تو یہی مشن بتایا تھا سر۔" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن یہ اصل مشن کا ابتدائیہ تھا کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا میں اگر ہم اصل مشن میں رکاوٹ ہو سکتی ہے تو وہ یہ شخص عمران ہے جسے سیکرٹ سروس کا سب سے فعال آدمی سمجھا جاتا ہے اس لئے میں نے

فیصلہ کیا تھا کہ اس مشن کے دو حصے کر لئے جائیں۔ پہلے حصے کے طور پر صرف اس عمران کی موت کو سامنے رکھا جائے اور پھر اس کی موت کے بعد اصل مشن پر کام کیا جائے۔ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس عمران کو اس انداز میں ہلاک کیا جائے کہ اس کی موت کو طبع موت سمجھا جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی موت کے بارے میں کام نہ کر سکے۔ بظاہر یہ کام تو فارن سروس کا تھا لیکن چونکہ تم منصوبہ بندی کے ماہر سمجھے جاتے ہو اور دوسری بات یہ کہ اگر کسی طرح پاکیشیا سیرکٹ سروس کو تمہارے بارے میں علم بھی ہو جائے تو وہ اس بات کو وزن نہ دے کیونکہ لاسکلی کا دائرہ کار صرف اسٹارم کے اندرون تک ہی محدود ہے لیکن اب جبکہ تمہارا انتہائی شاندار منصوبہ ناکام رہا ہے اور تمہارے تجزیے کے مطابق لاسکلی اور اسٹارم کا نام بھی اس عمران اور اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے آگیا ہے تو اب یہی صورت باقی رہ گئی ہے کہ اب اس عمران کی موت پر کام کرنے کی بجائے اصل مشن پر کام کیا جائے اس طرح یہ عمران اس بات میں الجھا رہا ہے کہ اس پر قاتلانہ حملہ کیوں کیا گیا ہے اور اصل مشن ہم آسانی سے مکمل کر لیں گے اور چونکہ اب تم اس مشن میں کام کر چکے ہو اس لئے اب اصل مشن بھی تمہارے حوالے کر رہا ہوں لیکن یہ بات سن لو کہ یہ مشن ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہیے۔ میں ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا۔" چیف سیکرٹری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا لیکن آخر میں آکر اس کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"آپ نے مجھ پر اعتبار کر کے میری عزت افزائی کی ہے سر اور اب یہ مشن میرے لئے چیلنج بن گیا ہے اس لئے میں اسے ہر صورت میں کامیاب کراؤں گا۔" چیف نے کہا۔

"اصل مشن کی فائل تمہارے پاس بھجوا دیتا ہوں اس میں تمام تفصیل موجود ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف نے ایک طویل سانس لیا اور ریسپورر رکھ دیا۔

"تواصل مشن کچھ اور ہے۔" چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا لفافہ تھا۔

"سر چیف سیکرٹری آفس سے یہ پیکٹ موصول ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اسے فوری طور پر آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔" نوجوان نے اندر داخل ہو کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ نوجوان سلام کر کے چلا گیا تو چیف نے قلمدان میں رکھا ہوا پیپر کٹڑاٹھایا اور اس کی مدد سے اس نے یہ سیاہ لفافہ ایک سائیڈ سے کھول لیا۔ اندر ایک سرخ رنگ کی فائل تھی۔ اس نے فائل نکالی اور پھر اسے سامنے رکھ کر اس نے اسے کھول اور پھر اسے س پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں ٹائپ شدہ سرف دو صفحات تھے۔ جب پوری فائل چیف نے پڑھ ل تو اس نے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک ایسا کرنے کے بعد اس نے یلخت ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کے نیچے اس نے قلم سے چند لائنیں لکھیں اور پھر اپنے دستخط کر کے اس نے فائل یک طرف رکھی اور سفید رنگ کے فون کا ریسپور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"والٹ جہاں کہیں بھی موجود ہوا سے ٹریس کر کے کہو کہ وہ فوراً مجھ سے آکر ملے۔" چیف نے کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف نے ریسپورر رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور چیف نے ریسپور اٹھا لیا۔

"یس۔" چیف نے کہا۔

"سروالٹ کو ٹریس کر کے اسے آپ کا حکم پنجا دیا گیا ہے وہ فوری پہنچ رہا ہے۔" سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"وہ جیسے ہی پہنچے اسے فوراً میرے آفس بھجوا دو۔" چیف نے کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک سنائی دی۔

"یس کم آن۔" چیف نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے انداز میں بے حد پھرتی تھی اور چہرے مبرے سے وہ خاصا سفاک اور درشت طبیعت کا آدمی لگتا تھا لیکن اس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس کے جسم پر چمڑے کی جیکٹ اور جینز کی پتلون تھی۔ اس نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔

"آؤ والٹ بیٹھو۔" چیف نے اس کے سلام کے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چیف۔" نوجوان نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"والٹ ایک انتہائی اہم مشن درپیش ہے اور یہ مشن لاسکی کے لئے حکومتی سطح پر چیلنج کے طور پر بھیجا گیا ہے اور میں نے اس چیلنج کے طور پر قبول کیا ہے اور بہت سوچ بچار کے بعد میں نے اس اہم ترین مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے۔" چیف نے کہا۔

"یہ آپ کی قدر شناسی ہے چیف۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر صورت پورا اتروں گا۔" والٹ نے انتہائی اعتماد

بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اکیمریمیا گریٹ لینڈ، کارمن اور فرانس کی خفیہ ایجنسیوں میں کام کر چکے ہو اور بین الاقوامی سطح پر تمہیں بہترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ کیا تم نے کبھی ایشیائی ملک پاکستان کے خلاف کام کیا ہے۔" چیف نے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"نوسر۔ کام تو نہیں کیا لیکن مجھے ہمیشہ یہ حسرت رہی ہے کہ میں پاکستان سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرو لیکن آج تک اس کا موقع نہیں آیا۔" والٹ نے کہا۔

"تو اب یہ موقع آگیا ہے۔" چیف نے کہا تو وائٹ کے چہرے پر اس طرح مسرت کے تاثرات ابھر آئے جیسے کسی بچے کو اس کا من پسند کھلونا ملنے کی امید لگ گئی ہو۔

"ویری گڈ۔ چیف میں اس لئے آپ کا شکر گزار رہوں گا۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پاکستان سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کو جانتے ہو۔" چیف نے کہا۔

"یس سر بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے۔ بظاہر مسخرہ بنا رہتا ہے لیکن دراصل وہ

انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ گو سر اس سے براہ راست تو کبھی واسطہ نہیں پڑا لیکن اکیمریمبیا، گریٹ

لینڈ، کارمن اور ٹرانس کی خفیہ ایجنسیوں میں کام کرتے ہوئے میں نے اس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا

ہے اور کئی بار اسے دیکھا بھی ہے لیکن اس سے مقابلہ کبھی نہیں ہو سکا کیونکہ اس کا چانس ہی کبھی نہیں ملا

تھا۔" والٹ نے جواب دیا۔

"میں نے اس عمران کے خاتمے کے لئے ایک منصوبہ بنایا تھا لیکن وہ ناکام ہو گیا ہے۔ پہلے میں تمہیں اس کی

تفصیل بتا دوں تاکہ تمہارے سامنے کام کرتے ہوئے پورے پس منظر رہے۔" چیف نے کہا اور پھر اس نے

تفصیل کیساتھ سارا منصوبہ اس کی ناکامی اور اس کے بعد اس بارے میں اپنا تجزیہ سب کچھ بتا دیا۔

"چیف اس عمران کے لئے یہ منصوبہ انتہائی بچکانہ تھا وہ ایک لمحے میں ساری بات سمجھ گیا ہو گا۔ آپ نے دیکھا کہ اس نے پورا منصوبہ ہی الٹ دیا۔" والٹ نے کہا۔

"ہاں ہم اصل میں اس کی طبعی موت چاہتے تھے اس لئے ہمیں

اس قدر پیچیدہ منصوبہ بندی کرنا پڑی۔" چیف نے کہا۔

"تو پھر کیا میرا مشن بھی اس عمران کی طبعی موت ہے۔" والٹ نے کہا۔

"پہلے یہی مشن تھا لیکن پھر جب میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ تو صرف

پیش بندی کے لئے کیا گیا تھا۔ اصل مشن اور ہے اور اب انہوں نے اصل مشن کی فائل بھجوائی ہے۔ تو تم

اسے خود پڑھ لو میں نے اس پر لکھ دیا ہے کہ یہ مشن تم مکمل کرو گے۔" چیف نے کہا اور سرخ رنگ کی فائل

اٹھا کر والٹ کے سامنے رکھ دی۔ والٹ نے فائل اٹھا کر کھولی اور پھر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ چیف

خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ والٹ نے فائل پڑھ کر بند کر دی اور پھر فائل کو میز پر رکھ دیا۔

"اس فائل کے مطابق تو ہم نے کوئی سائنسی پرزہ کاسٹ بلوزر حاصل کرنا ہے جو کیمیائی ہتھیاروں کے سلسلے

میں اہم پرزہ ہے اور یہ پرزہ پاکستان کی کاسٹ لیبارٹری میں موجود ہے۔" والٹ نے کہا۔

"ہاں یہی مشن ہے۔" چیف نے کہا۔

"لیکن یہ کیمیائی ہتھیار تو یہاں یورپ میں بھی اور اکیمریمبیا، کارمن بلکہ گریٹ لینڈ میں بھی خفیہ طور پر بنائے

جارے ہیں۔ یہ پرزہ بھی ظاہر ہے ہر جگہ موجود ہو گا پھر اس کے لئے پاکستان جیسے دور دراز ملک کا انتخاب کیوں کیا

گیا۔" والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گو مجھے اس بارے میں کوئی تفصیل تو نہیں بتائی گئی لیکن یہاں تک میں سمجھا ہوں یہ مشن پاکیشیا میں اس لئے مکمل کیا جا رہا ہے کہ باقی بڑے ملکوں سے اس پرزے کے حصول کا مطلب ہے کہ انہیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ ہم بھی کیمیائی ہتھیاروں پر کام رہے ہیں جبکہ بین الاقوامی طور پر اس پر پابندی ہے اور اگر کسی کو حکم ہو گیا تو اسٹارم پر بین الاقوامی پابندیاں نافذ ہو جائیں گی اور ہمارا ملک بے حد چھوٹا ہے اس لئے ہم ایسی پابندیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے جبکہ پاکیشیا سے اس پرزے کے حصول کا مطلب کسی نہ کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے گا اور پاکیشیا بھی چونکہ اسے خفیہ طور پر بنا رہا ہے اس لئے ظاہر ہے پاکیشیا بھی کھل کر یہ الزام نہیں لگا سکتی کہ اس کے ملک سے یہ پرزہ چوری کیا گیا ہے اس طرح معاملات خفیہ رہیں گے۔" چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اب یہ بات میری سمجھ میں آگئی ہے۔ لیکن اس کاسٹ بلوزر کے بارے میں مجھے تفصیلات چاہیں اور اس کاسٹ لیبارٹری کو بھی ٹریس کرنا ہوگا۔" والٹ نے کہا۔

"تم اس کام کے لئے تیاری کرو۔ پرزے کے بارے میں تفصیلات تمہیں مل جائیں گی۔ جہاں تک کاسٹ لیبارٹری کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی میں تمہاری مدد کروں گا۔ میں ہنری کو کہہ دیتا ہوں وہ ایسی معلومات حاصل کرنے کا ماہر ہے وہ جلد ہی اس کے بارے میں حتمی رپورٹ دے دے گا۔" چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف میں اس مشن پر کام کروں گا اور آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح تیزی سے اسے مکمل کرتا ہوں لیکن چیف اس مشن میں پھر مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تو ٹکرانے کا موقع نہیں ملے گا کیونکہ یہ مشن بالا بالا ہی مکمل کرنا ہوگا۔" والٹ نے کہا۔

"اس مشن کی کامیابی کے بعد تمہیں وہ مشن مکمل کرنا ہوگا جو پہلے ناکام ہو گیا ہے۔ مطلب ہے عمران کی موت تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح اس بارے میں معلوم ہو جائے تو وہ اس کے پیچھے نہ آ سکے۔"

چیف نے کہا۔

"لیکن باس عمران تو مکمل سیکرٹ سروس نہیں۔ صرف عمران کی موت کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو جائے گی۔" والٹ نے کہا۔

"زیادہ خطرناک آدمی صرف یہی عمران ہے۔ اس کی موت کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آسانی سے نمٹا جاسکتا ہے۔" چیف نے کہا۔

"چیف کیوں نا اس پوری سیکرٹ سروس کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔" والٹ نے کہا۔

"یہ بعد کا کام ہوگا۔ اگر یہ سروس یہاں آئی تو پھر ایسا بھی کر لیا جائے گا۔ فی الحال تم اصل مشن پر کام کرو اور پھر اس عرصہ پر۔" چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔" والٹ نے کہا۔

"اب تم جاسکتے ہو۔ میں جلد ہی اس پرزے کی تفصیل حاصل کر کے تمہیں بھجوادوں گا۔ اور اس کیساتھ ہی کاسٹ لیبارٹری کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے کا کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی جلد ہی حاصل ہو جائیں گی۔ اس سلسلے میں میرے ذہن میں چند کارآمد پوائنٹس موجود ہیں۔" چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔ اب اجازت۔" والٹ نے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن یہ بات ذہن میں رکھ لو کہ ناکامی کی رپورٹ کا مطلب تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا۔" چیف نے کہا۔

"ناکامی کا لفظ میری ڈکشنری میں موجود نہیں ہے چیف۔" والٹ نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور سلام کر کے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کی لبارٹری میں اس جدید ساخت کے ریز بموں کے سائنسی تجربے میں مصروف تھا جن میں سے ایک اس کے فلیٹ میں ڈرامہ کر کے رکھا گیا تھا اور دوسرا اس نے ملحقہ فلیٹ میں عظمت واسطی کی لاش کے ہاتھ سے نکالا تھا۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ یہ ریز بم ہے جسے زیر وزیر و کہا جاتا ہے اور یہ ابھی حال ہی میں ایجاد ہوا ہے۔ ان سے نکلنے والی مخصوص ساخت کی ریز ایک محدود ایریے میں ہر جاندار کا سانس روک دیتی تھیں جس سے طبعی طور پر اسے ہارٹ فیلور ہی سمجھا جاتا تھا لیکن اصل بات جو وہ چیک کرنا چاہتا تھا وہ یہ تھی کہ دونوں بموں کے درمیان کیا لنک ہے کیونکہ دونوں کی ساخت ایک تھی اور یوں لگتا تھا جیسے عظمت واسطی کے ہاتھ سے نکلنے والا بم بھی وہی ہے جو عمران کے فلیٹ میں رکھا گیا تھا اور عظمت واسطی کے ہاتھ سے ملنے والا اس بم کا ڈی چار ج بھی ہے جو اس کے فلیٹ میں رکھا گیا اور اسی بات کے تجربے کے لئے وہ کافی دیر سے لبارٹری میں موجود تھا۔ پھر ایک تجربے کے بعد جب اس کے نتائج سامنے آئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کیساتھ ساتھ قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب اس کی ذہنی الجھن دور ہو گئی تھی۔ دونوں ریز بم بھی تھے اور ڈی چار ج بھی تھے۔ جیسے ہی ایک بم کو ڈی چارج کیا جاتا دوسرا بم بھی ڈی چارج ہو جاتا اور وہ بم جسے ڈی چارج کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا وہ ابھی اپنے اندر موجود ریز کو ڈی چارج کر دیتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جن لوگوں نے یہ سب ڈرامہ کیا تھا وہ عمران کے ساتھ ساتھ عظمت واسطی کو بھی ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ عمران پہلے اپنے والے بم کو ناکارہ کر دیا تھا اس لئے عظمت واسطی نے جیسے ہی اپنے والے بم کو ڈی چارج کیا وہ خود ہلاک ہو گیا اور عمران بچ گیا۔ ورنہ اگر عمران اپنے فلیٹ میں موجود بم کو پہلے ناکارہ نہ کر چکا ہوتا تو پھر عظمت واسطی کیساتھ ساتھ عمران اور سلیمان

دونوں ہی ہلاک ہو جاتے اور اس سے یہ بات بھی سامنے آگئی تھی کہ جن لوگوں نے یہ کھیل کھیلا ہے وہ اس معاملے میں کسی قسم کا کوئی رسک نہ لینا چاہتے تھے۔ اس نے مشین آف کی اور پھر ان دونوں بموں کو جواب ناکارہ ہو چکے تھے۔ ویسٹ سائیڈ میں ڈال کر اٹھا اور لبارٹری سے نکل کر وہ آپریشن روم میں آگیا جہاں بلیک زیر وہ موجود تھا۔ عمران کو آتا دیکھ کر بلیک زیر واحتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے بیٹھو۔ تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ یہ کلاس سٹینڈ اور کلاس سٹ والا معاملہ نہ کیا کرو ورنہ جس روز مجھے غصہ آگیا میں آتار ہوں گا اور جاتار ہوں گا اور تمہاری ٹانگیں جواب دے جائیں گی۔" عمران نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کے آنے جانے کا آپ کی ٹانگوں پر کیا اثر پڑے گا۔" بلیک زیر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کھانا ہضم ہو جائے گا بشرطیکہ سلیمان نے ازراہ کرم اتنا کھانا کھلا دیا جسے ہضم کی ضرورت ہوئی تو۔" عمران نے کہا اور بلیک زیر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا تو خیال تھا کہ سلیمان صرف چائے آپ کو کم دیتا ہے۔ اب آپ بتا رہے ہیں کہ وہ کھانا بھی کم دیتا ہے۔" بلیک زیر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ صرف باورچی ہی نہیں ہے باقاعدہ فلاسفر بھی ہے اور حکیم الحکماء بھی ہے۔ اس نے کم کھاؤ والی ضرب المثل بھی سن رکھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکمت کا یہ اصول بھی کہ کم کھانا صحت کے لئے مفید ہوتا ہے۔ میں اسے لاکھ سمجھاتا رہتا ہوں کہ کھانا اس وقت تک کم ہی رہتا ہے جب تک نوالہ حلق کے نیچے اترنے کی گنجائش رہتی ہے لیکن وہ میری بات مانتا ہی نہیں۔" عمران نے کہا تو بلیک زیر و ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر تو واقعی آپ کم کھاتے ہیں۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کم کھانے سے کیا مطلب لے رہا ہے۔

"شکریہ تم نے تصدیق کر دی۔ اب کم از کم اماں بی تک رپورٹ پہنچے گی تو تم گواہی تو دو گے۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے لئے چائے بنالائوں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کیا۔

"جولیا سپیکنگ۔" رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایس سر۔" دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اسٹارم کے باشندوں کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ابھی تک کوئی مشکوک آدمی تو سامنے نہیں آیا البتہ صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ چار اسٹارمی کافرستان گئے ہیں اور انہوں نے ہنگامی بنیادوں پر اپنے ٹکٹ اوکے کرائے تھے۔" جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ان کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں۔" عمران نے پوچھا۔

"وہ سیاح تھے اور ایک ہفتہ قبل اسٹارم سے پاکیشیا آئے تھے لیکن وہ کسی ہوٹل میں نہیں ٹھہرے۔ اب صفدر اسی پوانٹ پر کام کر رہا ہے کہ اگر انہوں نے کوئی پرائیوٹ رہائش گاہ حاصل کی تھی تو اس کی تفصیل معلوم

کر سکے۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔" جولیا نے کہا۔

"ان کا ریکارڈ انٹرپورٹ پر موجود ہوگا۔ صفدر سے کہو کہ وہ ریکارڈ کی کاپیاں حاصل کر کے دانش منزل پہنچا دے۔" عمران نے کہا۔

"ایس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ریسیور رکھ دیا اسی لمحے بلیک زیرو واپس آ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لیکر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم میرے کاندھے پر رکھ کر بندوق چلاتے ہو۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کے کاندھے پر رکھ کر بندوق چلاتا ہوں۔ کیا مطلب۔" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"چائے تم نے خود پینی ہوتی ہے اور بناتے میرے لئے ہو۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو صرف اس وقت چائے پیتا ہوں جب آپ یہاں ہوتے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اور جب میں نہیں ہوتا تو پھر کیا پیتے ہو۔" عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سادہ پانی۔" بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی پانی پی پی کر لوستے رہتے ہو۔" عمران نے ایک اور محاورہ بولتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار

کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آج آپ کو محاورے زیادہ یاد آرہے ہیں۔ خیریت ہے۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے

عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسپور اٹھالیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ میں نے صفدر کو کال کیا تھا اس نے جواب دیا ہے کہ وہ ریکارڈ پہلے ہی حاصل کر چکا

ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ پرائیوٹ رہائش گاہ بھی تلاش کر لی ہے جس میں یہ سیاح رہتے تھے۔ یہ

دانش کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بی بلاک ہے۔ جس پرائیوٹ ڈیلیر کے ذریعے یہ کوٹھی حاصل کی گئی اس نے بتایا

کہ کوٹھی اچانک خالی کر دی گئی حالانکہ انہوں نے پورے مہینے کا کرایہ ایڈوانس میں دیا تھا اور ان لوگوں نے

سیکورٹی کے طور پر بھی رقم جمع کرائی ہوئی تھی وہ بھی انہوں نے واپس نہیں لی۔ صرف فون کر دیا تھا کہ وہ

ایک ایمر جنسی کے سلسلے میں کوٹھی خالی کر رہے ہیں۔ میں نے صفدر کو کہہ دیا ہے کہ وہ ریکارڈ دانش منزل

پہنچادے۔" جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی کی تلاشی لی گئی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ صفدر نے بتایا ہے کہ وہاں کوئی چیز نہیں ملی" جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بہر حال دوسرے احکامات تک مشکوک اسٹامیوں کی تلاش جاری رکھو۔" عمران نے کہا اور ریسپور

رکھ دیا۔

"یہ کون لوگ ہیں عمران صاحب جن کے بارے میں جولیا رپورٹ دے رہی تھی۔" بلیک زیرو نے پوچھا

کیونکہ جب عمران کی پہلے جولیا سے بات ہوئی تھی اس وقت بلیک زیرو کچن میں موجود تھا۔

"صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ چار اسٹامیوں کا گروپ ایمر جنسی میں کافرستان گیا ہے۔" عمران نے جواب

دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ایک لمحے کے

لئے سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی تو بلیک زیرو نے میز کی پچلی دراز کھولی اور ایک لفافہ نکال کر اس نے عمران

کے سامنے رکھ دیا۔ سیٹی کی مخصوص آواز بتا رہی تھی کہ کوئی چیز دانش منزل کے گیٹ کیساتھ بنے مخصوص

خانے میں ڈالی گئی ہے اور سسٹم کے تحت وہ چیز خود بخود میز کے نیچے خانے میں پہنچ جاتی تھی۔ وہ دونوں ہی

سمجھ گئے کہ صفدر نے کاغذات ڈالے ہیں۔ عمران نے لفافہ کھولا تو اس میں فوٹو اسٹیٹ کاغذات تھے۔ عمران

انہیں دیکھتا رہا پھر اس نے کاغذات واپس رکھے اور ریسپور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"تائمران اسپیکنگ۔" رابطہ ہوتے ہی کافرستان میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ تائمران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔" تائمران کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"اسٹارم کے شہری چار سیاح پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہوئے ہیں ان کی تفصیلات نوٹ کر لو۔" عمران نے

کہا۔

"یس سر۔" تائمران نے جواب دیا تو عمران نے کاغذات پر درج ان کے بارے میں تفصیلات تائمران کو لکھوا

دیں۔

"سریہ لوگ کب کافرستان پہنچے ہیں۔" تائمران نے پوچھا تو عمران نے کاغذات پر درج تاریخ اور فلائٹ نمبر

وغیرہ بھی لکھوا دیے۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں انہیں ٹریس کرتا ہوں۔" تائمران نے کہا۔

"ان کے بارے میں معلومات کرواگریہ کافرستان میں موجود ہوں تو ان میں سے کسی کو اغواہ کر کے اس سے پوچھ گچھ کرو کہ کیا اس کا تعلق اسٹارم کی سرکاری ایجنسی لاسکلی سے ہے یا نہیں اور اگر ہو تو پھر اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ انہوں نے عمران پر قاتلانہ حملہ کیوں کرایا۔ اس کے پیچھے ان کا اصل مقصد کیا تھا۔" عمران نے کہا۔

"سر۔ عمران صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے؟" تائران نے چونک کر کہا۔

"ہاں باقاعدہ ایک ڈرامہ کر کے اس کے فلیٹ پر انتہائی جدید ریز بم رکھا گیا تھا لیکن عمران نے بروقت پتہ چلنے پر اسے آف کر دیا لیکن اس ڈرامے کا کردار جو عمران کے فلیٹ سے ملحقہ فلیٹ میں رہتا تھا وہ عمران کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا البتہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس قاتلانہ حملے کا تعلق اسٹارم کی سرکاری ایجنسی لاسکلی سے بہر حال ہے اور جن چار افراد کی تفصیلات تمہیں لکھوائی گئی ہیں یہ ہنگامی حالات میں پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہوئے ہیں اس لئے انہیں مشکوک سمجھا جا رہا ہے۔" عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔" تائران نے جواب دیا تو عمران نے ریسپور رکھ دیا۔

"آپ نے تائران کو مکمل تفصیلات بتائی ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تاکہ اگر یہ لوگ مل جائیں تو پوچھ گچھ کرتے ہوئے اس کے ذہن میں پورا پس منظر ہو۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"اس لاسکلی کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم ہونی چاہیں عمران صاحب۔" چند لمحے خاموش رہنے کے بعد

بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ سرخ جلد والی ڈائری نکالو۔ شاید کوئی کام کا آدمی سامنے آجائے۔ ویسے آج تک تو اسٹارم سے کوئی لنک ٹس رہا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی اوپر والی دراز کھولی اور ضخیم ڈائری نکال کر عمران کیطرف بڑھادی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر تک صفحے پلٹنے کے بعد وہ ایک صفحے پر رک گیا۔ پھر اس نے ڈائری بند کی اور ریسپور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"اسٹارم کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت گینا کا رابطہ نمبر بتادیں۔" عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ انکوائری آپریٹر کمپیوٹر سے نمبر معلوم کرے گا۔

"ہیلو سر۔" چند لمحے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔" عمران نے کہا تو آپریٹر نے دونوں کے رابطہ نمبر بتادیئے۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گیانیہ کلب۔" رابطہ قائم ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی

☆☆☆☆

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں، علی عمران۔ کلب کے مالک مورس سے بات کرائیں۔" عمران نے کہا۔

"مورس تو یہ کلب فروخت کر گئے ہیں جناب۔ اب انہوں نے علیحدہ مورس کلب کھولا ہوا ہے۔ آپ وہاں فون کر لیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں کا نمبر بتادیں"، عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے اسکا شکریہ ادا کر کے ریسپورر کھا اور پھر پہلے ڈائری اٹھا کر اس نے اس میں اندراجات کئے اور پھر ڈائری رکھ کر اس نے ایک بار پھر ریسپورر اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مورس کلب"، رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں، علی عمران۔ مورس سے بات کرائیں۔" عمران نے کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کریں۔۔۔۔۔"، دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ ویسے بولنے والی کے لہجے میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید پاکیشیا جیسے دور دراز علاقے سے کال آنے کی وجہ سے وہ حیران ہو رہی تھی۔

"ہیلو مورس بول رہا ہوں"، چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"، عمران نے کہا۔

"علی عمران۔ لیکن۔ اوہ ایک منٹ۔ اوہ عمران صاحب آپ؟ آپ نے اتنے طویل عرصے بعد کال کی ہے۔

اوہ، اوہ سوری میں فوری طور پر پہچان نہ سکا تھا۔ فرمائیے فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" دوسری طرف سے مورس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک بار ملاقات کے دوران تم نے بتایا تھا کہ تم لاسکلی میں کام کرتے رہے ہو۔ کیا یہ بات بھی یاد ہے یا کرانی پڑے گی۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف مورس بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھی طرح یاد پے پر نس۔ لیکن آپ کو لاسکلی سے کیا کام پڑ گیا ہے؟"، مورس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسے مجھ سے کام پڑ گیا ہے۔" عمران نے کہا۔

"آپ سے کام پڑ گیا ہے لاسکلی کو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ لاسکلی کا دائرہ کار تو صرف اسٹارم تک محدود ہے۔ ملک سے باہر تو اس نے کبھی کام ہی نہیں کیا اور نہ اسکا ایسا سیٹ اپ ہے۔" مورس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر یہاں قاتلانہ حملہ کرایا گیا ہے اور اس حملے سے بال بال بچا ہوں اور یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ اس حملے میں اسٹارم کی ایجنسی لاسکلی کا ہاتھ ہے اور میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ لاسکلی نے اپنی

حدود سے باہر نکل کر یہ کام کیوں کیا ہے۔ اسکے پیچھے اسکا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ اگر تم یہ معلومات مہیا کر دو تو تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ بھی مل سکتا ہے اور میرا وعدہ ہے کہ تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا۔"

عمران نے کہا۔

"اگر آپ ایک لاکھ ڈالر ادا کر سکتے ہیں تو میں اس کام میں ہاتھ ڈال سکتا ہوں کیونکہ اگر لاسکلی کے چیف

ہر برٹ کو معلوم ہو گیا کہ میں نے یہ کام کیا ہے تو پھر میں اپنے کلب سمیت میزائلوں سے اڑا دیا جاؤں گا"۔
مورس نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"معلومات فوری اور حتمی ہونی چاہیے"۔۔ عمران نے کہا۔

"بالکل حتمیوں کی اور فوری کے سلسلے میں عرض کردوں کہ کم از کم دو گھنٹے بہر حال لگ ہی جائیں گے۔ لاسکلی کے ہیڈ آفس میں ایک آدمی ایسا ہے جسے پچاس ہزار ڈالر دے کر حتمی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں"۔

مورس نے کہا

"ٹھیک ہے اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام وغیرہ بتادو۔ میں رقم بھجوادوں گا"۔ عمران نے کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔ پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے عمران اور بلیک زیرو نے ہلکی پھلکی گپ شپ میں گزار دیئے۔ اسکے بعد عمران نے ریسپورر اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

"مورس کلب"، رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مورس سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مورس بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد مورس کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا

"عمران صاحب ایک اور نمبر بتا رہا ہوں اس پر مجھے کال کریں۔ یہ کیا نمبر محفوظ ہے؟" مورس نے کہا اور اسکے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا۔ عمران نے اوکے کہہ کر کریڈٹل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے رابطہ نمبروں کے بعد مورس کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"لیں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مورس کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا

"عمران صاحب میں نے معلومات حاصل کر لیں ہیں لیکن معلومات اس قسم کی ہیں کہ آدمی کو ایک لاکھ ڈالر ادا کرنے پڑے ہیں تب اس نے آمادگی ظاہر کی ہے۔ آپ سے چونکہ ایک لاکھ ڈالر کی بات ہوئی ہے اسلئے اب میں مزید آپ سے کچھ نہیں مانگ سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم مجھے بلیک میل نہیں کر رہے اسلئے میں دس ہزار ڈالر مزید بھجوادوں گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ۔ انتہائی حیرت انگیز معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ انکے مطابق چیف سیکرٹری سائمن نے لاسکلی کے چیف ہر برٹ کو آپکو اس انداز میں ہلاک کرانے کیلئے کہا ہے کہ آپکی موت طبعی موت سمجھی جائے۔ ہر برٹ منصوبہ بندی کا ماہر سمجھا جاتا ہے اور سنا ہے کہ اسکی منصوبہ بندی آج تک کبھی ناکام نہیں ہوئی۔ ہر برٹ نے کوئی منصوبہ بنایا اور لاسکلی کے ایک گروپ انچارج ہنری کو اسکے گروپ سمیت

پاکیشیا بھجوادیا لیکن پھر ہنری نے رپورٹ دی کہ منصوبہ ناکام ہو گیا ہے اور وہ فوری طور پر پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہو گیا ہے جسکے بعد ہر برٹ نے چیف سیکرٹری سے دوبارہ رابطہ کیا تو چیف سیکرٹری نے کہا کہ اصل منصوبہ اور تھا۔ پہلا منصوبہ صرف پیش بندی کے طور پر بنایا گیا تھا۔ چنانچہ اب اس نے لاسکی کو اصل منصوبے پر کام کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اصل منصوبے کے بارے میں تفصیلات کا تو علم نہیں ہو سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کی کوئی لیبارٹری ہے جسے کاسٹ لیبارٹری کہا جاتا ہے سے کوئی اہم پرزہ حاصل کرنا ہے اور اس مشن کیلئے لاسکی نے اسٹارم کے سب سے بہترین ایجنٹ والٹ کو یہ مشن سونپ دیا ہے۔ والٹ اکیمریمیا اور یورپ کے دوسرے ملکوں کی ایجنسیوں میں کام کر چکا ہے اور انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بس یہی باتیں معلوم ہو سکی ہیں۔" مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس والٹ کا حلیہ بتا سکتے ہو؟" عمران نے کہا اور جواب میں مورس نے والٹ کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتادی۔

"کیا یہ والٹ اکیلا کام کرتا ہے یا اسکا بھی کوئی گروپ ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس بارے میں معلومات نہیں ہیں۔" مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کر سکتے ہو کہ والٹ پاکیشیا روانہ ہو گیا یا نہیں؟" عمران نے کہا،

"نہیں، میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔" مورس نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پاکیشیا میں مشن لاسکی کے ذمے کیوں لگایا گیا ہے جبکہ لاسکی کا دائرہ کار صرف اسٹارم تک ہی محدود ہے۔ عمران نے کہا۔

"مجھے حتمی طور پر تو معلوم نہیں ہے البتہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شاید ایسا آپ سے چھپانے کیلئے کیا گیا ہو۔" مورس نے کہا۔

"ہاں پہلے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ بہر حال بے حد شکریہ۔ بے فکر رہو رقم پہنچ جائے گی۔ گڈ بائی۔" عمران نے کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔

"مورس کورقم بھجوادینا۔ اس سے انتہائی قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔" عمران نے کہا۔

تاراک فارن ایجنٹ کے ذریعے رقم اسٹارم تک بھجوادوں گا۔ وہاں کے اکاؤنٹ میں آپ نے کافی رقم جمع کر رکھی ہے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"یہ کاسٹ لیبارٹری کہاں ہے؟ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔" عمران نے کہا پھر اس نے ریسپورر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اُٹھی اور عمران نے ریسپورر اٹھالیا۔

"ایکسٹو"، عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔ "تائران سے بول رہا ہوں سر"، دوسری طرف سے نائران کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس، کیارپورٹ ہے؟"، عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر، جن چار آدمیوں کے بارے میں آپ نے حکم دیا تھا وہ اسٹارم جا چکے ہیں۔ وہ صرف یہاں چند گھنٹے رہے ہیں۔" نائران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بس یہی معلوم کرنا تھا۔" عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"، رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"، عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایس سر"، جولیا نے جواب دیا۔ اسکا لہجہ یکنخت انتہائی مودبانہ ہو گیا۔

"اسٹارم کے افراد کی چیکنگ بند کرادو۔ یہ وہی چار افراد تھے جو پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہوئے تھے اور اب وہاں سے واپس اسٹارم چلے گئے ہیں البتہ اسٹارم کے ایک اور آدمی کا حلیہ نوٹ کر لو۔" عمران نے کہا۔

"ایس سر"، جولیا نے کہا اور عمران اسے موریس کا بتایا ہوا والٹ کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتادی۔

"اسکا نام والٹ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اصل حلیے میں ہو وہاں کیونکہ وہ یہ سمجھ رہا ہو گا کہ یہاں اسے کون جانتا ہو گا۔ ویسے یہ خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا میں کوئی اہم سائنسی پرزہ چرانے کیلئے آرہا ہے۔ اس کے مخصوص قد و قامت اور انداز سے بھی اسکی نشاندہی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک یہاں پہنچ

چکا ہو۔ اسلئے ایئرپورٹ کیساتھ ساتھ ہوٹلوں میں بھی اسکو چیک کراؤ اور اگر یہ مل جائے تو اسکی رپورٹ فوراً مجھے دو اور اسکی نگرانی کراؤ۔"۔ عمران نے جولیا کو تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ایس سر"، جولیا نے جواب دیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"، رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی بول رہا ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے واقعی یہ ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہیں تو پھر ڈی ایس سی کی ڈگری لے لحاظ سے تم ڈاکٹر آف سائنس ہوئے اور اس لحاظ سے تمہیں ڈاکٹر علی عمران کہنا چاہیے"، سرداور کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن پھر مجھے مجبوراً اپنی ڈگریاں بتانے پر ہی اکتفا کرنا پڑا تھا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ کیوں؟"، سرداور نے حیران ہو کر کہا۔

"لوگ مجھے اپنے پالتوں جانوروں کی تکالیف بتا کر علاج پوچھنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر فلیٹ کے سامنے گدھوں، گھوڑوں، بھینسوں اور بکریوں کا باقاعدہ اصطبل بننا شروع ہو گیا تھا۔" عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"مطلب ہے وہ تمہیں وٹرنری ڈاکٹر سمجھ لیتے ہیں لیکن تم وضاحت کر سکتے تھے"۔ سرداؤر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"وضاحت کرنے سے آمدنی بند ہو جانے کا اندیشہ تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آمدنی بند ہونے، کیا مطلب؟ کیا تم نے واقعی جانوروں کا علاج شروع کر دیا تھا"۔ سرداؤر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو بڑا معزز ڈاکٹر تھا اسلئے فیس وصول کرنا میرے شایانِ شان نہ تھا البتہ میرا کمپاؤنڈر فیس وصول کر لیتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"کمپاؤنڈر؟ تو کیا تم نے باقاعدہ اسپتال بنالیا تھا؟ حیرت انگیز"۔ سرداؤر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ انکا انداز ایسا تھا جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو۔

"اسپتال بنانے کا پروگرام بنالیا تھا لیکن پھر کمپاؤنڈر سمیت مجھے دارالحکومت سے ہی فرار ہونا پڑ گیا اسلئے سارا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا! کیا ہوا تھا؟"، سرداؤر اب واقعی عمران کی باتوں کا لطف لے رہے تھے۔

"کمپاؤنڈر ایک گھوڑے کا علاج کر رہا تھا اور علاج یہ تھا کہ بانس کی کھوکھلی نلکی میں دوا ڈال کر گھوڑے کے نتھنوں میں نلکی کا سرا رکھ کر پھونک مارنی تھی لیکن اس سے پہلے کہ کمپاؤنڈر پھونک مارتا گھوڑے نے پھونک ماردی اور نتیجہ آپ بہر حال سمجھ سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سرداؤر کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"بہت خوب۔ کیا ہوا اس کمپاؤنڈر کا بچ گیا یا نہیں؟"۔ سرداؤر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"بچ تو گیا لیکن کمپاؤنڈری چھوڑ کر باورچی بن کر میرے گلے میں چھپیچھوند رکی طرح اٹک گیا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سلیمان کی بات کر رہے ہو؟"، سرداؤر نے چونک کر پوچھا۔

"میرے جیسے ڈاکٹر کا کمپاؤنڈر اور کون بن سکتا ہے جناب"، عمران نے جواب دیا اور سرداؤر بے اختیار ہنس پڑے۔

"اور تم کیوں بھاگے تھے یہ بھی بتا دو؟"، سرداؤر شاید فارغ تھے اس لئے وہ خود ہی بات کو آگے بڑھاتے جا رہے تھے۔

"ظاہر ہے مجھے جانوروں کے علاج کیلئے سیانوں کے خاص نسخوں کی ضرورت تھی کیونکہ ہمارے دیسی

جانور غیر ملکی نسخوں سے تو صحت یاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ایک سیانے نے مجھے بتایا کہ اس نے بھینس کا علاج

کیا کہ اسے مٹی کا تیل پلا دیا۔ بس میں نے یہ بات پلے باندھ لی۔ چنانچہ ایک بھینس کے مالک کو میں نے یہی

علاج بتایا۔ دوسرے روز میرے فلیٹ پر بڑی بڑی مونچھوں والے، لمبی لمبی لاٹھیاں اٹھائے پہنچ گئے۔ بڑی

مشکل سے ہمسائیوں نے بچہ بچاؤ کر کے میری جان بخشی کرائی۔ اس خوفناک حملے کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ میرے بتائے نسخے کے مطابق جب بھینس کو مٹی کا تیل پلایا گیا تو بھینس ہلاک ہو گئی۔ مجھے اس سیانے پر بڑا غصہ آیا۔ بھینس کی قیمت ادا کر کے جان چھڑائی اور سیدھا سیانے کے پاس پہنچ گیا اور اسے بتایا کہ اس نے کیسا علاج بتایا تھا تو اس سیانے نے بڑے معصوم لہجے میں بتایا کہ اسکی بھینس بھی جسے مٹی کا تیل پلایا تھا مر گئی تھی اور چونکہ میں نے صرف علاج پوچھا تھا نتیجہ نہ پوچھا تھا اسلئے اس نے بھی صرف علاج بتایا تھا۔" عمران نے جواب دیا تو سردار اس بار اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب۔ تو تم اسلئے اپنے نام کیساتھ ڈاکٹر نہیں لگاتے۔ بہت خوب۔" سردار نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ چاہیں تو خود تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ آپ بھی تو بہر حال ڈاکٹر ہیں۔" عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں باز آیا۔ بہر حال اب بتاؤ فون کیسے کیا تھا؟"۔ سردار نے کہا۔

"تو کیا آدھی چھٹی کا وقت ختم ہو گیا ہے اور گھنٹی بج گئی ہے۔" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آدھی چھٹی کا وقت، گھنٹی۔ کیا مطلب؟"۔ سردار نے کہا۔

"سکول میں تو ایسا ہی ہوتا تھا۔ آدھی چھٹی کے وقت بس گروپ گپ شپ شروع ہی ہوتی تھی کہ گھنٹی بج جاتی تھی اور مجبوراً گپ شپ ادھوری چھوڑ کر کلاس میں جانا پڑتا تھا۔" عمران نے کہا تو سردار ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ہاں بس ایسے ہی سمجھ لو۔ میں کام کرتے کرتے بری طرح تھک گیا تھا کہ تمہاری کال آگئی۔ میں نے سوچا چلو اسی بہانے فریش ہو جاؤں گا لیکن ابھی بہت کام پڑا ہے اور میں نے آج ہی نمٹانا ہے۔"۔ سردار نے کہا۔

"اچھا ویسے کتنا کام باقی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں دو چار مزدور اور بھجوادوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس بس کافی ہو گئی ہے۔ میں نے یہاں عمارت تعمیر نہیں کرانی۔ تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے ورنہ میں ریسپورر کھ

دوں گا۔"۔ سردار نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے اب چیف کو کہہ کر آپکی لیبارٹری میں ایسا فون لگوانا پڑے گا جسکا ریسپورر ہی نہ ہو کہ آپ رکھنے کی دھمکی دے سکیں۔" عمران نے کہا۔

"تمہارا چیف تمہیں کس طرح برداشت کرتا ہو گا۔ میں تو یہی سوچتا ہوں۔"۔ سردار نے کہا۔

"چیک نہ دینے کی دھمکی دے کر مجھے خاموش کر دیتا ہے اور اس دھمکی کیساتھ ہی مجھے سلیمان کی تنخواہیں،

الائونس اور اوور ٹائم کے بلوں کیساتھ ساتھ ادھار دینے والوں کی سُرخ سُرخ آنکھیں نظر آنی شروع ہو جاتی

ہیں اور مجبوراً مجھے خود ریسپورر کھنا پڑتا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارے چیف سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہارے چیک مجھے بھجوادیا کرے۔"۔ سردار نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں۔ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔" عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟" سرداور نے حیران ہو کر کہا۔

"انکی کنجوسی سامنے آجائے گی اور وہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن اپنی کنجوسی کی شہرت برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہر وقت اپنی فیاضی کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں۔" عمران نے جواب دیا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اوکے، اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ میں نے واقعی بہت سا کام نمٹانا ہے۔" سرداور نے اس بار قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کاسٹ لیبارٹری کے باے میں پوچھنا تھا آپ سے۔" عمران نے آخر کار اصل بات بتا ہی دی۔

"کاسٹ لیبارٹری۔ کیوں اسکے بارے میں تم کیوں پوچھ رہے ہو؟" سرداور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں اسکے بارے میں پوچھنا جرم ہے؟"، عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ اسکا نام زبان پر لانا جرم ہے اور اگر تم بات نہ کر رہے ہوتے تو میرا جواب ہوتا

کہ اس نام کی کوئی لبارٹری سرے سے ہے ہی نہیں۔" سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ یہی کیفیت بلیک زیرو کے چہرے پر بھی ابھر آئی تھی۔

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں آپکی بات۔" عمران نے کہا۔

"کاسٹ لیبارٹری کیسیائی ہتھیار بنانے کیلئے قائم کی گئی ہے اور تم بہر حال اتنی بات تو جانتے ہی ہو کہ کیسیائی

ہتھیاروں پر بین الاقوامی طور پر اس قدر سخت بین ہے کہ اگر غیر ممالک کو اس کی بھنک بھی پڑ جائے

پاکیشیا کخلاف پوری دُنیا کے ممالک اٹھ کھڑے ہوں گے حالانکہ سارے ہی بڑے ملک یہ ہتھیار بنارہے ہیں لیکن اقرار کوئی بھی نہیں کرتا۔" سرداور نے کہا۔

"اوہ۔۔ تو یہ بات ہے لیکن بنائی گئی یہ لیبارٹری؟" عمران نے کہا۔

"پانچ سال پہلے بنائی گئی تھی اور اب تو خاصا کام آگے نکل چکا ہے۔" سرداور نے کہا۔

"کہاں بنائی گئی ہے اور اسکا انچارج کون ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"، سرداور نے کہا۔

"چیف کو اطلاع ملی ہے کہ کسی یورپی ملک کا کوئی سیکرٹ ایجنٹ کاسٹ لیبارٹری سے کوئی اہم پرزہ چوری کرنا

چاہتا ہے اور اس نے یہ مشن میرے سپرد کر دیا ہے۔ اب مجھے تو سرے سے معلوم ہی نہ تھا کہ کاسٹ لیبارٹری

کہاں ہے، ہے بھی صحیح یا نہیں اور چیف سے پوچھنے کی ہمت بھی نہ تھی اسلئے مجبوراً آپکو فون کیا ہے۔" عمران

نے بات بناتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں تمہارے چیف کو تو بہر حال علم ہو گا ہی لیکن اس قدر خفیہ لیبارٹری جسکا نام قومی سطح پر لینا بھی جرم ہے

اسکا علم کسی دوسرے ملک کے ایجنٹ کو کیسے ہو سکتا ہے؟" سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

: جس چیز کو جتنا چھپایا جائے اسکا علم اتنا ہی زیادہ پھیلتا ہے۔ اب آپ دیکھیں ہم نے کاسٹ لیبارٹری کو خفیہ رکھا اور غیروں کو اسکا علم ہو گیا اور غیروں نے اپنے اس مشن کو خفیہ رکھا اور چیف و اطلاع مل گئی۔" عمران نے کہا۔

"بات تو تمہاری درست ہے۔ بہر حال تمہیں بتا دیتا ہوں کہ کاسٹ لیبارٹری پاکیشا کے شمال مشرقی طویل پہاڑی سلسلے، اکش کے اندر بنائی گئی ہے۔" سردار نے جواب دیا۔

"کیا آپ وہاں کبھی گئے ہیں؟"، عمران نے پوچھا

"ہاں، دو تین بار مجھے جانا پڑا ہے کیونکہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر قاضی کو کسی مسئلے پر الجھن تھی جس سلسلے میں وہ مجھ سے ڈسکس کرنا چاہتے تھے لیکن میں اس بارے میں تمہیں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا۔" سردار نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں، کیا آپکو مجھ پر اعتماد نہیں ہے؟" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تم پر اپنے آپ سے بھی زیادہ اعتماد ہے عمران لیکن جو کچھ تم سمجھ رہے ہو وہ بات نہیں ہے۔ اس

لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ شاید تم اسکا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے جب بھی جانا پڑتا تھا تو ایک

ریڈیو کنٹرولر ہیلی کاپٹر پر مجھے پہنچا دیا جاتا تھا اور پھر باہر سے اس ہیلی کاپٹر کو کنٹرول کر کے اڑایا جاتا تھا۔ اس کے

تمام شیشوں پر سیاہ کاغذ چڑھا ہوتا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر پرواز کرتا رہتا پھر وہ نیچے اتر جاتا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر کا دروازہ

جب باہر کھولا جاتا تو میں لیبارٹری کے اندر موجود ہوتا تھا اسلئے مجھے معلوم نہیں کہ لیبارٹری کا حدود و اربعہ کیا ہے۔" سردار نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے کیسے اسکا محل وقوع بتا دیا۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ بات مجھے ڈاکٹر قاضی نے بتائی تھی اور یہ سمجھ کر بتائی تھی کہ میں اسے کسی طور پر لیک آؤٹ نہ کروں گا۔" سردار نے جواب دیا۔

"آخر اس لیبارٹری کو بناتے ہوئے وہاں مشنری گئی ہوگی، مزدور وغیرہ کام کرتے رہے ہوں گے۔ اس کے علاوہ اب بھی وہاں سائنسی خام مال جاتا رہتا ہوگا، وہاں رہنے والے لوگ وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے، ان کے لئے خوراک جاتی ہوگی اور دوسری ضروریات کی چیزیں جاتی ہوں گی یہ سب کام صرف ریڈیو کنٹرولر ہیلی کاپٹر سے تو نہیں ہو سکتا۔" عمران نے کہا۔

"یہ لیبارٹری مکمل طور پر خود کار ہے۔ ڈاکٹر قاضی سمیت صرف چھ افراد وہاں رہتے ہیں اور یہ افراد مستقل

طور پر وہاں رہتے ہیں۔ اگر کبھی آتے جاتے ہوں گے تو مجھے اسکا علم نہیں ہے اور نہ ہی باقی باتوں کا میرے

پاس کوئی جواب ہے۔ البتہ مجھے ایک بات یاد آگئی ہے۔ ایک بار میں نے ڈاکٹر قاضی سے پوچھا تھا کہ آپ نے

جو کھانا مجھے دیا ہے وہ تازہ پکا ہوا ہے جبکہ تازہ چیزیں تو آپکو روز سپلائی نہیں ہوتیں۔ اس پر ڈاکٹر قاضی نے مجھے

بتایا تھا کہ انہیں چونکہ علم ہے کہ ڈبے میں بند خوراک مجھے تکلیف دیتی ہے اسلئے میرے لئے انہوں نے

خصوصی طور پر آدمی بھیج کر نزدیکی شہر ساکی سے تازہ سبزیاں اور گوشت منوایا تھا۔ یہ بات بھی انہوں نے بے

خیالی میں بتادی ورنہ شاید وہ یہ بھی نہ بتاتے۔ بہر حال مجھے اب یاد آگیا ہے کہ شہر سا کی ہی اُنہوں نے بتایا تھا۔

ویسے بھی سا کی شمالی مشرقی پہاڑی علاقے کا خاصا معروف پہاڑی شہر ہے۔" سرداور نے جواب دیا۔

"ان ڈاکٹر قاضی صاحب سے کیسے رابطہ ہو سکتا ہے؟"، عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو نہیں معلوم۔ بہر حال وہاں فون موجود ہے کیونکہ انکی کال آجاتی تھی اور بات ہو جاتی تھی۔"

سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ۔" عمران نے کہا اور ریسپورر رکھ لیا۔

"میرا خیال ہے سیکرٹری ڈیفینس کو فون کیا جائے انہیں معلوم ہوگا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں جس انداز میں اسے خفیہ رکھا گیا ہے میرے خیال میں یہ سارا سیٹ اپ صدر کے تحت ہوگا۔ بہر حال

سر سلطان معلوم کر لیں گے۔" عمران نے کہا اور پھر سامنے والے وال کلاک میں وقت دیکھ کر اس نے

ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارتِ خارجہ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی

دی۔

"ایکسٹو، سر سلطان سے بات کرائیں۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر، یس سر"، پی اے کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سلطان بول رہا ہوں سر۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلاط کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کی کیمیائی ہتھیاروں کیلئے بنائی گئی ٹاپ سیکرٹ کاسٹ لیبارٹری سے

کوئی اہم پرزہ چوری کرنے کیلئے ایک یورپی ملک چند بحینٹ بھجوا رہا ہے لیکن کاسٹ لیبارٹری کی فائل مجھے

نہیں بھجوائی گئی اسلئے آپ اسکی فائل جسکے پاس بھی ہو حاصل کر کے فوری مجھے بھجوائیں۔" عمران نے

سرد لہجے میں کہا۔

"سر مجھے تو خود اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ بہر حال فائل آپ تک پہنچ جائے گی۔" سر سلطان نے کہا۔

"جس قدر ممکن ہو سکے یہ کام ہو جانا چاہیے۔" عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔

"آپ نے انہیں بتایا نہیں کہ وہ فائل کس انداز میں بھیجیں گے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ انتہائی اہم فائل ہے اس لئے میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں بتایا۔ اور سر سلطان سمجھتے ہیں جیسے ہی وہ فائل

حاصل کر لیں گے وہ مجھے یا تمہیں خود فون کر کے معلوم کریں گے کہ اسے کس انداز میں بھجوانا ہے۔ پھر میں

خود جا کر ان سے فائل لے آؤں گا۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔

والٹ اپنے پرائیوٹ آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس نے ایک کمرشل پلازہ میں

باقاعدہ مشینری اپمورٹ ایکسپورٹ کرنے کا آفس بنایا ہوا تھا جہاں باقاعدہ کاروبار ہوتا تھا اور والٹ کو جب

سرکاری کام نہ ہوتا تو وہ اس کاروبار پر توجہ دیتا تھا۔ اس طرح اسکی شناخت صرف تاجر کے طور پر تھی۔ ویسے وہ اپنے سرکاری کاموں کیلئے بھی اسی آفس کو استعمال کرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا پاکیشیا میں نئے مشن کے سلسلے میں ایک اہم فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ یہ فائل اسے لاسکی کے چیف کی طرف سے بھجوائی گئی تھی۔ اس فائل میں پاکیشیا کی کاسٹ لیبارٹری کے بارے میں اشارات موجود تھے۔ گو فائل میں اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات تو موجود نہ تھیں لیکن یہ بات ضرور درج تھی کہ یہ لیبارٹری پائیشیا کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں واقع ایک مشہور پہاڑی شہر ساکی کے قریب موجود ہے۔ لیبارٹری مکمل طور پر زیر زمین ہے۔ اس بات کا علم بھی اکیمریمیا کے ایک سائنسی تحقیقاتی خلائی سیارے کے ذریعے ہوا تھا اور اس سیارے نے اس بات کا بھی کھوج لگالیا تھا کہ اس لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار کئے جارہے ہیں جس پر اکیمریمیا نے خفیہ طور پر حکومت پاکیشیا سے احتجاج کیا جس پر حکومت پاکیشیا نے اکیمریمیا کی اس رپورٹ پر یہ تو تسلیم کر لیا کہ اس علاقے میں انکی لیبارٹری موجود ہے جسے کاسٹ لیبارٹری کہا جاتا ہے لیکن یہ نہ تسلیم کیا کہ اس لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن جب اکیمریمیا نے مزید دباؤ ڈالا تو اکیمریمیا کے سائنسی ماہرین کو اس لیبارٹری میں لے جایا گیا۔ انہوں نے وہاں چیکنگ کی اور پھر اکیمریمیا کو رپورٹ دی کہ اس لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار نہیں کئے جارہے ہیں بلکہ اس لیبارٹری میں عام سے میزائلوں پر کام ہو رہا ہے جس کے بعد اکیمریمیا نے اپنا احتجاج واپس لے لیا۔ سائنسی ماہرین کی جوٹی پاکیشیا گئی تھی اس میں ایک ماہر کا تعلق اکیمریمیا سے تھا لیکن وہ اسٹارم نژاد تھا اور اپنی سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد واپس اسٹارم آکر سیٹل ہو گیا۔ چونکہ اس ماہر کا تعلق کیمیائی ہتھیاروں سے تھا اسلئے جب اسٹارم حکومت نے

خفیہ طور پر کیمیائی ہتھیار بنانے کا فیصلہ کیا تو اس ماہر جس کا نام ڈاکٹر اسکاٹ تھا اسکی سرپرستی میں کام شروع کیا۔ لیبارٹری بنائی گئی، کام شروع کر دیا گیا لیکن معاملات ایک خاص پوائنٹ پر آکر رک گئے۔ کیمیائی ہتھیاروں کیلئے ایک خاص پرزہ جسے کاسٹ بلوزر کہا جاتا ہے انتہائی اہم ہوتا ہے اور کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی کا تو سب کو علم ہے لیکن یہ ٹیکنالوجی جنرل ہوتی ہے۔ وہ مخصوص کاسٹ بلوزر جس سے کیمیائی ہتھیار تیار ہوتے ہیں اسکی ٹیکنالوجی مختلف ہوتی ہے اور ہر ملک اس پرزے کو اپنے طور پر ہی بناتا ہے کیونکہ اسکی ٹیکنالوجی یا تیاری کو کوئی بھی ملک تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا اور جس ملک کے سائنسدان اسے تیار کر لینے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں صرف وہی ملک ہی کیمیائی ہتھیار بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اسٹارم کے سائنسدان ڈاکٹر اسکاٹ کی سرپرستی میں بارہا کوشش کے باوجود مخصوص کاسٹ بلوزر بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کسی ملک سے کاسٹ بلوزر کو چوری کیا جائے اور پھر اس سے اسکی مخصوص ٹیکنالوجی چیک کر کے کاسٹ بلوزر تیار کیا جائے لیکن ظاہر ہے سپرپاورز کی لیبارٹری سے اسے چرانانا ممکن تھا۔ پھر ڈاکٹر اسکاٹ نے جب حکومت اسٹارم کو یہ رپورٹ دی کہ انہوں نے جب حکومت اکیمریمیا کی طرف سے پاکیشیا کاسٹ لیبارٹری کا دورہ کیا تھا تو واقعی وہاں میزائل بنانے کی مشینری کام کر رہی تھی لیکن انکے مطابق پاکیشیا نے ڈبل گیم کھیلی تھی۔ اس لیبارٹری کے یقیناً دو حصے تھے، ایک حصے میں میزائل تیار کئے جارہے تھے جبکہ دوسرے حصے میں کیمیائی ہتھیار، اور انہیں صرف وہی حصہ دیکھا یا گیا جس میں میزائل تیار کئے جارہے تھے جبکہ دوسرے حصے کو خفیہ رکھا گیا اور انہیں اس کا اندازہ اس بات سے ہوا تھا کہ انہوں نے وہاں ایک ایسا خصوصی پرزہ دیکھ لیا تھا جسے کیمیائی ہتھیاروں کیلئے بنائے جانے والے کاسٹ بلوزر میں ہی استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن چونکہ انکے پاس

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا اسلئے انہوں نے مجبوراً حکومت اکیمریمیا کو یہ رپورٹ دی تھی کہ کاسٹ لیبارٹری میں عام ہتھیار تیار ہو رہے تھے۔ اس رپورٹ کے بعد اس بات کی پڑتال کی گئی کہ کیا واقعی پاکستانی ہتھیار بن رہا ہے یا نہیں اور پھر شوگران سے انہیں اس بات کا یقینی ثبوت مل گیا۔ شوگران کے کیمیائی سائنسدان ڈاکٹر ٹانگ کی پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر قاضی سے ہونیوالی بات چیت کا ٹیپ مل گیا تھا جس سے یہ بات یقینی طور پر طے ہو گئی تھی کہ پاکستانی کاسٹ لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں اور پاکستانی میں مخصوص کاسٹ بلوزر تیار کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ اسٹارم نے یہ فیصلہ کیا کہ بجائے کسی سپرپاور کے رجوع کرنے کے انہیں پاکستانی سے ہی کاسٹ بلوزر حاصل کرنی چاہیے۔ چنانچہ پاکستانی کی فعال ایجنسیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو یہ معلوم ہوا کہ پاکستانی سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور خطرناک سیکرٹ سروس ہے اور خاص طور پر علی عمران سب سے زیادہ مشہور ہے اور اگر اس علی عمران کو کسی طرح راستے سے ہٹا دیا جائے تو پھر پاکستانی سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس پر یہ کام لاسکلی کے ذمے لگایا گیا لیکن اس کا مشن ناکام ہو گیا تو پھر اس ابتدائی مشن پر وقت ضائع کرنے کی بجائے اصل مشن پر توجہ دینے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ اس اہم پرزے کے بغیر اسٹارم کی لیبارٹری کا سارا کام معطل ہو چکا تھا اور لاسکلی کو یہ مشن اسلئے دیا گیا تھا کہ اسکو پوری دُنیا جانتی تھی کہ لاسکلی صرف اندرون ملک کام کرتی ہے اسلئے کسی کو بھی لاسکلی پر شک نہ پڑے گا اور پھر لاسکلی کے چیف نے یہ مشن والٹ کے سپرد کر دیا تھا۔ اس فائل میں پاکستانی کے شمال مشرقی علاقے کا نہ صرف تفصیلی نقشہ موجود تھا بلکہ ساکی کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات موجود تھیں۔ ساکی شیر کے قریب پہاڑوں میں ایک ایسا مقام بھی موجود تھا جہاں سخت

گرمی میں بھی برم جی رہتی تھی اور سخت سردیوں میں وہاں خاصی تیز گرمی ہوتی تھی اسلئے اس مقام کو دیکھنے کیلئے دنیا بھر کے سیاح ساکی جاتے رہتے تھے۔ حکومت پاکستانی نے بھی زرِ مبادلہ کمانے کیلئے اس مقام کا نہ صرف بین الاقوامی سطح پر خوب زور و شور سے پروپیگینڈہ کیا تھا بلکہ وہاں غیر ملکی سیاحوں کی سہولت کیلئے انتظامات بھی کئے گئے تھے۔ وہاں ایئرپورٹ بھی بنایا گیا تھا اور ہوٹل اور کلب بھی اور پھر اس مقام کی شہرت واقعی بے حد پھیل گئی تو سیاحوں کی کثرت نے اس عجیب و غریب مقام کا رخ کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساکی شہر جو پہلے ایک چھوٹا سا پہاڑی اور انتہائی غیر اہم قصبہ تھا اب خاصا بڑا شہر بن گیا تھا اور وہاں سیاحوں کیلئے ہوٹل اور رہائش گاہیں تعمیر ہو گئیں۔ کلب اور ایسے ہی دوسرے سہولت بھی بن گئے۔ ساکی تک جانیوالی سڑک کو بھی جو پہاڑوں میں گھومتی ہوئی جاتی ہیں زر کثیر خرچ کر کے وسیع پختہ اور محفوظ بنایا گیا تھا اور چونکہ اس سڑک کے ارد گرد بھی انتہائی حسین مناظر پھیلے ہوئے تھے اسلئے زیادہ تر سیاح اس سڑک کے ذریعے ہی ساکی جانے کو ترجیح دیتے تھے۔ دارالحکومت سے سڑک کے ذریعے ساکی پہنچنے کیلئے آٹھ گھنٹے لگتے تھے۔ فائل میں ساکی میں ایک گروپ کی بھی نشاندہی کی گئی تھی جس کا نام الفریڈ گروپ تھا۔ اس کا چیف الفریڈ اکیمریمی تھا اور اس نے باقاعدہ حکومت پاکستانی کی اجازت سے سیاحوں کیلئے انتہائی جدید کلب تیار کیا تھا جس کا نام این بو کلب تھا لیکن ساتھ ساتھ وہ ہر قسم کے جرائم میں بھی ملوث تھا اور منشیات اور غیر ملکی شراب کی اسمگلنگ کا وہ ساکی میں کنگ سمجھا جاتا تھا اور اسکے تعلقات مقامی سرداروں سے بھی بے حد گہرے تھے۔ الفریڈ کا تعلق اکیمریمیا کے ایک بہت بڑے سٹڈیکیٹ سے تھا اور لاسکلی نے اس سٹڈیکیٹ کے چیف کے ذریعے الفریڈ کو پیغام بھجوایا تھا کہ وہ ایجنٹوں کی ہر ممکن مدد کرے گا اسلئے والٹ ضرورت پڑنے پر الفریڈ کی خدمات حاصل کر سکتا

تھا۔ اس فائل میں کاسٹ بلوزر کے بارے میں معلومات موجود تھیں اور اسکے ساتھ اسکی تصویر بھی تھی اور کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری کی اس مشین کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات موجود تھیں جس میں یہ پرزہ فٹ ہوتا تھا اور اسکے کھولنے، پیک کرنے اور لے آنے کے بارے میں بھی تفصیلات درج تھیں۔ والٹ کافی دیر سے بار بار یہ فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ ظاہر ہے وہ یہ فائل ساتھ نہ لے جاسکتا تھا اسلئے اس میں موجود تمام معلومات کو وہ اپنے ذہن میں محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔ پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ سب کچھ اسکے ذہن میں محفوظ ہو گیا ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور اُٹھ کر اس نے دیوار میں نصب ایک سیف میں رکھ کر سیف بند کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر میز پر موجود مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جارج بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔ جارج والٹ کے خصوصی سیکشن کا انچارج تھا۔ سٹیشن آفس علیحدہ بنا ہوا تھا اور وہاں کا مکمل انچارج جارج ہی تھا۔ والٹ سوائے اشد ضرورت کے وہاں نہ جاتا تھا اور صرف فون پر ہی احکامات دیا کرتا تھا اور رپورٹیں لیا کرتا تھا۔

"والٹ بول رہا ہوں"۔ والٹ نے کہا

"یس باس"۔ دوسری طرف جارج نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مورین کہاں ہے؟"۔ والٹ نے پوچھا،

"آفس میں موجود ہے باس"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس سے بات کراؤ"۔ والٹ نے کہا۔

"ہیلو! مورین بول رہی ہوں باس"۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ موبانہ تھا۔

"مورین میرے کمرشل آفس میں آ جاؤ ابھی"۔ والٹ نے کہا۔

"یس باس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ریسیورر جارج کو دو"۔ والٹ نے کہا

"جارج بول رہا ہوں باس"۔ چند لمحوں بعد دوبارہ جارج کی آواز سنائی دی۔

"جارج میرے اور مورین کیلئے ایکریبی سیاحوں کے متبادل ناموں کے کاغذات تیار کراؤ اور کافرستان

دارالحکومت کیلئے ہماری سیٹیں بک کراؤ اور کافرستان کے کسی بڑے ہوٹل میں بکنگ کراؤ"۔ والٹ نے کہا۔

"یس باس! لیکن کیا آپ اور مورین ہی جائیں گے یا سیکشن علیحدہ ہو جائے گا"۔ جارج نے کہا۔

"نہیں میں اور مورین ہی جائیں گے"۔ والٹ نے کہا اور اسکے ساتھ ہی کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس

نے دوبارہ پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جاسم کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ میں والٹ بول رہا ہوں"۔ والٹ نے کہا۔

"یس سر! ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو! رابرٹ بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ میں والٹ بول رہا ہوں۔ کیا تمہارے ایسے گروپس کیساتھ لنک ہیں جو کافرستان اور پاکیشیا کے

درمیان اسمگلنگ کرتے ہوں؟ مجھے ایسے ہی گروپ کی خدمت کی ضرورت ہے"۔ والٹ نے کہا

"کام کیا کرنا ہوگا؟"۔ رابرٹ نے پوچھا

"کیا یہ بتانا ضروری ہے؟"۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں تاکہ میں اس کام کو مد نظر رکھ کر گروپ کا انتخاب کروں"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیا تم اندازہ نہیں کر سکتے؟"۔۔۔ والٹ نے کہا

"کیوں نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے تمہارا وہاں اسمگلنگ کے دھندے سے تو کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ تم کوئی نہ کوئی

چیز خفیہ طور پر اسمگل کرانا چاہتے ہو گے۔ لیکن ظاہر ہے چیز کی نوعیت کا علم ہونا ضروری ہے"۔ رابرٹ نے

کہا۔

"میں اور مورین بذات خود اسمگل ہونا چاہتے ہیں"۔ والٹ نے کہا

"لیکن اسکے لئے اسمگل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہوائی جہاز کے ذریعے آسانی سے جاسکتے ہو"۔ رابرٹ

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں کی سیکرٹ سروس بے حد فعل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی طرح میرے وہاں جانے کا علم ہو چکا

ہو اسلئے میں براہ راست نہیں جانا چاہتا ورنہ تو میک اپ اور نئے ناموں کیساتھ بھی وہاں جہاز کے ذریعے جاسکتا

تھا"۔ والٹ نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ اسکے لئے کافرستان کا ایک گروپ تمہارے لئے انتہائی کارآمد رہے گا۔

اس گروپ کا باس ار جن داس ہے جو بظاہر کافرستان دارالحکومت کا ایک مشہور و معروف سماجی تاجر ہے

اور بظاہر کھلونوں کے بزنس کے متعلق ہے۔ اس فرم کا نام ار جن داس ٹوائے کارپوریشن ہے۔ اسکا آفس

دارالحکومت کے مشہور کاروباری روڈ نگینہ روڈ پر واقع ہے اور جس کمرشل پلازہ میں اسکا آفس ہے اسکا نام بھی

نگینہ کمرشل پلازہ ہے اور اسکا مالک بھی ار جن داس ہی ہے۔ ویسے اسکا دھندہ پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان

ہر قسم کے سامان اور آدمیوں کی اسمگلنگ کرتا ہے۔ اسکے رابطے اس قدر مضبوط ہیں کہ تمہیں کسی قسم کی کوئی

پریشانی نہ ہوگی"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اسے اطلاع کر دو۔ میں اس سے اصل نام ہی لوں گا اور یہی کوڈ ہوگا"۔ والٹ نے کہا

"ٹھیک ہے ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بھی بتادو کہ پاکیشیا دارالحکومت میں بھی کوئی ایسا گروپ موجود ہے جو وہاں کے سائل کے سلسلے میں

مدد کر سکے"۔ والٹ نے کہا۔

"کس قسم کے مسائل"۔ رابرٹ نے کہا

"کسی بھی قسم کے مثلاً خصوصی ٹائپ کا اسلحہ اور کوئی جہاز وغیرہ اور ایسے ہی مسائل جو عام حالات میں وہاں مشکل ثابت ہوتے ہوں"۔ والٹ نے کہا۔

"ہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک مشہور کلب ہے جس کا نام رین بو ہے۔ رین بو کلب کا مینیجر ایک اکیمری الفریڈ ہے۔ یہ الفریڈ تمہارے لئے بہت مفید ثابت ہو گا اور یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ البتہ تمہیں دولت خرچ کرنا پڑے گی پھر کوئی مشکل نہیں رہے گی"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں بھی تم نے میرا اصلی نام بتانا ہے لیکن اسے میرے بارے میں مزید کچھ نہ بتانا"۔ والٹ نے کہا۔

☆☆☆☆

"ٹھیک ہے ہو جائے گا۔" رابرٹ نے کہا۔

"اور تمہارے اکاؤنٹ میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ یہ بات بھی یقینی سمجھو۔۔۔" والٹ نے کہا تو دوسری طرف سے رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے والٹ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ان معاملات میں کس قدر دوسروں کا خیال رکھتے ہو۔" رابرٹ نے کہا اور والٹ نے گڈ بائی کہہ کر ریسپورر کھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان۔۔۔" والٹ نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کا سکرٹ تھا اور اس نے سر پر پھولدار کپڑے کا سکارف باندھا ہوا تھا۔ یہ مورین تھی جو لاسکی کی انتہائی فعال اور تیز ترین ایجنٹ سمجھی جاتی تھی۔ یہ جس قدر نرم و نازک نظر آتی تھی حقیقت میں اس سے بے حد مختلف تھی۔ مارشل آرٹ اور نشانہ بازی میں ماہر تھی اور اسے والٹ کا دست راست سمجھا جاتا تھا۔ ویسے وہ والٹ کے سیکشن میں ہی کام کرتی تھی اور آفس میں وہ والٹ کو بطور باس ہی ٹریٹ کرتی تھی لیکن دراصل وہ انتہائی گہرے دوست تھے اور اکثر اکٹھے ہی اہم مشنز مکمل کرتے تھے۔ یہ عام طور پر مشہور تھا کہ اگر والٹ کبھی شادی کا فیصلہ کرے گا تو مورین سے ہی کرے گا۔ ویسے والٹ اسے ذاتی طور پر بہت پسند کرتا تھا اور اور یہی حال مورین کا بھی تھا۔

"کیا ہوا والٹ یہ بیٹھے بٹھائے تمہیں مجھے یہاں کمرشل آفس میں بلانے کی ضرورت کیوں پڑ گئی ہے۔۔۔؟"

مورین نے مسکراتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے؟" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی ایسے مشن پر کام کرنا ہو گا جس کے بارے میں تم کسی اوپن جگہ پر بات نہ کرنا چاہتے ہو گے۔" مورین نے جواب دیا تو والٹ بے اختیار ہنس دیا۔

"عام طور پر مرد عقلمند عورتوں کو پسند نہیں کرتے لیکن حقیقت یہی ہے کہ میں تمہیں عقلمندی کی وجہ سے ہی پسند کرتا ہوں۔" والٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر میں اپنے چہرے پر تیزاب ڈال لوں پھر میں دیکھوں گی کہ تم مجھے میری خوبصورتی کی وجہ سے پسند کرتے ہو یا عقلمندی کی وجہ سے۔" مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے خوبصورت تو بہر حال پسندیدگی کی اضافی وجہ ہوتی ہے۔" والٹ نے کہا اور مورین اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہر حال کیا مشن ہے بتاؤ۔ کافی عرصے سے بیکار رہ کر میں مرجانے کی حد تک بور ہو چکی ہوں اور اب تو دل چاہتا ہے کہ بس شہر میں کھلے عام قتل و غارت شروع کر دوں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"کہتے ہیں شیرنی کے منہ کو خون لگ جائے تو وہ اپنے شیر کو بھی پھاڑ کھانے پر آمادہ ہو جاتی ہے اس لئے خیال رکھنا کہیں میں تمہاری زد میں نہ آ جاؤں۔" والٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے کوئی مشن بک نہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ ایسا بھی ہو جائے۔۔۔" مورین نے کیا۔

"اس بار ایک ایسا مشن سامنے آیا ہے کہ تمہیں بھی لطف آ جائے گا اور تمہاری تمام حسرتیں بھی پوری ہو جائیں گی۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین نے اختیار چونک پڑی۔

"سرکاری مشن ہے یا غیر سرکاری۔۔۔؟" مورین نے چونک کر پوچھا۔

"سرکاری مشن ہے۔" والٹ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو اسٹارم کے اندر کا ہی ہو گا۔۔۔" مورین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں پہلے تو تم نے باہر جا کر مشن مکمل کرنے میں کبھی دلچسپی نہیں ظاہر کی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"طویل عرصے سے ملک میں رہ رہ کر میں اب کافی بور ہو چکی ہوں اس لئے میرا دل چاہتا ہے کہ ایکریمیا کی سیر کی جائے لیکن سرکاری خرچے پر، اس لئے ظاہر ہے مشن باہر کا ہونا چاہیئے۔" مورین نے جواب دیا۔

"برا عظم ایشیا کی سیر کے متعلق کیا خیال ہے؟" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورین کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"برا عظم ایشیا۔۔۔۔۔ اوہ ویری گڈ۔ میں آج تک وہاں نہیں گئی۔ کہاں جانا ہے اور ہاں لا سلکی کا دائرہ کار تو صرف اسٹارم تک ہی محدود ہے پھر برا عظم ایشیا کا سفر سرکاری کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔؟" مورین نے کہا۔

"یہ خصوصی مشن ہے اور مشن پاکیشیا میں مکمل کرنا ہے۔" والٹ نے کہا۔

"پاکیشیا میں۔۔۔ اوہ۔ وہ تو انتہائی چھوٹا سا ملک ہے اس سے ظاہر ہے خاصا پسماندہ بھی ہوگا۔ وہاں لاسلکی کو کیا مشن درپیش ہو سکتا ہے۔۔۔؟" مورین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ چھوٹا ملک ضرور ہے مگر اتنا بھی پسماندہ نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔ کبھی پاکیشیا سیکرٹ ہاؤس کے بارے میں سنا ہے تم نے۔۔۔؟" والٹ نے کہا۔

"نہیں، کیوں کیا کوئی خاص اہمیت ہے اس کی۔۔۔؟" مورین نے کہا اور جواب میں والٹ نے اسے پاکیشیا سیکرٹ ہاؤس اور خاص طور پر علی عمران کے بارے میں تفصیل بتائی تو مورین کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے والٹ کی باتوں پر یقین نا آ رہا ہو۔

"تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔؟" مورین نے پوچھا۔

"نہیں، یہ مذاق نہیں ہے ٹھوس حقیقت ہے اور یقین کرو مورین میری طویل عرصے سے شدید خواہش تھی کہ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ ہاؤس کے خلاف کام کروں کیونکہ وہ ہر لحاظ سے میرا مقابلہ کر سکتے ہیں اس طرح ان کو شکست دے کر مجھے دلی اطمینان ہو جائے گا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ویری گڈ۔۔۔ بس تمہاری یہی بہادری قابل داد ہے کہ تم کسی سے مرعوب نہیں ہوتے۔ ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلوں گی اور دیکھوں گی کہ اس عمران اور پاکیشیا سروس میں کتنا دم خم ہے۔۔۔" مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے مشن کے دو حصے ہیں۔ پہلا اور اہم مشن پاکیشیا کی ایک خفیہ لیبارٹری سے ایک اہم پرزہ چرا کر اسٹارم پہنچانا ہے اور اس کے بعد دوسرا مشن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ ہاؤس کا خاتمہ ہے اس لئے پہلے ہم نے انتہائی خاموشی سے اپنا اصل مشن مکمل کرنے ہیں۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ایسے ہی سہی۔۔۔" مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"البتہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے پہلے مشن کے دوران ہی ہمارا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ ہاؤس سے ہو جائے پھر ہمارے دونوں مشن بھی بیک وقت مکمل ہو سکتے ہیں۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆☆☆☆

عمران اس وقت دانش منزل میں موجود تھا۔ سر سلطان نے فائل حاصل کر کے اسے اطلاع دی تھی اور پھر عمران خود جا کر سر عمران سے وہ فائل لے آیا تھا اور فائل کے مطالعے سے انھیں اس لیبارٹری کے محل وقوع، اس کے نقشے اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں پوری تفصیل کا علم ہو چکا تھا اور اس فائل کے مطالعے کے بعد عمران کو کم از کم یہ اطمینان ہو گیا تھا کہ والٹ یا اس کے ساتھی فوری طور پر اس لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس والٹ کے بارے میں اسے کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ ہاؤس مسلسل اسے تلاش کر رہی تھی لیکن اب تک اس بارے میں کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔ عمران نے احتیاطاً صفدر اور تنویر کو ساکی بھجوا دیا تھا تاکہ اگر والٹ کسی طرح وہاں پہنچ جائے تو اسے چیک کیا جاسکے۔

"عمران صاحب جس طرح آپ نے والٹ کے بارے میں مورس سے معلومات حاصل کی ہیں کیا یہ

معلومات اس سے نہیں مل سکتیں کہ والٹ اب کہاں ہے، کیا وہ پاکیشیا پہنچ چکا ہے یا نہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارے سامنے تو بات کی تھی اور مورس نے بتایا تھا کہ اس کا والٹ سے کوئی رابطہ نہیں ہے پھر اس سے کیا پوچھا جاسکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"وہاں کوئی نہ کوئی تو ایسا آدمی ہوگا جس کو اس بارے میں معلومات حاصل ہوں گی اور مورس اس کا انتظام کر سکتا ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے اس کے اکاؤنٹ میں رقم پہنچادی تھی۔۔۔؟" عمران نے ریسپور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔ عمران نے ریسپور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ رابطہ نمبر اور مورس کلب کے نمبر عمران کے ذہن میں محفوظ تھے اس لئے اس ڈائری دیکھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

"مورس کلب۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مورس سے بات کراؤ۔" عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، مورس بول رہا ہوں۔۔۔" چند لمحوں بعد مورس کی آواز سنائی دی۔

"اب تو تمہارے اکاؤنٹ میں رقم پہنچ چکی ہے اب تو تمہاری یادداشت کمزور نہ رہی ہوگی۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، عمران صاحب آپ۔ ظاہر ہے اب یادداشت کی کمزوری کا کیا سوال۔۔۔" مورس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ مجھے ہر قیمت پر والٹ کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا وہ پاکیشیا روانہ ہو چکا ہے یا نہیں۔ اگر تمہارا اس سے براہ راست رابطہ نہیں ہے تو تم کسی اور کے ذریعے سے تو معلومات حاصل کر سکتے ہو۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے، کوشش تو بہر حال کی جاسکتی ہے۔۔۔" مورس نے کہا۔

"پھر میں کتنی دیر بعد فون کروں۔۔۔؟" عمران نے پوچھا۔

"دو گھنٹے بعد۔۔۔" مورس نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے تم ہر کام دو گھنٹوں میں کرتے ہو۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کام تو ظاہر ہے فون پر ہی ہوتا ہے لیکن بعض اوقات کہیں آنا جانا بھی پڑ جاتا ہے اس لئے دو گھنٹوں کا مار جن لینا ضروری ہے۔" مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے میں دو گھنٹوں بعد پھر فون کروں گا۔ اس نمبر پر کروں یا پہلے تم نے جو دوسرا نمبر بتایا تھا اس پر کروں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"دوسرے نمبر پر۔۔۔" مورس نے جواب دیا۔ اور عمران نے او کے کہہ کر ریسپورر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور بلیک زیر و دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ کال کا مطلب تھا کہ جو لیا والٹ کے سلسلے میں ہی کوئی رپورٹ دینا چاہتی ہوگی۔ اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسپورر اٹھالیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں باس۔۔۔" دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیر و دونوں چونک پڑے۔

"یس۔۔۔" عمران نے کسی حیرت کا اظہار کئے بغیر سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہاں کا ایک آدمی ار جن داس کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان سمگلنگ کے دھندے میں ملوث ہے اور اس کا گروپ خاصا مضبوط اور فعال ہے۔ اس ار جن داس کو اسٹارم سے کسی ابرٹ نے کال کر کے کہا ہے کہ اسٹارم سے ایک مرد اور ایک عورت اکیری میک اپ میں کافرستان پہنچ رہے ہیں۔ انھیں اس نے پاکیشیا سمگل کرانا ہے اور اس سلسلے میں کوڈ والٹ نام کا بتایا گیا۔

"کیسے اطلاع ملی تمہیں۔۔۔؟" عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ حالانکہ والٹ کا نام سن کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"ار جن داس نے اس سلسلے میں اپنے جس آدمی کو ہدایات دی ہیں وہ فیصل جان کا دوست ہے اور فیصل جان کی اس سے کسی دوسرے سلسلے میں ملاقات طے تھی لیکن وہ آدمی وقت پر نہ پہنچا تو فیصل جان نے اس سے شکایت کی۔ اس پر اس نے بتایا کہ وہ ار جن داس کے ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں انتظامات میں مصروف تھا۔ وہ آدمیوں کو انتہائی خفیہ اور محفوظ انداز میں پاکیشیا سمگل کرتا ہے اور دونوں غیر ملکی ہیں۔ غیر ملکیوں کے پاکیشیا سمگل ہونے کا سن کر فیصل جان بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے اس آدمی سے مزید پوچھ گچھ کی اور اس پر یہ اطلاع سامنے آگئی اور فیصل جان نے مجھے اطلاع دے دی۔۔۔" ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ لوگ کافرستان پہنچ چکے ہیں۔۔۔؟" عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو ابھی اطلاع ملی ہے۔ آپ حکم دیں تو اس بارے میں مزید معلومات حاصل کروں۔۔۔؟" ناٹران نے پوچھا۔

"ہاں، یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں۔ ان کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرو اور مجھے فوری اطلاع دو اور خاص طور پر یہ معلوم کراؤ کہ ان دونوں کے حلیے اور پاکیشیا میں انھیں کہاں پہنچایا جائے گا۔۔۔؟" عمران نے کہا۔

"یس سر۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ریسپورر رکھ دیا۔

"بعض اوقات ایسے اتفاق ہو جاتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔۔۔" بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں قدرت جب کسی کی مدد کرتی ہے تو پھر ایسے ہی اتفاقات سامنے آجاتے ہیں۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب تو میرا خیال ہے کہ اس مورس سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے بات ہو جائے تاکہ یہ بات کنفرم ہو جائے کہ کیا واقعی یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ والٹ عام سا نام ہے اور اسٹارم میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں والٹ بہر حال ہونگے۔" عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دو گھنٹے گزرنے کے بعد عمران نے مورس سے رابطہ قائم کر لیا۔

"عمران صاحب میں نے معلوم کر لیا ہے۔ والٹ اپنی ساتھی لڑکی مورین کے ساتھ کافرستان جا چکا ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے۔۔۔" مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے، اتنا ہی کافی ہے شکریہ۔۔۔" عمران نے کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ریسپور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں باس۔۔۔" دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس، کیارپورٹ ہے۔۔۔؟" عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"باس انھیں پاکیشیا سمگل کیا جا چکا ہے۔ فیصل جان کا دوست اسے روانہ کرنے کے بعد ہی اس سے ملا تھا۔ اس سے حلے بھی معلوم نہیں ہو سکے کیونکہ اس نے آگے کسی آدمی کے ذمے کام لگایا تھا۔ لانچ کے ذریعے انھیں سمگل کیا گیا ہے اور انھیں پاکیشیا دارالحکومت کے کسی سنسان ساحل پر پہنچایا جانا تھا۔ اس کے بعد وہ کہاں جاتے ہیں یہ کسی کو معلوم نہیں۔۔۔" ناٹران نے جواب دیا۔

"اس لانچ کے بارے میں تفصیلات جس میں انھیں یہاں سمگل کیا گیا ہے اور اس کے کپتان کے بارے میں کچھ معلوم کیا ہے تم نے۔۔۔؟" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔۔۔ مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا۔۔۔" ناٹران نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ لاپرواہی ہے ناٹران اور تم جانتے ہو کہ میں لاپرواہی برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سوری باس آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔" ناٹران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو کام کیا کرو اس کے بارے میں ہر قسم کی معلومات حاصل کیا کرو۔ اب کتنی دیر لگاؤ گے معلومات حاصل کرنے میں۔۔۔" عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"زیادہ نہیں باس، بہت جلد میں کال کروں گا۔۔۔" عمران نے بغیر کچھ کہے ریسپورر رکھ دیا۔

"والٹ کی اس انداز میں آمد بتا رہی ہے کہ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کے بارے میں ہمیں معلومات مل گئیں ہیں۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ خاصا منجھا ہوا اور تیز ایجنٹ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہو۔۔۔"

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔ پھر پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ریسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے، اس لانچ کا نام ریشم ہے اور لانچ کے کپتان کا نام ماسٹر ہے۔ اور یہ ماسٹر دو روز تک پاکیشیا میں رہے گا اس کے بعد وہاں سے مال لے کر واپس آئے گا۔ اس ماسٹر کا پاکیشیا میں ٹھکانہ لائٹ ہاوس ہوٹل ہے۔ وہاں اس کے لئے مستقل کمرہ بک رہتا ہے۔۔۔" ناٹران نے جواب دیا۔

"گڈ، اب تم نے کام کیا ہے۔۔۔" عمران نے اس بار تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ کے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو، عمران علی کالنگ۔ اور۔۔۔ عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹینڈنگ یو باس۔ اور۔۔۔" تھوری دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔ اور۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"گرین ووڈ کلب سے باس۔ اور۔۔۔" دوسری طرف سے ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساحل پر کوئی لائٹ ہاوس ہوٹل دیکھا ہوا ہے تم نے؟ اور۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"یس باس، دیکھا تو ہے لیکن میں کبھی اندر نہیں گیا کیونکہ انتہائی تھرڈ کلاس ہوٹل ہے، اور۔۔۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم وہاں پہنچو، میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ میرے پہنچنے سے پہلے معلوم کرو کہ وہاں ایک آدمی ماسٹر نامی اپنے کمرے میں موجود ہے یا نہیں۔ یہ ماسٹر نامی آدمی سمگلنگ میں ملوث ہے اور اس سلسلے میں ایک ریشم نامی لانچ کا کپتان ہے۔ یہ لانچ کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان سمگلنگ میں استعمال ہوتی ہے اور ماسٹر کے لئے اس ہوٹل میں مستقل طور پر کمرہ بک رہتا ہے۔ اور۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اور۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

☆☆☆☆

والٹ اور مورین پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل کے ڈائینگ روم میں بیٹھے ہوئے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ انھیں یہاں آئے ہوئے چند ہی گھنٹے گزرے تھے۔ کافرستان سے انھیں ایک لانچ کے ذریعے

پاکیشیادارالحکومت کے ایک سنسان ساحل پر اتار دیا تھا۔ گولانچ کے کپتان نے انھیں آفر کی تھی کہ وہ شہر سے کارمنگوا کر انھیں ڈراپ کراسکتا ہے لیکن والٹ نے انکار کر دیا اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے آبادی کی طرف آئے اور اس کے بعد والٹ نے وہیں ساحل پر ایک ہوٹل میں کمرہ بک کرالیا۔ اس کے بعد اس نے نہ صرف اپنا اور مورین کانیا میک اپ کیا بلکہ انھوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے۔ کافرستان سے آتے ہوئے والٹ اپنے ساتھ پہلے سے لباس اور میک اپ وغیرہ کا سامان لے آیا تھا۔ اور پھر خاموشی سے اس ہوٹل سے نکل کر ٹیکسی کے ذریعے شہر پہنچے اور یہاں اس متوسط طبقے کے ہوٹل میں انھوں نے کمرے بک کرائے اور اب وہ ڈائینگ ہال میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ اس نئے میک اپ میں وہ ایگری کی کے بجائے کارمن نژاد لگتے تھے۔ والٹ نے کاغذات دو مختلف قومیتوں کے کے بنوا کر ساتھ رکھ لئے تھے ان میں سے ایک کے لحاظ سے وہ ایگری کی اور دوسرے کے لحاظ سے کارمن نژاد تھے۔ اسٹارم سے کافرستان اور پھر کافرستان سے پاکیشیا کے ساحلی ہوٹل تک وہ ایگری کی میک اپ میں رہے اور اب وہ کارمن نژاد بنے ہوئے تھے۔

"تم بے حد احتیاط سے کام لے رہے ہو گیلارڈ۔۔۔" مورین نے اسے موجودہ کاغذات کے مطابق نام سے پکارتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پیشے میں احتیاط سب سے ضروری چیز ہوتی ہے اور پھر جبکہ مقابلہ برابر کا ہو تو احتیاط تحفظ دیتی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ یہاں کسی کو کسی بھی صورت معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم کون ہیں۔ بہر حال ٹھیک ہے اب آئندہ کا کیا پروگرام ہے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"کمرے میں چل کر بات ہوگی۔۔" والٹ نے کہا اور مورین سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ کھانا کھانے کے بعد انھوں نے شراب پی اور پھر بل ادا کر کے وہ اٹھے اور اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔

"ہاں اب بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔" والٹ نے مورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم جس طرح محتاط ہو اس سے اب مجھے الجھن ہونے لگی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا ہے جیسے تم اندر سے خوف زدہ ہو۔۔" مورین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو والٹ بے اختیار ہنس دیا۔

"تمہاری بات درست ہے میں واقعی اندر سے خوفزدہ ہوں۔۔" والٹ نے کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیوں۔۔؟ پہلے تو تم کبھی خوفزدہ نہیں ہوئے۔۔" مورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو مورین اصل بات یہ ہے کہ ہمارا یہ مشن انتہائی اہم ہے۔ ہم نے اسٹارم کی ترقی کے لئے یہ اہم پرزہ حاصل کرنا ہے اور یہ اہم پرزہ کسی دوکان سے نہیں ملے گا۔ اس کے لئے ہمیں اس لیبارٹری کو تلاش کرنے اور اس میں داخل ہو کر وہاں سے پرزہ حاصل کرنے کے لئے نجانے کیا کیا پڑ بیٹھے پڑیں گے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اس پرزے کے حصول سے پہلے ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی بھی ایجنسی سے ٹکرائیں کیونکہ پھر ہم الجھ جائیں گے اور ہمارا اصل مشن ہم سے اور زیادہ دور ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ساری احتیاطیں اسی مقصد کے لئے

ہیں کیونکہ عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انتہائی باخبر رہتا ہے اور اس ایسی ایسی باتوں کے بارے میں علم ہو جاتا ہے جس کے بارے میں کوئی دوسرا سوچ بھی نہیں سکتا جبکہ پہلے جب لاسکی کے ہنری نے عمران پو قاتلانہ حملہ کیا تو چیف کے تجزیے کے مطابق لاسکی کے کارڈ اور اسٹارم کی مقامی کرنسی کا علم اس عمران کو ہو چکا ہے اور ظاہر ہے اس کے بعد عمران آرام سے تو نہ بیٹھا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اس نے اسٹارم میں اپنے کسی منجر کے ذریعے یہ بھی معلوم کر لیا ہو کہ اس قاتلانہ حملے کے پیچھے اصل مقصد کیا تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو کہ ہمارا اصل مشن کیا ہے اور ہم دونوں اس مشن کے لئے پاکیشیا پہنچ رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے ہماری ذرا سی بے احتیاطی سے ہم ٹریس ہو سکتے ہیں اور ٹریس ہونے کے بعد بہر حال وہ یہ نہیں چاہے گا کہ ہم کاسٹ لیبارٹری کے قریب بھی پہنچ سکیں۔۔۔" والٹ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی تمہاری احتیاط ٹھیک ہے لیکن میرا خیال ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس طرح خوفزدہ چوہوں کی طرح مشن مکمل کریں کیوں نہ کھل کر کام کریں اور ان کا خاتمہ کر کے اطمینان سے مشن مکمل کریں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں عمران کو خود فون کر کے اطلاع دوں۔۔۔" والٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں، میرا ہر گز یہ مطلب نہیں لیکن اس قدر احتیاط بھی مت کرو کہ مجھے الجھن ہونے لگ جائے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"او کے اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔" والٹ نے کہا اور مورین کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اب یہ بتاؤ کہ کیا پروگرام بنایا ہے تم نے مشن کو مکمل کرنے کا۔۔۔" مورین نے کہا۔

"ہم دونوں پہلے حاکمی جائیں گے۔ وہاں اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے پھر اس کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے کر اندر داخل ہونے کے بارے میں سوچنا ہے۔ یہ ساری باتیں ظاہر ہیں یہاں بیٹھ کر معلوم نہیں ہو سکتیں۔ جب یہ تمام معلومات مل جائیں گی تو پھر ہم واپس آئیں گے اور یہاں سے اسی انداز کا اسلحہ حاصل کر کے دوبارہ وہاں جائیں گے اور پھر مشن مکمل کریں گے۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اچھا پروگرام ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم جا کر جائزہ لے لو میں ذرا گھوم پھر لوں پھر جب تم واپس آؤ تو ہم اکٹھے وہاں جا کو مشن مکمل کریں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"کیوں؟ تم وہاں کیوں نہیں جانا چاہتی۔۔۔" والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود ہی تو بتایا تھا کہ وہ ویران پہاڑی علاقہ ہے اور سوائے اس مقام کے جہاں سردیوں میں گرمی اور گرمیوں میں سردی پڑتی ہے اور کوئی چیز دیکھنے کی نہیں ہے۔ جبکہ دارالحکومت خاصی خوبصورت جگہ ہے اور پھر تم نے وہاں جا کر صرف معلومات ہی حاصل کرنی ہیں کام تو نہیں کرنا اس لئے میں کیوں ساتھ بور ہوتی رہوں۔۔۔" مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن مورین اصل بات یہ ہے کہ ہم یہاں سیاحت کے لئے نہیں آئے ایک اہم مشن مکمل کرنے آئے ہیں اور کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا کسی بھی ایجنسی سے ٹکراؤ ہو سکتا ہے اس

لئے یہ درست نہیں ہے کہ تم اور میں علیحدہ رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میری عدم موجودگی میں وہ تم سے ٹکرا جائیں اور مجھے اس کا علم ہی نہ ہو سکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرا ٹکراؤ وہاں اس سے ہو جائے اور میں کسی ایسے چکر میں پڑ جاؤں کہ تمہیں اس کا علم نہ ہو سکے اس لئے اگر تم ساکی نہیں جانا چاہتی تو پھر اس کی یہی صورت ہے کہ تم واپس اسٹارم چلی جاؤ اس طرح مجھے کم از کم تمہاری طرف سے اطمینان تو رہے گا۔۔۔"

والٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے اور تم نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اب میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔۔۔" مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر اٹھو تیاری کرو ہمیں ساکی پہنچنا ہے۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی کے ذریعے ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ چونکہ ساکی جانے کے لئے چھوٹے طیارے پرواز کرتے تھے اور سیاحوں کی کافی تعداد مسلسل دارالحکومت اور ساکی جاتی رہتی تھی اس لئے ہر دو گھنٹے بعد پرواز دارالحکومت سے ساکی جاتی رہتی تھی۔ چنانچہ انھیں فارنر ہونے کی وجہ سے آئندہ پرواز کی ٹکٹیں مل گئیں اور پھر دو گھنٹے بعد وہ طیارے میں بیٹھے ساکی کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ طیارہ ملک ملک کے سیاحوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے والٹ اور مورین دونوں بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی دوسرے سیاحوں کی طرح محکمہ سیاحت کی طرف سے چھپے ہوئے رنگین کتابچے تھے جن میں ساکی اور اس کے ارد گرد کے بارے میں تفصیلات درج تھیں اور وہ دونوں اس کے مطالعے میں مصروف تھے۔

عمران نے ساحل پر پہنچ کر لائٹ ہاؤس ہوٹل کو تلاش کیا۔ یہ ہوٹل ساحل کے آباد علاقے سے قدرے ہٹ کر تھا اور اوسط درجے کا ہوٹل تھا۔ ہوٹل پر موجود سائن بورڈ کافی پرانا نظر آ رہا تھا۔ اس کے آدھے سے زیادہ حروف بھی مٹے ہوئے تھے۔ ہوٹل سڑک پر ہی تھا اور اس کی علیحدہ کوئی پارکنگ نہیں تھی۔ عمران نے کار ایک سائڈ پر کر کے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار کو لاک کیا اور ہوٹل کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ہوٹل کے مین گیٹ سے ٹائیگر نکل کر عمران کی طرف آنے لگا۔

"کیار پورٹ ہے اس ماسٹر کے بارے میں۔۔۔۔" عمران نے دعا سلام کے بعد کہا۔

"باس میں نے معلوم کر لیا ہے وہ ہال میں ایک مقامی لڑکی کے ساتھ بیٹھا شراب پی رہا ہے۔۔۔" ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔۔۔" عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ ہوٹل کا ہال خاصا بڑا تھا لیکن اس میں موجود افراد انتہائی گھٹیا طبقے سے تعلق رکھتے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو پہلوان نما مرد سروس میں مصروف تھے۔

"وہ آخری قطار کی تیسری میز پر ماسٹر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔" ٹائیگر نے کہا تو عمران نے دیکھا کی اس میز پر ایک لڑکی کے ساتھ پختہ عمر کا آدمی موجود تھا جس کا جسم خاصا جاندار اور ورزشی تھا۔ اس کا انداز ہی بتا رہا تھا کہ وہ طویل سمندری تجربہ رکھنے والا شخص ہے۔ چہرے پر سختی اور سفاکی کا تاثر بھی گہرا تھا۔

"اوہ۔۔۔" عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس میز کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

"لڑکی تم جاؤ ہم نے ماسٹر سے کاروباری بات کرنی ہے۔۔۔" عمران نے میز کے قریب پہنچ کر انتہائی سرد لہجے میں اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا جو چونک کر عمران اور ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب کون ہو تم۔۔۔" ماسٹر نے چونک کر کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے تمہیں۔۔۔ جاؤ ورنہ۔۔۔" عمران نے ایک بار پھر لڑکی سے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی کہ لٹکی بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھی اور پھر تیزی سے ایک سائیڈ پر بڑھتی چلی گئی۔ ماسٹر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم اور یہ کیا حرکت ہے۔۔۔" ماسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ ماسٹر۔ ہم نے تم سے چند ایسی باتیں کرنی ہیں جو اس لڑکی تک نہیں پہنچنی چاہئیں تمہیں۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر وہ اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تو ماسٹر ہونٹ بھینچے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کی نظروں میں اب بھی ان کے لئے تندی موجود تھی۔

"کیا باتیں کرنی ہیں؟ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم ہو کون۔۔۔" ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کیا تم دس لاکھ روپے نقد کمانا چاہتے ہو۔۔۔" عمران نے کہا تو ماسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"دس لاکھ۔۔۔؟ کیا مطلب۔۔۔ وہ کس طرح۔۔۔؟" ماسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہاری لانچریشم کو ہم صرف چند گھنٹوں کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں اور یہ استعمال بھی ہم خود نہیں کریں گے بلکہ تم کرو گے لیکن اس کا معاوضہ تمہیں دس لاکھ مل سکتا ہے اور کسی کو اس کا علم بھی نہیں ہو گا۔ بولو کیا تم تیار ہو۔۔۔" عمران نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ میری لانچ ہے جس کا نام ریشم ہے۔۔۔" ماسٹر کا ذہن ابھی تک الجھا ہوا تھا۔

"کیوں احمقانہ باتیں کر رہے ہو۔ اس فیلڈ میں کام کرنے والوں کو کس بات کا علم نہیں ہے۔ یہاں اور بھی بے شمار لوگ ہیں جو صرف ایک لاکھ روپے میں یہ کام کر سکتے ہیں لیکن تمہاری لانچ ہمارے کام کے لئے زیادہ موزوں ہے اور پھر تمہاری لانچ کا تعلق بہر حال پاکیشیا سے نہیں کافرستان سے ہے اس لئے ہم نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔۔۔" عمران نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ماسٹر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کرو پھر تم سے بات ہو سکتی ہے۔۔۔" ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق ایک مقامی تنظیم سے ہے اور سنو ہم نے تمہاری لانچ کو یہاں سے قریب بین الاقوامی سمندر میں واقع ایک چھوٹے سے جزیرے تک بھجوانا ہے۔ وہاں سے ایک خاص پیکٹ تم نے لانا ہے جو چھوٹا سا پیکٹ ہے

زیادہ بڑا نہیں ہے۔ اس سارے کام میں صرف چھ گھنٹے لگیں گے اور تم اکیلے یہ کام کر سکتے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ اس پیکٹ میں چند اہم دستاویزات ہیں اور بس لیکن یہ دستاویزات ہمارے لئے اس قدر اہم ہیں کہ ہم اسے خاموشی سے اور محفوظ طریقے سے لے آنے پر دس لاکھ روپے نقد دے سکتے ہیں جن میں سے پانچ لاکھ پہلے اور پانچ لاکھ پیکٹ لے آنے پر ملیں گے۔ بولو تیار ہو یا نہیں۔ دو ٹوک الفاظ میں جواب دو کیونکہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے اس کام کے لئے میرا اور میری لائینج کا انتخاب کیوں کیا ہے۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ تمہاری لائینج ہمارے نزدیک اس کام کے لئے موزوں ہے۔ وجہ بھی بتادی ہے اور آخری بات یہ ہے کہ تم نے واپس کافرستان چلے جانا ہے اس لئے ہماری مخالف تنظیم جس سے ہم اس پیکٹ کو چھپانا چاہتے ہیں وہ تمہیں کسی صورت بھی واپس نہ کر سکے گی۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا تم مجھے کوئی ضمانت دے سکتے ہو کہ تمہارا تعلق کسی تنظیم سے نہیں ہے۔۔۔" ماسٹر نے نیم رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن اس کے لئے تمہیں اپنے کمرے میں چلنا ہو گا۔ میں تمہاری بات فون پر ایسے آدمی سے کرادوں گا جس سے تمہاری تمام الجھن دور ہو جائے گی اور یہ رقم بھی تمہیں وہیں کمرے میں دے دی جائے گی۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔۔۔" ماسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر بغیر بل ادا کئے ایک سائیڈ پر بنی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ اس کا کمرہ یہاں مستقل طور پر بک رہتا تھا اس لئے ظاہر ہے اسے سب جانتے تھے اور بل بھی اکٹھا ادا کر دیا جاتا ہو گا۔ پہلی منزل پر کمرہ نمبر چھ کے دروازے پر پہنچ کر ماسٹر نے اس کا تالا کھولا اور دروازے کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہو گئے۔ کمرہ اوسط درجے کا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ کس کی ضمانت دو گے۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"ضمانت دینے سے پہلے مزید چند باتیں ہو جائیں تو زیادہ ٹھیک ہے۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر اس کے بدلے ہوئے لہجے پر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی باتیں۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"سنو ماسٹر تم نے ایک اکیڑی مرد اور ایک عورت کو اپنی لائینج میں کافرستان سے پاکیشیا سمگل کیا ہے۔ ان کے بارے میں ہمیں معلومات چاہئیں اور یہی ہمارا کام ہے۔ تمہارے سامنے دو صورتیں رکھ رہا ہوں ایک تو یہ کہ درست معلومات دے کر دس ہزار روپے خاموشی سے وصول کر لو اور کسی کو پتہ بھی نہیں چل سکے گا۔

دوسری صورت میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ کر بھی ہم معلومات حاصل کر لیں گے اور تمہاری لاش یہاں کمرے میں پڑی سڑتی رہے گی۔ بولو کون سی صورت منظور ہے تمہیں۔۔۔" عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"لیکن تم نے پہلے تو کچھ اور کہا تھا۔ وہ۔۔۔" ماسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ وہاں ہال میں تمہاری لانچ پر کام کرنے والے تمہارے ساتھی بھی موجود ہیں اور جو کچھ ہم نے معلوم کرنا ہے وہ وہاں ہال میں معلوم نہیں کیا جاسکتا اور تمہیں زبردستی وہاں سے کمرے میں نہ لایا جاسکتا تھا۔ اس طرح تمہارے ساتھی مداخلت کرتے اور اگر تمہیں ہال سے اغوا کر کے کہیں اور لے جایا جاتا تو اس سے ہمارا وقت ضائع ہوتا اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ میں نے اس لئے بتا دیا ہے کہ تمہارے ذہن سے ساری الجھنیں ختم ہو جائیں۔ ہمیں صرف معمولی سی معلومات چاہئیں اور اس کا علم کسی کو بھی نہ ہو سکے گا اس لئے اب آخری فیصلے کا اعلان کر دو۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے محسوس کر لیا ہے کہ تم میری توقع سے زیادہ تیز اور شاطر لوگ ہو اور جس انداز میں تم نے یہ سب کاروائی کی ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے اور مجھے خواہ مخواہ لڑنے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے اس لئے بس تم رقم میں معقول اضافہ کر دو تو میں تمہیں معلومات مہیا کر دوں گا۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے بیس ہزار مل جائیں گے اور بس یہ آخری بات ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"اوکے نکالو۔۔۔" ماسٹر نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ہزار ہزار روپے والے نوٹوں کی گڈی نکال کر ان میں سے بیس نوٹ علیحدہ کئے اور انہیں میز پر رکھ دیا۔

"نہیں۔۔۔ ابھی تم انہیں نہیں اٹھاؤ گے۔ یہ اس صورت میں تمہیں مل سکتے ہیں کہ تم معلومات مہیا کرنے کے بعد انہیں کنفرم بھی کرادو۔۔۔" عمران نے اس کے نوٹوں کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کورکتے ہوئے کہا۔ باقی نوٹ اس نے سائیڈ جیب میں ڈال لئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔۔" ماسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے حلیے اور قد و قامت کے بارے میں پوری تفصیل بتادو اور ساتھ ہی انھوں نے جو لباس پہنے ہوئے تھے اس کی تفصیل بھی چاہئے۔۔۔" عمران نے کہا تو ماسٹر نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ حلیہ تو ظاہر ہے موریس کے بتائے ہوئے حلیے سے مختلف ہی ہونا تھا لیکن قد و قامت کے بارے میں جو کچھ ماسٹر نے بتایا تھا اس سے عمران کو کنفرم ہو گیا کہ یہی والٹ ہے۔

"ٹھیک ہے اب یہ بتادو کہ وہ یہاں پاکیشیا میں کہاں گئے ہیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے انہیں سنسان ساحل پر اتارا تھا البتہ میں نے انہیں آفر کی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو میں کارشہر سے منگوا کر انہیں کار میں بھجوا سکتا ہوں لیکن انھوں نے قبول نہ کیا اور پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔۔۔" ماسٹر نے جواب دیا اور عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے۔

"راستے میں انھوں نے کوئی بات کی تھی۔ کوئی اشارہ، کوئی لپ۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سارے راستے اسی طرح خاموش رہے تھے جیسے گونگے ہوں۔۔۔" ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس وقت یہاں پہنچے تھے۔۔۔" عمران نے کہا تو ماسٹر نے اسے اس کے بارے میں تفصیل بتادی۔

"اوکے چونکہ تم نے آدھی معلومات دی ہیں اس لئے آدھی رقم ملے گی۔۔۔" عمران نے کہا اور سامنے رکھے نوٹوں سے اس نے دس نوٹ میز پر رکھے اور باقی نوٹ میز پر ڈال کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی جانب مڑ گیا اور ماسٹر جو شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا ویسے ہی منہ کھولے رہ گیا۔

"تم عقلمند آدمی ہو ماسٹر تم نے اپنی جان بھی بچالی اور رقم بھی حاصل کر لی۔۔۔" ٹائیگر نے اس سے کہا اور وہ پھر عمران کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹائیگر میں واپس شہر جا رہا ہوں۔ تم نے اب یہاں ٹیکسی اسٹینڈ سے معلوم کرنا ہے کہ وہ کس ٹیکسی پر گئے ہیں اور کہاں گئے ہیں اور پھر انھیں اہاں چیک کر کے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینی ہے اور ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انھوں نے یہاں پہنچتے ہی دوبارہ حلیے بدل لئے ہوں اس لئے قدامت اور لاس کی تفصیلات ہٹا کر معلومات حاصل کرو۔۔۔" عمران نے ہوٹل سے باہر آنے کے بعد ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس۔ میں معلوم کر لوں گا۔۔۔" ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے شہر کی طرف واپس بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں کیونکہ والٹ کو یہاں پہنچے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اب جب تک اس کے بارے میں کوئی حتمی معلومات نہ

ملتیں اسے تلاش کرنا خاصا مشکل ثابت ہو سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ عمران نے سلام دعا کے بعد بیٹھتے ہی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو، علی عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صفدر بول رہا ہوں۔ اوور۔۔۔" چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر اسٹارم ایجنٹ والٹ پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچ چکا ہے لیکن ابھی وہ ٹریس نہیں ہو رہا۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں زیادتی دیر کے بغیر سا کی پہنچ جائے۔ اس کے ساتھ ایک عورت بھی ہے۔ والٹ کے قدامت کے بارے میں تمہیں معلوم ہے اس کے علاوہ تربیت یافتہ افراد کے خاص انداز سے بھی تم اسے پہچان سکتے ہو۔ اس عورت کے بارے میں تفصیل میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔۔۔" عمران نے کہا پھر اس عورت کے قدامت کے بارے میں جو کچھ ماسٹر نے بتایا تھا وہ بتا کر عمران نے اوور کہہ دیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب لیکن کیا باقاعدہ مشن کا آغاز ہو چکا ہے کہ آپ نے کال کیا ہے۔ اوور۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"والٹ کے پاکیشیا پہنچ جانے کے باوجود بھی تم پوچھ رہے ہو۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"میں صرف اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ میں نے اب رپورٹ جو لیا کو دینی ہے یا براہ راست آپ کو۔ اور۔۔۔"

صفر نے کہا۔

"جب تک یہ والٹ ٹریس نہیں ہو جاتا اس وقت تک تم نے رپورٹ جو لیا کو ہی دینی ہے۔ مشن کا باقاعدہ آغاز بہر حال اس کے ٹریس ہونے کے بعد ہی ہو گا۔ اور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا یہ کنفرم ہو چکا ہے کہ والٹ یہاں پہنچ چکا ہے۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ماسٹر سے ملنے اور پھر اس سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتایا۔

"لیکن عمران صاحب کیا اس قدر خفیہ لیبارٹری کو وہ آسانی سے ٹریس کر لے گا اور اس لیبارٹری میں گھس کر واردات بھی کر لے گا۔ مجھے تو اس بات پر یقین ہی نہیں آرہا۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر والٹ کو یہاں بھیجا گیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ لیبارٹری کے بارے میں انھیں کچھ نہ کچھ معلوم ہو چکا ہو گا۔ والٹ جیسے ایجنٹ صرف معلومات حاصل کرنے کے لئے نہیں بھیجے جاتے مشن کی تکمیل کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ معلومات حاصل کرنے کے اور بہت سے طریقے ہوتے ہیں لیکن فی الحال اس بارے میں کوئی حتمی بات نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر یہ معلوم ہو گیا کہ والٹ سا کی پہنچ گیا ہے تو پھر یہ بات حتمی ہو جائے گی کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"ہو سکتا ہے کہ ٹائیگر کی کال آجائے اس لئے میں ٹرانسمیٹر پر اپنی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دوں۔۔۔" عمران نے اچانک چونک کر کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اور۔۔۔" ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹینڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور۔۔۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے ان دونوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ انہوں نے پہلے ساحل کے ایک ہوٹل میں ایکریمین میک اپ میں کمرہ بک کرایا۔ اس کے بعد انھوں نے نہ صرف یہاں نئے میک اپ کر لئے بلکہ لباس بھی تبدیل کر لئے اور خاموشی سے نکل گئے۔ البتہ چونکہ ان کے پاس بیگ وہی تھا جو پہلے ان کے ساتھ تھا۔ ایک ویٹر نے انھیں کمرے کی راہداری میں جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ پہچان نہ سکا لیکن میرے پوچھنے پر اسے یاد آگیا اور پھر میں نے اس سے ان دونوں کے نئے حلیے اور لباس کی تفصیل معلوم کر لی۔ پھر ایک ٹیکسی والے نے بتایا کہ اس نے ان دونوں حلیوں کے جوڑے کو یہاں سے پک کر کے شہر کے لارڈ ہوٹل میں ڈراپ کیا ہے۔ لارڈ ہوٹل سے معلومات ملی ہیں کہ انھوں نے یہاں گیلارڈ اور مسز گیلارڈ کے نام سے کمرے بک کرائے ہیں۔ انھوں نے یہاں ڈائینگ ہال میں کھانا کھایا پھر کمرے میں گئے۔ اس کے بعد وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ میں نے کمرے کی تلاشی لی ہے وہاں کوئی سامان وغیرہ موجود نہیں ہے۔ ہوٹل کے باہر ایک مستقل سروس کرنے والے ایک رپورٹر سے پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ دونوں یہاں سے ایئر پورٹ گئے ہیں

اور پھر ایئر پورٹ سے معلوم ہوا کہ وہ دونوں ساکی جا چکے ہیں۔ اور۔۔۔ "ٹائیگر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کب گئے ہیں اور ان کے نئے حلیوں کی تفصیل بتاؤ۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا تو ٹائیگر نے وقت اور نئے حلیوں کی تفصیل بتادی۔

"ٹھیک ہے اب تم میری طرف سے فارغ ہو۔ اور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر صفدر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے صفدر سے رابطہ ہونے پر اسے ٹائیگر کے بتائے ہوئے حلیوں کی تفصیل بتائی اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر دانش منزل کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ان کے اس طرح ساکی پہنچنے سے تو واقعی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں لیبارٹری کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اب مجھے ساکی جانا ہو گا کیونکہ اب اصل کھیل شروع ہونے والا ہے۔۔۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اکیلے جائیں گے۔۔۔" بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیونکہ وہاں صفدر اور تنویر موجود ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو باقی ٹیم کو بھی کال کر لوں گا۔ تم جو لیا اور کیپٹن شکیل کو کہہ دو کہ وہ بہر حال تیار رہیں۔۔۔" عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

والٹ اور مورین رین بولکلب میں داخل ہوئے تو یہاں کا ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا البتہ کہیں کہیں چند بوڑھے سیاح بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال البتہ انتہائی نفاست سے سجا ہوا تھا لیکن ہال کی ویرانی بتا رہی تھی کہ یہاں سیاہوں کی دلچسپی کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک طرف ایک کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان اطمینان سے سٹول پر فارغ بیٹھا ہوا تھا۔

"ایس سر۔۔۔" نوجوان نے ان دونوں کے کاؤنٹر کے قریب پہنچنے پر کھڑے ہو کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کلب کے مالک الفریڈ سے ملنا ہے مجھے ایک آدمی والٹ نے ان کی ٹپ دی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بات کرتا ہوں جناب۔۔۔" نوجوان نے کہا اور سامنے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کارسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے جمی بال رہا ہوں۔ ایک مرد اور ایک عورت آئے ہیں وہ بگ باس سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انھیں کسی والٹ نے ٹپ دی ہے۔۔۔" نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور ریسپورر کھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ویٹر کو اشارے سے بلایا۔

"جی صاحب۔۔۔" ویٹر نے قریب آ کر کہا۔

"ان کو بگ باس کے سپیشل آفس تک پہنچا دو۔۔۔" جمی نے کہا۔

"آئیے جناب۔۔۔" ویٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی راہداری کی طرف مڑ گیا۔

"یہ کلب میں ویرانی کیوں چھائی ہوئی ہے۔۔۔؟" والٹ رہ نہ سکا تو اس نے ویٹر سے پوچھا۔

"بس جناب گاہکوں کا موڈ ہے۔ کبھی تو یہاں اس قدر رش ہوتا ہے کہ تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں بچتی اور کبھی یہاں الو بولتے ہیں۔۔۔" ویٹر نے جواب دیا اور والٹ نے اثبات میں سر ہلادیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ اس ویٹر نے دروازے پر دستک دی اور پھر دروازے کو دبا کر کھول دیا۔ یہ ایک کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف لے جایئے۔۔۔" ویٹر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو والٹ اور اس کے پیچھے مورین اندر داخل ہو گئے۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ایک غیر ملکی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو انھیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا آپ کا نام الفریڈ ہے۔۔۔" والٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں میں تو اسسٹنٹ مینجر ہوں۔ آئیے میرے ساتھ۔۔۔" اس نوجوان نے کہا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر عقبی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھول دیا اس کے بعد راہداری نظر آرہی تھی۔

"آگے راہداری کے اختتام پر بگ باس کا کمرہ ہے۔ اسسٹنٹ مینجر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور والٹ سر ہلاتا ہوا دروازہ کر اس کر کے آگے بڑھ گیا۔ مورین اس کے پیچھے تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ راہداری کے اختتام پر موجود ایک بند دروازے پر پہنچ گئے۔ والٹ نے دروازہ دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور والٹ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا آفس تھا جس میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیٹ عمر اکیڑی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا۔

"خوش آمدید جناب۔ آئیے میرا نام الفریڈ ہے۔ آپ کے بارے میں مجھے ایکریمین سنڈیکیٹ کے چیف سے ہدایات مل چکی ہیں۔ میں آپ سے ہر قسم کا تعاون کروں گا۔۔۔" اس ادھیڑ عمر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ پھر مصافحے اور رسمی باتوں کے بعد والٹ اور مورین میز کی دوسری طرف بیٹھ گئے تو الفریڈ نے میز کی دراز سے انتہائی قیمتی شراب کی ایک بوتل نکالی اور ساتھ ہی تین گلاس نکالے اور پھر اس نے خود ہی بوتل کھول کر گلاسوں میں شراب ڈالی۔

"بیجئے۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"شکریہ۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اور مورین نے ایک ایک گلاس اٹھا لیا۔

"ہاں اب بتائیے کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔" الفریڈ نے شراب کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے کیا تم اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکتے ہو۔۔۔" والٹ نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ہاں یہاں صرف میں ہی تمہارا یہ کام کر سکتا ہوں اور شاید کوئی دوسرا ایسا نہ کر سکے۔۔۔" الفریڈ نے کہا تو والٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور الفریڈ نے چونک کر ریسپور اٹھالیا۔

"یس۔۔۔" الفریڈ کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"جناب کاؤنٹر سے جمی نے اطلاع دی ہے کہ دو مقامی آدمی آپ کے مہمانوں کے بارے میں پوچھنے آئے تھے۔ انھوں نے حلیے اور لباس کی تفصیل بتائی ہے اور ان کا کہنا تھا کہ ان کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے لیکن جمی نے صاف انکار کر دیا جس کے بعد وہ چلے گئے۔ جمی نے مجھے اس لئے بتایا ہے کہ میں آپ تک یہ بات پہنچا دوں۔۔۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جیری سے کہہ کر ان کی نگرانی کرو۔ انتہائی احتیاط سے۔ مزید ہدایات میں پھر دوں گا۔۔۔" الفریڈ نے کہا اور ریسپورر کھ دیا۔

"آپ دونوں کو سپیشل پولیس تلاش کر رہی ہے۔۔۔" الفریڈ نے کہا تو والٹ اور مورین دونوں ہی اس کی یہ بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہمیں؟ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔" والٹ نے کہا تو الفریڈ نے اپنے اسسٹنٹ مینجر سے ملنے والی رپورٹ دہرا دی۔

"اوہ تو آپ ان دونوں کی نگرانی کی بات کر رہے تھے۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ بہر حال ہم ان سے نمٹ لیں گے فی الحال تو ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں بتائیں۔۔۔" والٹ نے کہا تو الفریڈ نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر اس نے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ والٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ اس قدر تفصیل کا آپ کو کیسے علم ہو گیا ہے جبکہ اس لیبارٹری کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔۔۔" والٹ نے کہا تو الفریڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ساکی میں صرف میں ہی اس بارے میں آپ کو بتا سکتا ہوں اور وہ اس لئے کہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والا ایک سائنس دان جس کا نام ہاشم ہے انتہائی رنگین مزاج آدمی ہے۔ وہ یہاں کے ایک مقامی سردار کا قریبی رشتہ دار بھی ہے اور اس سردار سے میرے انتہائی قریبی تعلقات ہیں کیونکہ اس

سردار کو شراب اور دیگر عیاشی کا سامان ہمارا کلب ہی سپلائی کرتا ہے۔ اس ڈاکٹر ہاشم نے سردار سے بات کی تو سردار اسے میرے پاس لے آیا۔ میں نے اسے اس کی خواہش کے مطابق ماحول اور سامان سپلائی کر دیا وہ یہاں ایک رات رہ کر واپس چلا گیا۔ پھر وہ ہر ماہ یہاں آنے لگا۔ ایک دو راتیں رہ کر چلا جاتا۔ میرے اس سے تعلقات ہو گئے۔ مجھے اس کے بارے میں خاصا تجسس تھا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو سائنس دان بتایا تھا لیکن یہاں کسی سائنس دان کی اس طرح موجودگی پر مجھے حیرت تھی۔ اس سردار سے بھی میں نے پوچھا تھا لیکن اسے خود کچھ معلوم نہ تھا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم لوگوں میں تجسس کا مادہ عام افراد سے کہیں زیادہ ہی ہوتا ہے اس لئے ایک روز میں نے اسے ایک خصوصی شراب پلائی۔ اس شراب نوشی کے بعد جب میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو میری توقع کے مطابق جواب ملا۔ اس نے بتایا کہ یہاں حکومت کی انتہائی خفیہ میزائل بنانے والی لیبارٹری ہے اور وہ اس لیبارٹری میں کام کرتا ہے البتہ اس کا سیکشن علیحدہ ہے اور اسے ہر ماہ ضروری سائنسی سامان کے حصول کے لئے دارالحکومت جانا پڑتا ہے کیونکہ یہ سامان اس کے علاوہ اور کوئی نہیں لاسکتا۔ درمیان میں ایک رات وہ یہاں گزارتا ہے کیونکہ اس سامان کی وجہ سے وہ دارالحکومت میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اس طرح مجھے اس کے بارے میں تفصیل کا علم ہوا۔ مدہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد جب میں نے اسے بتایا کہ اس نے یہ کچھ بتایا ہے تو وہ بے حد پریشان ہو گیا لیکن میں نے اسے تسلی دی کہ اس کا راز میرا راز ہے تو وہ نہ صرف مطمئن ہو گیا بلکہ اور بھی میرے قریب آ گیا۔ اس طرح وقت گزرتا رہا پھر ایک بار اس کا یہاں فون آیا تو اس نے بتایا کہ وہ ایک اہم ترین کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے لیبارٹری سے باہر نہیں آسکتا اور جو شراب وہ خفیہ طور پر اپنے ساتھ لے جاتا ہے وہ ختم ہو گئی ہے اس لئے میں کسی طرح اسے لیبارٹری میں

شراب سپلائی کردوں لیکن ساتھ ہی اس نے شرط لگادی کہ یہ کام میں خود کروں۔ چونکہ اس سردار سے تعلقات قائم رکھنا میری مجبوری تھی اور مجھے خطرہ تھا کہ اگر ڈاکٹر ہاشم نے سردار سے شکایت کر دی تو سردار مجھ سے ناراض ہو جائے گا اور پھر میرا یہاں رہنا ہی مشکل ہو جائے گا کیونکہ یہاں کے مقامی قبائلی سردار ان ان معاملات میں بے حد حساس ہوتے ہیں وہ معمولی سی بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ ان کے پاس قبائلیوں کا پورا لشکر ہوتا ہے اور یہ قبائلی شراب اور اس قسم کی چیزوں سے سخت نفرت کرتے ہیں اس لئے اگر سردار نے ان قبائلیوں کو اشارہ بھی کر دیا تو وہ لوگ مجھ سمیت میرے پورے کلب کو میزائلوں سے اڑا کر رکھ دیں گے اور میں ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکوں گا اس لئے میں مجبور ہو گیا اور ہامی بھر لی۔ ڈاکٹر ہاشم نے مجھ لیبارٹری کے ایک خفیہ راستے کے بارے میں بتا دیا۔ میں شراب سمیت خاموشی سے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں ڈاکٹر ہاشم نے مجھ سے شراب لے لی اور میں واپس آ گیا۔۔۔ "الفریڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ راستہ باہر سے بھی کھل سکتا ہے۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"نہیں اسے اندر سے ہی کھولا جاسکتا ہے۔ کیوں۔۔۔؟" الفریڈ نے چونک کر پوچھا۔

"میرا اصل مقصد اس لیبارٹری میں داخل ہو کر ایک پراڈکٹ حاصل کرنا ہے اور یہ کام اگر انتہائی خاموشی سے ہو سکے تو بہتر ہے۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"لیکن باہر سے تو اس راستے کے کھولنے کا کوئی طریقہ مجھے معلوم نہیں ہے۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"کیا کسی طرح اس ڈاکٹر ہاشم سے رابطہ ہو سکتا ہے۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"نہیں وہاں فون یا ٹراسمیٹر پر کال نہیں ہو سکتی البتہ وہاں سے آسکتی ہے۔ ڈاکٹر ہاشم کے آنے میں ابھی دو

ہفتے باقی ہیں اس سے پہلے تو اس سے کسی بھی طرح رابطہ نہیں ہو سکتا۔۔۔" الفرید نے جواب دیا۔

"اس مقام کے بارے میں تفصیل بتادو جہاں سے خفیہ راستہ نکلتا ہے اور اس راستے کے بارے میں تفصیل

بھی مجھے چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی اس ڈاکٹر ہاشم کا قد و قامت وغیرہ۔۔۔" والٹ نے کہا تو الفرید نے اسے پوری تفصیل بتادی۔

"اوکے اب ہم خود ہی کوشش کر لیں گے لیکن کیا آپ ہمارے لئے میک اپ کا سامان اور نئے لباس مہیا کر سکتے ہیں۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیوں۔۔۔؟" الفرید نے چونک کر پوچھا۔

"ہم نے اس سپیشل پولیس سے بچ کر کام کرنا ہے اور پھر جو علاقہ آپ نے بتایا ہے وہاں سیاح بھی نہیں جاتے اس لئے ہمیں مقامی بن کر وہاں پہنچنا ہوگا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"لیکن کیا آپ مقامی زبان بول لیتے ہیں۔۔۔؟" الفرید نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں۔۔۔؟" والٹ نے پوچھا۔

"اس لئے کہ وہاں تک آپ بغیر کسی مقامی آدمی کی مدد کے پہنچ ہی نہیں سکتے۔ یہ جگہ انتہائی ویران پہاڑی

علاقے میں ہے اور وہاں نہ سڑک ہے اور نہ ہی جانے کا کوئی راستہ۔۔۔" الفرید نے جواب دیا۔

"تو پھر وہاں خفیہ راستہ کیوں بنایا گیا ہے۔۔۔؟" والٹ نے پوچھا۔

"یہی بات میں نے ڈاکٹر ہاشم سے پوچھی تھی۔ اس نے بتایا کہ لیبارٹری کو خفیہ رکھنا مقصود تھا اس لئے پہلے

پہل یہی راستہ بنایا گیا تھا۔ یہاں سے لیبر اور مشینری خفیہ طور پر لیبارٹری پہنچائی گئی تھی۔ بعد میں یہ راستہ بند

کر دیا گیا تھا لیکن ڈاکٹر ہاشم نے صرف میرے لئے اسے کھولا تھا ورنہ یہ راستہ مستقل طور پر بند رہتا ہے۔۔۔" الفرید نے جواب دیا۔

"کیا آپ کوئی ایسا آدمی ہمارے ساتھ بھجوا سکتے ہیں جو ہمیں خاموشی سے وہاں پہنچا دے۔۔۔؟" والٹ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں لیکن آپ کب جائیں گے۔۔۔" الفرید نے پوچھا۔

"ابھی اور اسی وقت۔ ان حالات میں میں وقت ضائع کرنے کا رسک نہیں لے سکتا اور ہمیں کچھ مخصوص اسلحہ بھی چاہیئے ہوگا اس کی لسٹ میں آپ کو دے دیتا ہوں۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ سارا بندوبست ابھی ہو جاتا ہے۔" الفرید نے کہا اور انٹرکام کارسیسیور اٹھالیا۔

☆☆☆☆

"ہماری نگرانی ہو رہی ہے تنویر۔۔۔" اچانک تنویر کے ساتھ چلتے صفدر نے کہا۔۔ وہ کلبوں اور ہوٹلوں میں والٹ اور اس کی ساتھ عورت کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے پھر رہے تھے اور اس وقت وہ ایک ہوٹل سے باہر نکل کر سڑک پر آگے بڑھ رہے تھے کہ صفدر نے کہا۔

"ہاں مجھے بھی اس ہوٹل میں جانے سے پہلے شک پڑا تھا لیکن کنفرم نہ تھا یہ شاید رین بوکلب کے بعد نظر آنے لگا ہے۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"ہاں یہ رین بوکلب کے بعد پیچھے لگا ہے۔ ایک ہی آدمی ہے۔ غنڈہ سالگ رہا ہے۔ ہمارے پیچھے کچھ فاصلے پر آ رہا ہے۔ اس نے چمڑے کی جیکٹ اور جینز کی پتلون پہنی ہوئی ہے۔ ہے غیر ملکی۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب اسے پہلے گھیرنا ہوگا۔ نگرانی کا مطلب ہے کہ ہم صحیح جگہ پہنچ رہے تھے جس پر وہ لوگ چونک پڑے۔ انہوں نے یقیناً یہاں کسی غیر ملکی گروپ کا تعاون حاصل کر رکھا ہوگا۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"ہاں آؤادھر گلی میں۔۔۔" صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دائیں ہاتھ پر موجود گلی میں مڑ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے تھا۔ تنگ سی گلی تھی جو عمارتوں کے عقب میں گزرتی ہوئی آگے جا کر کسی اور گلی میں مل جاتی تھی اور یہاں کوڑے کے دو بڑے بڑے ڈرم بھی موجود تھے۔ وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے ان ڈرموں کی اوٹ میں ہو گئے۔ اسی لمحے صفدر نے اس آدمی کو تیزی سے گلی میں مڑتے ہوئے دیکھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ ڈرموں

کے قریب آیا تنویر یکنخت ڈرم کی اوٹ سے نکل کر اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ اس کے بازوؤں میں جکڑا ڈرم کی اوٹ میں پہنچ چکا تھا۔ تنویر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"تم اسے جکڑے رکھو میں دیکھتا ہوں یہاں قریب ہی کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں اس سے پوچھ گچھ ہو سکے کیونکہ گلی میں تو کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ وہ آدمی مسلسل جدوجہد کر رہا تھا لیکن تنویر نے اسے اس انداز میں جکڑا ہوا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کسی بھی صورت نہ چھڑا پا رہا تھا۔ صفدر ڈرم کی اوٹ سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آگیا۔

"یہاں قریب ہی ایک سٹور نماکمرہ ہے اور اس کا دروازہ بھی ٹوٹا ہوا ہے۔ اسے لے آؤ جلدی کرو۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر اسے اسی طرح جکڑے ہوئے ڈرم کی اوٹ سے نکلا اور پھر اسے اسی انداز میں تیزی سے دھکیلتا اور گھسیٹتا ہوا صفدر کے پیچھے چل پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ اس سٹور نماکمرے میں پہنچ چکے تھے۔ تنویر چاہتا تو اسے چھوڑ سکتا تھا لیکن وہ اس کے منہ سے ہاتھ نہ ہٹانا چاہتا تھا کیونکہ ڈرم والی جگہ سڑک کے بالکل قریب تھی اور وہاں لوگ آ جا رہے تھے اس لئے اگر اس کے منہ سے چیخ نکل جاتی تو لا محالہ سڑک پر سنائی دے سکتی تھی اس طرح لوگ معاملے کی نوعیت معلوم کرنے کے لئے گلی کے اندر بھی آسکتے تھے۔

"تم باہر ٹھہرو صفدر میں اس سے پوچھتا ہوں۔۔۔" تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے آگے دھکیل دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پھر وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور اس آدمی کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی لیکن اب

تنویر کو اطمینان تھا کہ یہاں سے اس کی آواز سڑک تک نہیں پہنچ سکتی اس لئے اس نے ایک اور لات جمادی اور پھر تو جیسے اس کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح چل پڑیں اور چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تو تنویر نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ تنویر نے اس کی شہ رگ پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبا دیا۔

"سنو ایک لمحے میں ہلاک کر دوں گا ورنہ بتا دو کہ کس کے کہنے پر ہمارا تعاقب کر رہے تھے۔۔۔" تنویر نے غرّاتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ پہلے اسے بے تحاشا مار چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اب اس آدمی کی قوت مدافعت خاصی حد تک ختم ہو چکی ہوگی اور مزید مار کے خوف سے وہ اب سب کچھ آسانی سے بتا دے گا۔

"جج۔ جج۔ جیری باس کے حکم پر۔۔۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"کہاں ہوتا ہے یہ جیری۔ بتاؤ ورنہ۔۔۔" تنویر نے غرّاتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ہاک راک کلب کا مینجر ہے۔ اسی سڑک پر کلب ہے۔۔۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہیں کیا حکم دیا گیا تھا۔۔۔؟" تنویر نے پوچھا۔

"باس جیری نے مجھے تم دونوں کے حلیے بتا کر کہا تھا کہ میں نگرانی کروں۔ پھر میں کلب سے باہر آیا تو میں نے تمہیں پہچان لیا اور تمہاری نگرانی شروع کر دی۔۔۔" اس آدمی نے جواب دیا تو تنویر نے ایک ہاتھ اس کے

سر پر اور دوسرا اس کی گردن پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ تنویر تیزی سے مڑ کر سٹور سے باہر آ گیا۔

"کیا معلوم ہوا۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو جو کچھ اس آدمی نے بتایا تھا وہ تنویر نے صفدر کو بتا دیا۔

"اب پہلے اس جیری کو پکڑنا ہو گا پھر آگے معلومات حاصل ہوں گی۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ چلیں۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"ٹھہرو ہمارے حلیے انھیں معلوم ہیں اس لئے ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہیئے۔ میرے پاس ماسکس کا ڈبہ موجود ہے۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جب تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں گلی سے نکل کر سڑک پر آئے تو ماسکس کی وجہ سے ان کے چہرے اور سر کے باک یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کی نظریں ہاک راک کلب کے بورڈ کو تلاش کر رہی تھیں اور پھر کافی آگے جانے کے بعد انھیں ایک چھوٹا سا کلب نظر آ گیا جس پر ہاک راک کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ وہ دونوں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو کلب کا چھوٹا سا لیکن انتہائی خوبصورت سے سجا ہوا ہال مختلف قومیت کے لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے۔ وہ دونوں اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"ایس سر۔۔۔" کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جیری سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کے بلیک ہاؤنڈ سے ہے۔۔۔" صفدر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"بلیک ہاؤنڈ۔۔۔" نوجوان نے چونک کر حیرت بھرے لیے میں کہا۔

"تم نہیں جانتے لیکن جیری یقیناً جانتا ہو گا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا۔

"یس سر۔۔۔" نوجوان نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر کے نیچے خانے میں رکھے ہوئے انٹرکام کو اٹھا کر میز پر رکھا اور اس کا ریسپور اٹھا کر اس کے یکے بعد دیگرے تین مختلف بٹن پر یس کر دئے۔

"کاؤنٹر سے بول رہا ہوں جناب۔ دو ایکریمن تشریف لائے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق ایکریمیا کے بلیک ہاؤنڈ سے ہے۔۔۔" نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جیری سے بات کر رہا ہے۔

"یس سر۔۔۔" چند لمحوں تک دوسری طرف کی بات سننے کے بعد اس نے ریسپور رکھ دیا۔

"بائیں ہاتھ پر راہداری ہے جناب اس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جارہی ہیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر دائیں ہاتھ پر مینجر صاحب کا آفس ہے۔ وہ آپ کے منتظر ہیں۔۔۔" کاؤنٹر بوائے نے کہا اور صفدر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مینجر کے آفس کے سامنے موجود تھے۔ دروازہ بند تھا اور باہر ایک مسلح آدمی موجود تھا جس نے انھیں دیکھتے ہی دروازے کو دبا کر کھول دیا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ تنویر اور صفدر دونوں اندر داخل ہوئے۔ دروازے کی ساخت بتا رہی

تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اندر ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم سمارٹ اور ورزشی تھا۔ اس کے جسم پر نہایت قیمتی سوٹ تھا لیکن چہرے مہرے سے ہی وہ زیر زمین دنیا کا آدمی لگتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے اپنے سر کے بال کسی ہیرو کی طرح بنائے ہوئے تھے۔

"تشریف لائیے۔ میرا نام جیری ہے۔ بلیک ہاؤنڈ تو ایکریما کی انتہائی طاقتور تنظیم ہے جناب۔۔۔" جیری نے اٹھتے ہوئے اور میز سے باہر آ کر صفدر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے اور رسمی جملوں کے بعد وہ صوفوں پر ہی بیٹھ گئے ایک صوفے پر صفدر اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سامنے والے صوفے پر جیری بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے۔۔۔" جیری نے اس طرح اٹھتے ہوئے کہا جیسے اسے اچانک خیال آ گیا ہو۔

"کچھ نہیں۔ بیٹھو۔ ہم نے تم سے صرف چند باتیں ہی کرنی ہیں۔۔۔" صفدر نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھ سے باتیں۔ کیا مطلب۔۔۔؟" جیری نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا تاثر ابھر آیا تھا۔

"تمہارا ایک آدمی تمہارے کہنے پر دو مقامی افراد کا تعاقب کر رہا تھا۔ کیوں۔۔۔" صفدر نے کہا تو جیری بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا مطلب۔۔۔" جیری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ہم ہی وہ دونوں ہیں جن کا تعاقب ہو رہا تھا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا تو جیری بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ اوہ نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔" اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ جیری ہم یہاں تم سے لڑنے نہیں آئے۔ تم صرف اتنا بتادو کہ تم نے کس کے کہنے پر یہ تعاقب کرایا ہے۔۔۔" صفدر نے کہا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھانہ تھا ویسے ہی بیٹھا رہا تھا اور شاید اس کی وجہ سے تنویر بھی بیٹھا رہا لیکن اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔

"خبردار اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور دیوار کی طرف منہ کر لو۔ چلو ورنہ میں فائر کھول دوں گا۔۔۔" جیری نے جیب سے پستل نکال کر اس کا رخ ان دونوں کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی تیز آدمی ہو۔ ویری گڈ۔۔۔" صفدر نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر اور تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"منہ دوسری طرف کر لو جلدی۔۔۔" جیری نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔ لیکن دو سے لمحے جیسے بجلی کوندتی ہے اس طرح صفدر کا بازو گھوما اور جیری کے ہاتھ میں موجود پستل اس کے ہاتھ سے نکل کر اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ جیری سنبھلتا تنویر بھوکے چیتے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے کمرہ جیری کے حلق سے نکلنے والی چیخ اور اس کے فضا میں گھوم کر نیچے فرش پر گرنے کے دھماکے سے گونج

اٹھا جبکہ صفدر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تھا جبکہ اس دوران تنویر نے فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو جانے والے جیری کے سر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں مخصوص انداز میں جھٹکے سے گھما دیا تو جیری کا تیزی سے مسخ ہوتا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا لیکن وہ بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اس کا کوٹ پشت کی طرف سے نیچے کر دو۔۔۔" صفدر نے واپس مڑتے ہوئے کہا تو تنویر نے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر اسے صوفے کی سنگل کرسی پر اس طرح بٹھا دیا کہ وہ گر نہ سکے اور پھر اس نے اس کا کوٹ اس کی پشت سے کافی نیچے کر دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اس کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ پھر جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"اب تم خاموش رہنا صفدر میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا۔۔۔" تنویر نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر نے جیب سے خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی جیری کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کوٹ پشت کی طرف سے کافی نیچے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکتا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ۔ فوراً بتاؤ کہ کس نے تمہیں تعاقب کا کہا تھا۔ ایک لمحے میں جواب دو ورنہ دوسرے لمحے تمہاری ایک آنکھ کاڈھیلا فرش پر جا گرے گا۔ بولو۔۔۔" تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک اس کی دائیں آنکھ کے سامنے کر دی۔

"وہ۔ وہ رین بوکلب کے بگ باس الفریڈ نے۔۔۔۔" جیری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا اس نے تمہیں براہ راست حکم دیا تھا۔۔۔۔" تنویر کے بولنے سے پہلے صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ بگ باس براہ راست کسی سے بات نہیں کرتا۔ اس کا صرف حکم ہوتا ہے۔ رین بوکلب کے اسسٹنٹ مینجر نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ بگ باس کا حکم ہے کہ ان دونوں آدمیوں کی نگرانی کراؤ جو ابھی رین بوکلب سے باہر نکلے ہیں اور پھر اس نے مجھے حلیے تفصیل سے بتادی۔ میں نے رچرڈ کی ڈیوٹی لگادی۔۔۔۔" جیری نے کہا۔

"لیکن یہ کام رین بوکلب کے آدمی بھی تو کر سکتے تھے۔ خصوصی طور پر تمہیں کیوں حکم دیا گیا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اسسٹنٹ مینجر نے بتایا تھا کہ ان دونوں کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اسی لئے وہ رین بوکلب کے آدمیوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا۔۔۔۔" جیری نے کہا۔

"اسے ختم کر دو تنویر۔۔۔" صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر جیری کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ جیری کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور پھر جیسے ہی تنویر نے خنجر کھینچا اس کا

جسم بری طرح تڑپنے لگا۔ پھر وہ ساکت ہو گیا۔ تنویر نے خنجر کو اس کے لباس میں صاف کیا اور پھر خنجر کو جیب میں ڈال کر وہ صفدر کی طرف مڑا جو دروازے کے قریب کھڑا تھا۔

"میں باہر موجود دربان کو کھینچ کر اندر پھینکتا ہوں تم نے اس کی بھی گردن توڑنی ہے تاکہ ہم اطمینان سے

یہاں سے نکل سکیں۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ صفدر سے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا۔

صفدر نے دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور دوسرے لمحے دروازے کے ساتھ ہی کھڑا ہوا مسلح دربان اڑتا ہوا

کمرے کے اندر آ گیا اور پلک جھپکنے میں وہ تنویر کے بازوؤں میں تھا۔ اس کے ساتھ ہی کٹاک کی آواز سنائی دی

اور اس سے پہلے کہ دربان اس اچانک افتاد پر ذہنی اور جسمانی طور پر سنبھلتا اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ تنویر

نے اس کے مردہ جسم کو ایک سائیڈ پر ڈال دیا اور پھر وہ صفدر کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا۔ صفدر نے اس کے

باہر آنے پر دروازہ بند کر دیا تھا اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ہال سے ہو کر گیٹ سے باہر آ گئے۔

"اس کا مطلب ہے صفدر کہ والٹ نے اس رین بوکلب کے باس کے پاس پناہ لی ہوئی ہے۔ ہم نے جب اس

کے حلیے پوچھے تو انھیں معلوم ہو گیا کہ ہم ان کے پیچھے ہیں۔۔۔۔" تنویر نے کہا۔ وہ دونوں اب رین بوکلب

کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ہاں لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ انھوں نے صرف نگرانی تک ہی اپنے آپ کو کیوں محدود رکھا ہے۔۔۔۔"

صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان کا رابطہ والٹ سے نہ ہوا ہو۔ وہ اس سے پوچھ کر ہی سپیشل پولیس کے خلاف کوئی اقدام کر سکتے ہیں۔۔۔" تنویر نے جواب دیا۔

"اب اس الفریڈ تک پہنچنا مسئلہ بن جائے گا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"وہ کیوں۔۔۔" تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے سنا نہیں جیری نے بتایا تھا کہ چیف باس کسی سے بات نہیں کرتا۔ جب وہ کسی سے بات نہیں کرتا تو اجنبی لوگوں سے آسانی سے ملتا بھی نہ ہو گا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے نہیں ملتا۔۔۔" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں تم نے خواہ مخواہ لڑائی شروع کر دینی ہے۔ اس طرح معاملات الجھ جائیں گے اور یہ لوگ فرار بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"تو پھر تم کیا کرو گے۔ اس کی منتیں کرو گے۔۔۔" تنویر نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آؤ تو سہی لیکن ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہنا۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ رین بولکلب کا ہال آدھے سے زیادہ خالی تھا لیکن صفدر اور تنویر نے دیکھا کہ ہال میں آنے والوں

کی تعداد کافی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کلب میں اٹھنے کا کوئی خاص وقت مقرر تھا۔ اس لئے لوگ اس وقت

اس کلب کا رخ کر رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے ایک آدمی موجود تھا۔

"یس سر۔۔۔" صدر اور تنویر کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی کاؤنٹر کے پیچھے موجود نوجوان نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے بگ باس سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق اس سے ہے جس سے والٹ کا تعلق ہے۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اوہ اچھا میں بات کرتا ہوں۔۔۔" نوجوان نے چونک کر ریسپور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ ٹاپ سیکریٹ ہے۔۔۔" صفدر نے جیب سے ہاتھ نکال کر اس کے انٹرکام کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو نوجوان چونک پڑا۔

"فکر مت کرو کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔۔۔" صفدر نے ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا تو نوجوان نے جلدی سے بند مٹھی اپنی جیب میں ڈالی۔

"اوہ۔ پھر تو تمہیں خفیہ راستے سے بھیجنا ہو گا۔۔۔" نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ سے ایک راستے کے بارے میں بتا دیا۔

"شکریہ۔ فکر مت کرو۔۔۔" صفدر نے کہا اور تیزی سے گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے تھا۔

"یہ الفریڈ اطلاع تو نہ دے دے گا۔۔۔" گیٹ سے باہر آتے ہی تنویر نے کہا۔

"اگر اس نے اطلاع دینی ہوتی تو خفیہ راستہ ہی کیوں بتاتا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا اور پھر وہ سائیڈ گلی سے ہو

کر کلب کے عقب میں ایک گلی میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ دروازہ کھلا تھا۔ اس کے باہر ایک

مسلح آدمی موجود تھا۔ وہ ان دونوں کو آتے دیکھ کر چونک پڑا لیکن جب صفدر اور تنویر اس کے قریب پہنچے تو اس نے جلدی سے خود ہی دروازہ کھول دیا۔

بگ باس کہاں ہیں؟۔۔۔ صفدر نے ایکریبی لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"دائیں ہاتھ پر اپنے آفس میں جناب۔۔۔" مسلح دربان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ ان کا ایکریبی میک اپ کام آگیا تھا اور نی شائد دربان اتنی آسانی سے انھیں اندر نا جانے دیتا۔ راہداری کے موڑ سے پہلے دائیں ہاتھ پر ایک دروازہ موجود تھا۔ راہداری موڑ کاٹ کر آگے کہیں چلی گئی تھی۔ صفدر نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صفدر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ ابھی صفدر اور تنویر کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ ایک سائڈ پر موجود دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔۔۔" آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہمیں جناب الفریڈ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔۔۔" صفدر نے ایکریبی لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم ہو کون اور یہاں اس طرح بغیر اطلاع کئے کیسے پہنچ گئے ہو۔۔۔" الفریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم والٹ کے ساتھی ہیں۔۔۔" صفدر نے کہا تو الفریڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"والٹ۔ کون والٹ۔۔۔؟ کیا تمہارا مطلب گیلارڈ سے ہے۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"ہاں۔۔۔" صفدر نے جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ والٹ نے اپنا نام گیلارڈ رکھا ہو گا۔

"لیکن اس نے مجھے نہیں بتایا کہ تم اس کے ساتھی ہو۔۔۔" الفریڈ نے کہا اور پھر وہ میز کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یلخت صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس سے پہلے کہ الفریڈ سنبھل سکتا وہ یلخت چینٹا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور کینٹی پر پڑنے والی زوردار اور بھرپور ضرب کھا کر الفریڈ کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ میں یہ پردہ اتار کر اس کو باندھتا ہوں۔ یہ سخت جان آدمی ہے آسانی سے قابو میں نہیں آئے گا۔ صفدر نے کہا تو تنویر نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے الفریڈ کو اٹھایا اور اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ صفدر نے اس دوران دروازے پر لٹکا ہوا پردہ اتارا۔ اسے مروڑ کر اس نے اس کی رسی بنائی اور پھر رسی کی مدد سے اس نے الفریڈ کو کرسی سے باندھ دیا۔ رسی اس کے سینے پر اس طرح بندھی ہوئی تھی کہ وہ نہ اٹھ سکتا تھا اور نہ بازوؤں کو حرکت دے سکتا تھا۔

"اس کے پیر بھی باندھنے پڑیں گے۔۔۔" تنویر نے کہا اور پھر اس نے دروازے کی دوسری سائڈ کا پردہ اتار لیا اور پھر اس کی مدد سے اس نے اس کے پیر باندھ دئے۔ ادھر صفدر نے اس کے ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جب الفریڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو اس نے اپنے ہاتھ ہٹائے۔

"اپنا خنجر مجھے دو۔۔۔" صفدر نے مڑ کر تنویر سے کہا تو تنویر نے جیب سے خنجر نکالا اور اسے صفدر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"دروازہ اندر سے لاک کر دو لیکن تم میز کے قریب رکھو کون کال بھی آسکتی ہے اگر آئے تو کہہ دینا کہ بگ باس مصروف ہیں۔۔۔" اور تنویر نے اثبات میں سر ہلادیا اسی لمحے الفرید نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولی ہی تھیں کہ صفدر کا وہ ہاتھ جس میں خنجر تھا حرکت میں آیا اور کمرہ الفرید کے حلق سے نکلنے والی کر بناک چیخ سے گونج اٹھا۔ صدر نے ایک ہی وار میں اس کا ایک ننھا خنجر کی مدد سے آدھے سے زیادہ کاٹ دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ کمرے میں گونجنے والی الفرید کی چیخ کی بازگشت ختم ہوتی صفدر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور کمرہ ایک بار پھر الفرید کے حلق سے نکلنے والی دوسری چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا دوسرا ننھا بھی کٹ گیا تھا۔ صفدر نے اطمینان سے خنجر کو الفرید کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے تنویر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں اب بتاؤ کہاں ہے والٹ یا گیلارڈ۔۔۔" صفدر نے ایک کرسی گھسیٹ کر الفرید کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ تم کون ہو۔۔۔" الفرید نے یلخت اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی حیرت انگیز قوت ارادی کا مالک تھا کیونکہ دونوں نتھے کٹ جانے کے باوجود اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔۔۔" صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگلی کا مڑا ہوا ہک اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور کمرہ ایک بار پھر الفرید کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود بری طرح تڑپ رہا تھا۔ چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا اور آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"یہ ابتدا ہے الفرید دوسری ضرب تمہاری روح کو بھی زخمی کر دے گی اور تیسری ضرب کے بعد تمہارا لاشعور سب کچھ خود ہی بتا دے گا لیکن پھر تم ہمیشہ کے لئے ذہنی توازن کھو دو گے اس لئے آخری موقع دے رہا ہوں سب کچھ بتا دو۔۔۔" صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگلی مروڑ کر ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

"پپ۔ پہلے تم بتاؤ تم کون ہو۔۔۔" الفرید نے کہا۔ وہ واقعی انتہائی سخت جان آدمی تھا کہ اس قدر تکلیف اٹھانے کے باوجود اپنی بات پر بضد تھا۔

"ہمارا تعلق اسپیشل پولیس سے ہے ہم وہی ہیں جس کی نگرانی کا حکم تم نے جیری کو دیا تھا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ! تو یہ بات ہے لیکن تم یہاں آخر کیسے پہنچ گئے۔۔۔" الفرید نے کہا۔

"تم سوال کئے جا رہے ہو۔ میں کہہ رہا ہوں بتاؤ والٹ یا گیلارڈ کہاں ہے۔۔۔" صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی اور الفرید کی حالت واقعی اس ضرب نے تباہ کر کے رکھ دی۔ وہ اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے گھڑی کا پینڈولم حرکت کر رہا ہو۔ اس کے چہرے کے

اعصاب بری طرح پھڑکنے لگے تھے۔ جسم ریشہ کے انداز میں کانپنے لگ گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر کو آگئی تھیں۔

"ابھی بھی وقت ہے بتا دو ورنہ۔۔۔" صفدر نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی دو۔ پانی دو۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ پانی۔۔۔" الفرید نے اسی طرح دائیں بائیں سر پٹختے

ہوئے کہا تو صفدر نے اٹح کر میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر جو آدھی خالی تھی اور شاید الفرید پہلے اسے پیتا رہا ہو گا اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل الفرید کے منہ سے لگادی اور الفرید نے غماغٹ شراب پینا شروع کر دی۔

جب بوتل خالی ہو گئی تو صفدر نے بوتل ایک طرف رکھ دی۔ الفرید کی حالت شراب پینے سے کافی سنبھل گئی تھی۔

"اب آخری چانس ہے تمہارے پاس یا تو ہمیشہ کے لئے ذہنی توازن درہم برہم کروا بیٹھو یا پھر خود ہی سب کچھ بتا دو۔۔۔" صفدر نے بوتل ایک طرف رکھی ہوئی تپائی پر رکھتے ہوئے الفرید سے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ نجانے یہ سب کیا ہے لیکن یہ عذاب ناقابل برداشت ہے لیکن تمہیں پہلے مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔۔۔" الفرید نے کہا۔

"تاکہ تم اسے اطلاع دے دو۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اسے اطلاع دینے کا اب میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ویسے بھی وہ اب دوبارہ میرے پاس نہیں آئے گا کیونکہ اسے اس کی ضرورت ہی نہیں رہی۔۔۔" الفرید نے کہا تو صفدر اور دروازے کے پاس کھڑا ہوا تنویر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہو تم۔۔۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو۔ اور سنو میں خود بھی وعدہ کرتا ہوں کہ ناہی تمہارے کام میں مداخلت کروں گا اور نہ تمہارے بارے میں کسی کو کچھ بتاؤں گا۔۔۔" الفرید نے کہا تو صفدر نے بھی وعدہ کر لیا۔

"میں یہاں ایکریمیا کے ایک مشہور سنڈیکیٹ کے فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہوں۔ اس سنڈیکیٹ کے چیف نے مجھے کہا کہ ایک آدمی میرے پاس آئے گا وہ والٹ کوڈا استعمال کرے گا میں نے اس سے مکمل اور بھرپور تعاون کرنا ہے۔ ظاہر ہے میں چیف کی بات کیسے ٹال سکتا تھا۔ چنانچہ آج ایک ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت کلب میں آئے اور انہوں نے والٹ کا کوڈ دہرایا تو مجھے اطلاع مل گئی۔ میں نے انہیں اوپر اپنے اسپیشل آفس میں بلوایا۔ مرد نے اپنا نام گیلارڈ بتایا۔ اس نے بتایا کہ اسے یہاں میزائل بنانے والی خفیہ لیبارٹری کا پتہ معلوم کرنا ہے۔ اتفاق سے مجھے اس بارے میں بہت کچھ معلوم تھا اس لئے میں نے اسے مکمل تفصیل بتادی۔۔۔" الفرید نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا تفصیل بتائی تم نے۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو الفرید نے وہ سب کچھ تفصیل سے بتا دیا جو اس نے والٹ کو بتایا تھا۔

"کیا پھر وہ یہاں سے چلے گئے۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"ہاں وہ یہاں سے میری ایک کوٹھی میں شفٹ ہو گئے البتہ جانے سے پہلے انھوں نے میک اپ اور لباس تبدیل کر لئے تھے کیونکہ انھیں یہ اطلاع مل چکی تھی کہ اسپیشل پولیس کے آدمی ان کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں اور یقیناً وہ تم ہی ہو گے۔ بہر حال وہ اب جا چکے ہیں۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"کس کوٹھی میں شفٹ ہوئے۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو الفریڈ نے کوٹھی کا نمبر اور کالونی کے بارے میں بتا دیا۔

"وہ پوائنٹ جہاں سے خفیہ راستہ نکلتا ہے اس کی تفصیل بتاؤ۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو الفریڈ نے اس کی تفصیل بتادی۔

"یہ تو انتہائی مشکل ایڈریس ہے اور وہ بہر حال اجنبی تھا اس لئے آسانی سے وہاں تک تو نہیں پہنچ سکتا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے۔ وہ اپنے ساتھ میرا ایک آدمی لے گئے ہیں۔ یہ مقامی آدمی ہے اس کا نام الطاف ہے وہ اسی علاقے کا رہنے والا ہے اس لئے وہ آسانی سے انھیں وہاں تک پہنچا دے گا۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"کس چیز پر جائیں گے وہ۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"جیپ پر۔ اس کے علاوہ وہاں جانے کے لئے کوئی اور سروس کام نہیں دے سکتی۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"اس والٹ یا گیلارڈ نے کوئی اسلحہ بھی حاصل کیا ہے تم سے۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا اور پھر خود ہی اس اسلحے کی تفصیل بتادی جو والٹ نے اس کے ذریعے منگوا یا تھا۔

"انھیں یہاں سے گئے ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو انھیں پکڑا جاسکتا ہے۔ اوکے چونکہ میں نے تم نے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں ہلاک نہیں کروں گا اس لئے میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ باہر تمہارا آدمی موجود ہے میں اسے تمہارے پاس بھجوا دوں گا۔۔۔"

صفدر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن اسی لمحے تنویر نے جیب سے پشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا اس نے مشین پسٹل کا رخ صفدر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ اور دھماکوں کے ساتھ ہی الفریڈ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ براہ راست دل میں پڑنے والی گولیوں نے اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی۔

"میں نے وعدہ نہیں کیا تھا اور یہ قومی مجرم ہے اس نے دشمن ایجنٹ کو خفیہ لیبارٹری کے بارے میں نشاندہی کی ہے اس لئے میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔۔۔" تنویر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے یہی کاروائی کرنی ہے اس لئے تو میں نے وعدہ کر لیا تھا۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا اور پھر دونوں دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آکر عقبی گلی والے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

☆☆☆☆

جیپ خاصی تیز رفتاری سے ویران اور اونچے نیچے پہاڑی علاقے میں دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مقامی آدمی تھا جس کا نام الطاف تھا جبکہ والٹ اور مورین دونوں جیپ کی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے نہ صرف نئے میک اپ کر رکھے تھے بلکہ ان کے لباس بھی مختلف تھے۔ مورین نے اب سکرٹ کے بجائے پتلون اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ والٹ کے جسم پر بھی جیکٹ اور پتلون تھی۔ ایک چھوٹا سا بیگ جیپ کی عقبی سیٹ پر پڑا ہوا تھا۔ اس میں وہ خصوصی ساخت کا اسلحہ تھا جو والٹ نے الفریڈ کی مدد سے منگوا یا تھا۔

"وہ اسپیشل پولیس والے نجانے کون تھے۔ ان کا پتہ کرانا چاہیے تھا۔۔۔" مورین نے اسٹارمی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تا کہ ڈرائیور کو ان کی باتوں کی سمجھ نہ آ سکے۔

"جو بھی ہوں گے پھرتے رہیں گے وہیں۔ میں جلد از جلد مشن کی تکمیل چاہتا ہوں۔ ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ ان کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہوگا۔۔۔" والٹ نے بھی اسٹارمی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ وہ یہاں کیسے پہنچ سکتی ہے۔ اسے کیا معلوم کہ ہم یہاں آئے ہیں۔۔۔" مورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی نہ کوئی لنک لازماً ہوگا۔ یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہم نے کئی مرتبہ میک اپ تبدیل کئے ہیں اور لباس بھی اس کے باوجود یہ لوگ ہمارے تازہ ترین میک اپ اور لباس کی تفصیلات بتا کر ہمارے بارے میں پوچھتے پھر رہے ہیں اور یہ کام کسی سیکرٹ سروس کا تو ہو سکتا ہے پولیس چاہے وہ کسی بھی ملک کی ہو اس قدر ایڈوانس نہیں ہو سکتی۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"لیکن اگر یہ لوگ الفریڈ تک پہنچ گئے تو پھر تو انھیں ہمارے یہاں آنے کے بارے میں بھی معلوم ہو جائے گا۔۔۔" مورین نے کہا۔

"ہوتا رہے۔ میں پہلے مشن مکمل کر لوں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا اور مشن مکمل کرنے سے پہلے میں ان سے الجھنا نہیں چاہتا۔ ایک بار بس یہ پرزہ میرے ہاتھ لگ جائے پھر میں اس سیکرٹ سروس کو دیکھ لوں گا کہ یہ کتنے پانی میں ہیں۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"لیکن الفریڈ نے تو بتایا ہے کہ راستہ باہر سے نہیں کھل سکتا اور تم نے جو اسلحہ منگوا یا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم وہاں دھماکہ کر کے راستہ کھولنا چاہتے ہو لیکن دھماکے سے تو آواز دور دور تک جائے گی اور اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جب تک ہم پھنسیں گے تب تک میں پرزہ حاصل کر چکا ہوں گا۔ ایک بار مجھے اندر داخل ہونے کا موقع مل جائے پھر چاہے مجھے یہ پوری لیبارٹری ہی کیوں نہ اڑانی پڑے اڑا دوں گا۔۔۔"

والٹ نے کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ اب میں تمہاری پلاننگ سمجھ گئی ہوں۔ ویری گڈ۔ مورین نے یلکھت تجسس آمیز لہجے میں کہا تو والٹ اس کی طرف دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ جیپ مسلسل دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"ابھی کتنا فاصلہ رہ گیا ہے الطاف۔۔۔" والٹ نے مقامی آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب صرف دس منٹ بعد ہم آکافی سپاٹ پر پہنچ جائیں گے۔ وہاں تک جیپ جاتی ہے اس کے بعد دس منٹ کا پیدل راستہ ہے پھر ہم اس خفیہ راستے کے دہانے پر پہنچ جائیں گے۔۔۔" الطاف نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بگ باس کے ساتھ گئے تھے تو بگ باس نے راستہ کھولنے کے لئے کیا کیا تھا۔ کوئی کال کی تھی یا کوئی دھماکہ کیا تھا۔۔" والٹ نے کہا۔

"جناب وہ ڈاکٹر ہاشم صاحب وہاں پہلے سے موجود تھے راستہ کھلا ہوا تھا۔ وہ ہمیں اندر لے گئے۔۔" الطاف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور والٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد جیپ ایک گھاٹی سے آگے مڑتے ہی ایک چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"آئیے جناب۔ اب یہاں سے پیدل جانا ہو گا۔۔" الطاف نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی والٹ اور مورین بھی نیچے اتر آئے۔ والٹ نے جیپ کے عقب میں موجود تھیلہ اٹھا کر کاندھے سے لٹکالیا اور پھر وہ الطاف کی رہنمائی میں ایک پگڈنڈی کے ذریعے گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ پھر گہرائی میں جا کر وہ ایک درے سے گزر کر جیسے ہی آگے بڑھے اچانک سائیں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے ان کے سامنے چٹان پر کوئی چیز گر کر پھٹی اور پھر اس سے پہلے کے والٹ سنبھلتا اس کا ذہن اس قدر تیزی سے گھومنے لگا جیسے اسے کسی نے انتہائی تیز رفتاری سے چلنے والی مشین سے باندھ دیا ہو۔ اس کے کانوں میں مورین کی چیخ کی آواز پڑی اور پھر اس کا ذہن تیزی سے کسی گہری اور تاریک دلدل میں ڈوبنا چلا گیا۔ بہر حال آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ وہ ہٹ ہو گیا ہے اور اب اس کی آنکھ کبھی نہیں کھلے گی۔

☆☆☆☆

عمران ساکی ایئر پورٹ پر اتر کر ٹیکسی کے ذریعے سیدھا ہوٹل فال گرین پہنچ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ صفدر اور تنویر ہوٹل فال گرین میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ اس نے دار الحکومت ایئر پورٹ سے روانہ ہونے سے پہلے

انھیں فون کیا تھا لیکن اسے بتایا گیا کہ ان کے کمرے لاکڈ ہیں اور وہ ہوٹل سے باہر ہیں۔ چنانچہ عمران ساکی پہنچ کر ہوٹل فال گرین پہنچ گیا لیکن یہاں پہنچ کر بھی جب اسے یہی بتایا گیا کہ صفدر اور تنویر واپس نہیں آئے تو وہ چونک پڑا۔ پھر اس نے ان کے ساتھ ہی موجود ایک خالی کمرہ اپنے لئے بک کرایا اور کمرے میں پہنچ کر اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر صفدر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ایس صفدر اٹینڈنگ یو۔ اوور۔۔۔" چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یہ تم کہاں سیاحت کرتے پھر رہے ہو۔ میں یہاں فال گرین ہوٹل میں بیٹھا تمہاری راہ تک رہا ہوں۔

اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ہم پہنچ رہے ہیں عمران صاحب۔ اوور۔۔۔" دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے تمہارے ساتھ والا کمرہ ہے۔ اٹھارہ نمبر۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور۔۔۔" دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر

دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو دستک کی آواز سن کر ہی

عمران سمجھ گیا کہ دستک دینے والا صفدر ہے۔ عمران نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو پہلے صفدر اور پھر اس کے پیچھے

تنویر اندر داخل ہوا لیکن عمران ان کے چہرے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ ان کے چہروں پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ کیار قم ختم ہو گئی پردیس میں۔۔۔" عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے مڑ کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمارے ساتھ عجیب صورت حال پیش ئی ہے عمران صاحب۔ ہم والٹ اور اس کے ساتھی عورت کے

قریب پہنچ کر بھی انھیں گم کر بیٹھے ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔۔۔"

صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے ریسپور اٹھایا اور سروس روم کو تین ہاٹ کافی بھیجنے کا آرڈر دے

کر اس نے ریسپور رکھ دیا۔

"ہاں اب تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ والٹ کہاں غائب ہو گیا ہے اور کن حالات میں۔۔۔" عمران نے کہا تو

صفدر نے اپنی نگرانی سے لے کر الفریڈ تک پہنچنے اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر کے

باہر آنے تک کی ساری تفصیل بتادی۔

"ویری گڈ۔ تم دونوں نے واقعی کام کیا ہے پھر۔۔۔" عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صفدر اور تنویر

دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ عمران کی طرف سے تحسین آمیز فقرے واقعی ان کے لئے

کریڈٹ تھے۔

"ہم رین بوکلب سے نکل کر اس کو ٹھی میں پہنچے جہاں والٹ اور اس کی ساتھی عورت شفٹ ہوئی تھی لیکن کو ٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں ایک آدمی نے بتایا کہ کو ٹھی سے ایک جیپ نکل کر گئی ہے جسے ایک مقامی آدمی چلا رہا تھا اور دو غیر ملکی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک عورت اور ایک مرد تھا۔ ان کے حلیے اور جیپ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر کے ہم نے بھی کرایہ پر ایک جیپ حاصل کی اور ایک مقامی گائیڈ کو انگیج کیا اور پھر ہم بھی وہاں پہنچ گئے جہاں الفریڈ کے مطابق خفیہ راستہ تھا لیکن وہاں ہر طرف تلاش کر لینے کے باوجود نہ ہی وہاں جیپ نظر آئی نہ والٹ اور نہ اس کی ساتھی عورت جبکہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات ایک جگہ نظر آرہے تھے اس کے بعد غائب تھے۔ اب یہ جیپ اور والٹ وغیرہ کہاں گئے کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ ہم مایوس ہو کر واپس آرہے تھے کہ آپ کی کال آگئی۔۔۔" صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر ہاشم غدار ہے۔ اس نے صرف اپنی رنگین مزاجی کی بنا پر اس قدر اہم اور خفیہ لیبارٹری کو رسک میں ڈال رکھا ہے اور میرا اندازہ ہے کہ یہ لوگ وہ خفیہ راستہ کھول کر یقیناً اندر گئے ہوں گے اسی لئے تمہیں نظر نہیں آئے۔۔۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ابھی ٹرانسمیٹر نکالا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یس کم ان۔۔۔" عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ہاٹ کافی کے کپ اور متعلقہ سامان موجود تھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر کپ اور سامان درمیانی میز پر رکھ کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"صفدر اندر سے دروازے کا بولٹ لگا دو۔۔۔" عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اٹھ کر اندر سے بولٹ لگا دیا اور پھر واپس آکر اس نے ہاٹ کافی بنانی شروع کر دی۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہ کر ایک بار پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ وہ شاید چند لمحے اس لئے خاموش رہا کہ ویٹر دروازے سے دور چلا جائے۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن پر پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ایکسٹو۔ اوور۔۔۔" دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو صفدر اور تنویر دونوں چونک پڑے۔ شاید ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران ایکسٹو کو کال کر رہا ہے۔

"میں ساکی سے بول رہا ہوں چیف۔ میرے یہاں پہنچنے سے پہلے صفدر اور تنویر نے انتہائی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے والٹ اور اس کی ساتھی عورت کو ٹریس کر لیا لیکن یہ دونوں لیبارٹری کے علاقے میں غائب ہو گئے ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ لیبارٹری کا ایک سائنس دان ڈاکٹر ہاشم اپنی رنگین مزاجی کی وجہ سے اس کا کوئی خفیہ راستہ کھول کر ساکی آتا جاتا رہتا ہے جس کا علم شاید لیبارٹری انچارج ڈاکٹر قاضی کو بھی نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ڈاکٹر ہاشم کی وجہ سے لیبارٹری کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ اگر ایسا

ہے تو پھر لیبارٹری اس وقت شدید خطرے میں ہے اس لئے میں فوری طور پر لیبارٹری انچارج ڈاکٹر قاضی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی معلوم کر کے مجھے بتائیں۔ اور۔۔۔"

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے میں ابھی کال کرتا ہوں تمہیں۔ اور اینڈ آل۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف رکھا اور کافی کی پیالی اٹھالی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت لیبارٹری میں داخل ہو چکے ہوں۔۔۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔۔۔" عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور صفدر ہونٹ بھیجنے کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر کال آگئی اور عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف کالنگ۔ اور۔۔۔" چیف کی سرد اور مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹینڈنگ یو۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"فریکوئنسی نوٹ کرو۔ ڈاکٹر قاضی کو تمہارے متعلق بریف کر دیا گیا ہے۔ اور۔۔۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک فریکوئنسی بتا کر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر چیف کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کالنگ۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر قاضی بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہاشم کیا آپ رین بوکلب کے الفریڈ سے ملتے رہتے ہیں۔ اور۔۔۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"رین بوکلب کا الفریڈ۔ وہ کون ہے میں تو اس کلب کا اور آدمی کا نام بھی آپ سے سن رہا ہوں اور مجھے تو لیبارٹری سے باہر نکلنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ اور۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن ظاہر ہے وہ اب کیا کر سکتا تھا۔

"ڈاکٹر قاضی سے بات کرائیں۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ڈاکٹر قاضی کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر قاضی آپ نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے کیونکہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ بھی حقیقت ہے۔ پوری لیبارٹری کو چیک کریں اور اگر کہیں کوئی معمولی سی گڑبڑ بھی ہو تو اس گڑبڑ کو دور کریں۔ معاملات انتہائی سنجیدہ ہیں۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں۔ اور۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اگر یہ لوگ اندر نہیں گئے تو پھر کہاں چلے گئے۔" صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ جیپ کہاں ہے جس پر تم گئے تھے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل کے باہر موجود ہے۔ میں نے اسے فارغ نہیں کیا تھا کہ شاید آپ اسے استعمال کریں۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ میں تمہارے ساتھ وہیں چلتا ہوں پھر کچھ اندازہ ہو سکے گا۔۔۔" عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کے اٹھتے ہی صفدر اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تینوں ہی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆☆☆

والٹ کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ راشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کو پوری طرح ہوش آیا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ محسوس کر کے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا کہ اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ کمرے کی چھت سے ہلکی سی روشنی نکل رہی تھی جس کی وجہ سے کمرہ اسے پوری طرح نظر آرہا تھا۔ اس نے سر کو دائیں بائیں کر کے دیکھا تو ساتھ ہی فرش پر مورین اور ڈرائیور الطاف بھی پڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات موجود تھے جس سے والٹ کو اندازہ ہو گیا کہ اس کی طرح وہ دونوں بھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ اس نے پوری طرح ماحول کا جائزہ لینے کے بعد اٹھ کر بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اس طرح لیٹے رہنے کی صورت میں وہ اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے کوئی کاروائی نہ کر سکتا تھا۔ وہ کمینوں کے بل گھسیٹا ہوا عقبی دیوار کے قریب پہنچا اور پھر اس نے اپنے جسم کو تھوڑا سا اوپر کو اٹھایا اور عقبی دیوار سے

لگا دیا۔ تھوڑی سی مزید جدوجہد کے بعد وہ دیوار کے ساتھ پشت لگا کر نہ صرف بیٹھ چکا تھا بلکہ یہ دیکھ کر اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی کہ اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں جن کی وجہ سے وہ اٹھ کر بیٹھ نہ پارہا تھا اس کی اس کوشش کی وجہ سے اپنی جگہ چھوڑ چکی تھیں اور وہ پہلے کی نسبت کافی ڈھیلی ہو گئی تھیں۔ اسی لمحے اسے الطاف اور مورین دونوں کی حیرت بھری آوازیں سنائی دیں۔ وہ دونوں ہوش میں آکر حیرت سے سر کو دائیں بائیں گھما کر دیکھ رہے تھے،

"مورین اور الطاف تم دونوں اپنے جسموں کو اپنے عقب میں کمینوں کے بل گھسیٹ کر عقبی دیوار کے قریب لے آؤ اور پھر دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ جاؤ۔۔۔" والٹ نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے والٹ۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔" مورین کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہمیں کسی نے بے ہوش کر کے باندھ دیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ کمرہ لیبارٹری کا ہے کیونکہ یہاں نامانوس سی گیس مجھے محسوس ہو رہی ہے۔۔۔" والٹ نے کہا اور پھر مورین اور الطاف دونوں اس کے کہنے پر اپنے آپ کو پیچھے گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گئے تھے۔ جبکہ اس دوران والٹ نے اپنے ہاتھوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنے کی کوشش جاری رکھی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ ایک ہی رسی سے اس کے پورے جسم کو باندھا گیا تھا اس لئے یہ گانٹھ کھلتے ہی رسیاں مزید ڈھیلی پڑ گئیں اور والٹ نے تھوڑی سی کوشش سے اپنے اپنے دونوں بازو رسیوں سے باہر نکال لئے۔ آخری گانٹھ اس کے پیروں کے قریب باندھی گئی تھی جو ہاتھ آزاد ہو جانے کی وجہ سے اب اس

نے انتہائی آسانی سے کھول لی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساری رسی کھل گئی اور والٹ نے رسیاں ہٹائیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے مورین کی رسیاں کھول دیں اور پھر وہ الطاف کی طرف بڑھا اور اسے بھی رسیوں سے آزادی دلادی۔ ابھی وہ اس کام سے فارغ ہی ہوا تھا کہ اچانک اسے کمرے کے بند دروازے کے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کی سائیڈ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس کے بال الجھے ہوئے تھے اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کا چشمہ موجود تھا تیزی سے اندر داخل ہو رہا تھا کہ والٹ یلکھت کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ پلک جھپکنے میں آنے والا اس کے سینے سے آگیا تھا۔ والٹ نے اس کے منہ پر ایک ہاتھ رکھا ہوا تھا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے گرد تھا اور دوسرے لمحے مخصوص انداز کے جھٹکے سے اس کا تڑپتا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ والٹ نے جلدی سے اسے فرش پر لٹا دیا۔

"یہ تو کوئی سائنس دان لگتا ہے۔۔۔" مورین نے حیرے بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہی ڈاکٹر ہاشم ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔۔۔" الطاف نے کہا۔

"تم دونوں یہیں رکو میں آرہا ہوں۔ اس کا خیال رکھنا۔" والٹ نے مورین اور الطاف سے کہا اور تیزی سے کھلے دروازے سے دوسری طرف آگیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ سی گئی تھی لیکن راہداری کے موڑ کے قریب پہنچتے ہی والٹ یلکھت اس طرح رک گیا جیسے چابی سے چلنے والا کھلو نا چابی ختم ہو

جانے پر رک جاتا ہے۔ اس کی نظریں موڑ پر چھت کے قریب لگے ہوئے ایک سیاہ رنگ کے باکس پر جمی ہوئی تھیں اور وہ اس باکس کو پہچانتا تھا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر کنٹرولز چیکنگ ریز کا پوائنٹ تھا اور اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ اس باکس کے نیچے سے گزرے گا۔ کمپیوٹر نے اسے چیک کر لینا ہے اور اس کے بعد ظاہر ہے کوئی نہ کوئی حفاظتی اقدام سامنے آجائے گا۔ اسے چونکہ اپنی زندگی میں ایسے بے شمار واقعات سے واسطہ پڑا تھا اس لئے اسے تجربہ تھا کہ جہاں ماسٹر کمپیوٹر ہوتا ہے وہاں کس قسم کے حفاظتی اقدامات ہوتے ہیں۔ اب تک اگر ان کے سامنے کوئی رکاوٹ نہ آئی تھی تو اس کی وجہ والٹ کے ذہن میں یہی آئی تھی کہ شاید یہ کمرہ اور موڑ سے پہلے کی راہداری کسی وجہ سے ماسٹر کمپیوٹر کے کنٹرول سے باہر ہوگی ورنہ وہ شاید اب تک اس طرح بچ نہ سکتے تھے اس لئے اب بغیر کسی خصوصی حفاظتی اقدام کے اس طرح آگے جانا اپنے مشن کے لئے زیادتی تھی اس لئے وہ تیزی سے مڑا اور پھر واپس اس کمرے میں آگیا جہاں مورین موجود تھی۔

"کیا ہوا؟" مورین نے چونک کر پوچھا۔

"آگے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول ہے اس لئے اب اس ڈاکٹر ہاشم کو استعمال کرنا ہوگا۔۔۔" والٹ نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی رسی اٹھائی اور مورین اور الطاف کی مدد سے اس نے ڈاکٹر ہاشم کو اس انداز سے باندھ دیا کہ وہ اپنے آپ کو کسی طرح بھی نہ چھڑا سکے۔ اس کے بعد اس نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دئے۔ تیسرے زوردار تھپڑ پر ڈاکٹر ہاشم نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ والٹ نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"یہ۔ یہ تم نے مجھے باندھ دیا ہے۔ تمہیں ہوش کیسے آگیا۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔؟" ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو ماحول سے ایڈجسٹ نہ کر پارہا ہو۔

"تمہارا نام ڈاکٹر ہاشم ہے اور تم کاسٹ لیبارٹری کے سائنس دان ہو اور تم نے ہمیں بے ہوش کر کے یہاں باندھ رکھا تھا۔" والٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں مگر میں نے تمہیں ہلاک تو نہیں کیا تھا۔ میں تو تمہیں باہر پہنچانے کے لئے آیا تھا۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ تم اس کمرے سے باہر زندہ نہ رہ سکو گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

"تم نے ہمیں کس طرح چیک کیا تھا۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"یہ میرا سیکشن ہے۔ میں اس کا مکمل طور پر انچارج ہوں۔ یہاں ایسی مشینری موجود ہے جس سے میں اندر بیٹھے باہر کی صورت حال چیک کر سکتا ہوں کیونکہ اس خفیہ راستے کو بلا کڈ کرنے کے باوجود حفاظتی اقدامات کے تحت یہ انتظام کیا گیا ہے تاکہ اگر باہر سے کوئی اس خفیہ راستے کو کھولنے کی کوشش کرے تو ہم اسے ختم کر کے چیک کر سکیں۔ اس چیکنگ کے دوران دور سے تمہاری جیب آتی دکھائی دی تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے جب اس جیب کو کلوز اپ میں لیا تو ڈرائیونگ سیٹ پر مجھے یہ آدمی الطاف بیٹھا ہوا نظر آیا۔ میں اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ یہ رین بولکلب کے مالک الفرید کا خاص آدمی ہے اور الفرید کے ساتھ ایک بار یہاں آ بھی

چکا ہے۔ اور اسے دیکھنے کے بعد میں سمجھ گیا کہ تمہیں الفرید نے یہاں بھیجا ہو گا۔ لیکن کیون اور کون ہو تم۔ یہ بات میری سمجھ میں نہ آرہی تھی اس لئے میں نے تمہیں ہلاک کرنے کے بجائے تم سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور پھر میں نے مخصوص ذرائع سے تمہیں بے ہوش کیا۔ اس کے بعد میں نے اندر سے خفیہ راستہ کھولا اور باہر جا کر باری باری تمہیں اٹھا کر یہاں اس کمرے میں لے آیا۔ چونکہ تمہاری جیب بھی چیک ہو سکتی تھی۔ اس لئے میں ایک خاص راستے سے تمہاری جیب بھی چلا کر اندر لے آیا۔ اس کی چابیاں مجھے الطاف کی جیب سے مل گئی تھیں۔ اس کے بعد میں نے راستہ بند کیا اور تم تینوں کو یہاں لا کر رسیوں سے باندھ دیا تاکہ تم کوئی شرارت نہ کر سکو۔ پھر اس سے پہلے کہ میں تمہیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کرتا کہ انچارج سائنس دان ڈاکٹر قاضی کی طرف سے کال آگئی۔ انھوں نے کسی اہم سائنسی پوائنٹ پر ڈسکشن کے لئے کال کی تھی۔ ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے اور وہاں فوری پہنچنا چونکہ ضروری ہوتا ہے اس لئے مجھے تمہیں یہاں چھوڑ کر فوری وہاں جانا پڑا۔ اب میں فارغ ہو کر آیا ہوں تو تم حیرت انگیز طور پر رہا ہو چکے تھے حاکانکہ میرے ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ تم ہوش میں آ جانے کے بعد خود بخود رسیوں کی بندش سے رہا ہو جاؤ گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"الفرید سے ہماری تفصیلی بات ہو چکی ہے ڈاکٹر ہاشم چونکہ الفرید کے پاس تم سے فوری رابطے کی کوئی صورت نہ تھی اس لئے اس نے اپنا یہ خاص آدمی الطاف ہمارے ساتھ بھجوایا تھا اور اچھا ہوا کہ تم ہمیں لیبارٹری کے اندر لے آئے۔ ہم تمہاری لیبارٹری کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہمیں صرف یہاں کا ایک پرزہ چاہیئے اور یہ پرزہ ایسا ہے کہ جس کی اہمیت تمہارے لئے نہیں ہے کیونکہ اس کی ٹیکنالوجی تمہارے پاس ہے اور تم

اسے دوبارہ بھی بنا سکتے ہو جبکہ ہمارے ملک کے سائنس دانوں کے پاس اس کی ٹیکنالوجی نہیں ہے اس لئے ہمارے ملک کو اس کی ضرورت ہے اس لئے اب تمہارے سامنے دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تم ہمیں وہ پرزہ لادو اور ہم خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جائیں اور کسی کو کانوں کان پتہ بھی نہیں چلے گا اس کے بدلے میں تم جو مانگو گے تمہیں ملے گا ورنہ دوسری صورت میں ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے پھر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا کی خوبصورت کو انجوائے کرنے سے محروم ہو جاؤ گے اور تمہاری لاش بھی اٹھا کر یہاں سے باہر پھینکوا دی جائے گی اور اسے جنگلی جانور کھا جائیں گے جبکہ لیبارٹری کے اندر تو ہم پہنچ ہی چکے ہیں اس لئے پرزہ ہم بہر حال لے جائیں گے کیونکہ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں ہمیں اس قسم کے مشن مکمل کرنے کی مکمل ٹریننگ حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی بتادوں کہ تمہارا یہ ماسٹر کمپیوٹر ہمارے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتا کیونکہ اس سے بچنے کے ایک ہزار طریقے ہمیں آتے ہیں البتہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں موجود باقی تمام سائنس دانوں کو بھی ہلاک کر دیں اور جاتے ہوئے اس لیبارٹری کو بھی مکمل طور پر تباہ کرنے کا بندوبست کر دیں۔ اس طرح تمہارے ملک کا اتنا بڑا نقصان ہو جائے گا جس کی تلافی شاید نہ ہو سکے اس لئے سوچ کر فائنل جواب دو کیونکہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔۔۔" والٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تمہارا تعلق اسٹارم سے تو نہیں ہے لیکن تم دونوں تو کارمن نژاد نظر آتے ہو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے چونک کر کہا تو والٹ اور مورین دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ ہماری تو تم سے پہلی ملاقات ہو رہی ہے۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی نے تمہاری بات کی تھی۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ اور مورین دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ جلدی۔۔۔" والٹ نے یکخت اس کے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا انگوٹھا اس کی شہ رگ پر جم گیا۔

"ہیچ۔ چھوڑو۔ چھوڑو۔ میرا سانس رک رہا ہے۔ چھوڑو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بھیجنے بھیجنے لہجے میں کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔" والٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ چھوڑو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ نے انگوٹھے کا دباؤ ختم کر دیا۔

"بولو ورنہ۔۔۔" والٹ نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"میں ڈاکٹر قاضی کے ساتھ میٹنگ میں مصروف تھا کہ وزارت سائنس کے سیکرٹری کی ایمر جنسی ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی اس میں بتایا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف جو کہ صدر سے بھی زیادہ با اختیار ہے ڈاکٹر قاضی سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی کال آگئی۔ اس نے بتایا کہ اس کا نمائندہ خصوصی ڈاکٹر قاضی سے بات کرے گا اس کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے۔ اس کے بعد اس کے نمائندہ خصوصی کی کال آئی۔ اس نے بتایا کہ اسٹارم کے سیکرٹ ایجنٹ جو لیبارٹری سے پرزہ چرانا چاہتے ہیں

لیبارٹری کے عقبی خفیہ راستے کی طرف پہنچے ہیں لیکن پھر وہاں سے غائب ہو گئے ہیں۔ وہ ڈاکٹر قاضی کو کہہ رہا تھا کہ لیبارٹری کے خاص طور پر عقبی طرف کے راستے کا خیال رکھیں اور اسے چیک کریں لیکن ڈاکٹر قاضی کو چونکہ مرجانے کی حد تک یقین تھا کہ عقبی راستہ کسی صورت نہیں کھل سکتا اس لئے اس نے انکار کر دیا اور پھر میری ان سے بات کرائی گئی۔ میں نے بھی اس بات کی تردید کر دی جس پر کال ختم ہو گئی۔ ڈاکٹر قاضی نے البتہ مجھے ہوشیار اور محتاط رہنے کی تاکید کی اور میں نے اقرار کر لیا کیونکہ اب میں انہیں کیا بتاتا کہ جن کے بارے میں کال کی جارہی ہے انہیں پہلے ہی خفیہ راستے سے لیبارٹری کے اندر لا چکا ہوں اور وہ بندھے ہوئے بے ہوش پڑے ہیں۔ اور اگر میں بتا دیتا تو تمہیں تو بہر حال ہلاک کر دیا جاتا مجھے بھی گولی مار دی جاتی۔۔۔"

ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ہم یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ویری بیڈاب تو وقت بالکل ہی نہیں رہا اس لئے اب جلدی بتاؤ کہ کیا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔" والٹ نے اس کی شہ رگ پر انگوٹھے کا دباؤ کافی سے زیادہ بڑھاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہاشم کا بندھا ہوا جسم بے اختیار پھڑپھڑانے لگا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا، آنکھیں باہر نکل آئی تھیں اور منہ کھل گیا تھا۔ اس کی حالت ایک لمحے میں انتہائی خستہ ہو گئی تھی۔

"یہ صرف موت کا ٹریلر ہے ڈاکٹر ہاشم۔ موت اس سے بھی زیادہ بدتر ہوتی ہے۔ بولو۔۔۔" والٹ نے انگوٹھا ہٹاتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں میں مرنا نہیں چاہتا لیکن۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے سانس بحال ہوتے ہی بے اختیار ہو کر کہا۔

"لیکن کیا۔۔۔" والٹ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم تو پرزہ لے کر چلے جاؤ گے پھر مجھے کیا ملے گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"تمہیں بہر حال ہمارے وعدے پر اعتبار کرنا ہو گا۔ ہمارا وعدہ ہے کہ جو کچھ ہم نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا۔۔۔"

والٹ نے کہا۔

"تمہیں کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی چاہیے۔ اگر تمہیں ٹیکنالوجی دے دوں تو کیا تمہارا کام نہیں ہو جائے گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔۔۔" والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ پرزہ مشین سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر علیحدہ کیا تو پوری لیبارٹری کی مشینیں بند ہو جائیں گی پھر تم یہاں سے باہر بھی نہیں جاسکو گے۔ یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ پلک جھپکنے میں تم جل کر راکھ ہو جاؤ گے جبکہ ٹیکنالوجی ماسٹر کمپیوٹر کی سپیشل میموری میں باقاعدہ محفوظ کی گئی ہے۔ اسے وہاں سے آسانی سے نکالا جاسکتا ہے اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو گا کیونکہ اصل ٹیکنالوجی تو ویسے ہی محفوظ رہے گی اس کی کاپی تمہارے پاس پہنچ جائے گی اور یہ ایک مائیکرو فلم ہو گی جسے تم آسانی سے لے جا بھی سکتے ہو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"ہاں، ایسا ہو سکتا ہے۔ ہم تیار ہیں لیکن یہ کاپی ہمارے سامنے تیار ہونی چاہیئے۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تم میں سے ایک آدمی میرے ساتھ جائے گا۔ ایک سے زیادہ نہیں کیونکہ اس آدمی کے بارے میں مجھے ماسٹر کمپیوٹر میں خصوصی فیڈنگ کرنی ہوگی اور ماسٹر کمپیوٹر میں صرف ایک آدمی کی فیڈنگ کی گنجائش ہے۔ اس سے پہلے یہاں ایک ڈاکٹر انیس بھی ہمارے ساتھ شامل تھے لیکن پھر اچانک ان کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ فوت ہو گئے جس کے بعد اس کی فیڈنگ ماسٹر کمپیوٹر میں سے ختم کر دی گئی اس لئے ایک آدمی کی تو گنجائش ہو سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"تمہیں کتنا وقت لگے گا اس فیڈنگ میں اور کیا تمہارے دوسرے ساتھیوں کو اس کا علم نہ ہو جائے گا۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس فیڈنگ سیکشن کا انچارج میں ہوں اور یہاں میرے سیکشن میں ہی ماسٹر کمپیوٹر سے اور میمیوی کو چیک اس وقت کیا جاتا ہے جب اس کی ضرورت ہو اور چونکہ اس کی ضرورت نہ ہوگی اس لئے کوئی چیک نہیں کرے گا۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیا۔

"اس سارے کام میں کتنی دیر لگ جائے گی۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ۔ ویسے اس سے بھی کم وقت میں کام ہو سکتا ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"وہ کیسے۔۔۔" والٹ نے چونک کر پوچھا۔

"میں اکیلا جا کر کاسٹ بلوئر کی کاپی لے آتا ہوں اور پھر ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈنگ کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی اور وقت بھی بچ جائے گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی ساتھ جاؤں گا اور کاپی میرے سامنے تیار ہوگی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"پھر بھی پہلے مجھے جانا ہوگا۔ پہلے میں فیڈنگ کروں گا تو تم آپریٹنگ سیکشن میں داخل ہو سکو گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن کاپی میں اپنے سامنے تیار کراؤں گا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی لیکن پہلے بتاؤ مجھے اس کے بدلے میں کیا ملے گا۔ تفصیل سے بتاؤ۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ تم مانگو گے تمہیں مل جائے گا کیونکہ یہ سب کچھ میں نے نہیں دینا حکومت اسٹارم نے دینا ہے اور حکومت کے وسائل لامحدود ہوتے ہیں۔۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کب۔۔۔؟" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"ہمارے یہاں سے جانے کے بعد تم یہاں سے کب باہر آ سکو گے اور تم سے ملاقات کب ہو سکے گی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"میں ایک ماہ بعد دارالحکومت جاؤں گا لیکن وہاں میں رک نہیں سکتا البتہ الفریڈ کے کلب میں رات گزارتا ہوں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں ہم تمہارا انتظار کریں گے اگر تم ہم سے تعاون کر رہے ہو تو بے فکر رہو ہم بھی تم سے مکمل تعاون کریں گے، ہمیں تاریخ بتادو۔۔۔" والٹ نے کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے تاریخ بتادی۔

"اوکے جاؤ اور فیڈنگ کرو تا کہ میں تمہارے ساتھ جاسکوں لیکن یہ سن لو اگر تم نے ہم سے دھوکا کیا تو نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو گے پھر پوری دنیا میں تمہیں کہیں جائے پناہ نہ ملے گی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"جب مجھے مفت میں سب کچھ مل جائے گا تو میں دھوکا کیوں کروں گا اور اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق بھی نہیں پڑے گا۔ دنیا کے تمام بڑے ممالک کیمیائی ہتھیار تیار کر رہے ہیں اگر اسٹارم تیار کر لے گا تو کیا ہو جائے گا اور پھر اسٹارم کا ہم سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"اوکے! ایسی صورت میں اب تمہیں میرے لئے فیڈنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جا کر کاپی لے آؤ تا کہ ہم جلد از جلد یہاں سے نکل سکیں کیونکہ اگر تم نے غلط کاپی دی تو جب تک تم رین بو کلب میں ایک ماہ بعد پہنچو گے اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہو گا اور تم بھاری انعامات سے محروم ہو جاؤ گے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں درست کاپی لے کر آؤں گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ نے اس کی رسیاں کھول دیں اور ڈاکٹر ہاشم دروازی کی طرف بڑھ گیا۔

عمران، صفدر اور تنویر کے ساتھ اس پورے علاقے کو چیک کر چکا تھا۔ وہاں واقعی ایسے آثار موجود تھے کہ وہاں کوئی جیپ گئی ہو لیکن اس کے بعد یہ جیپ کہاں گئی اور والٹ کہاں گیا باوجود کوشش کے وہ اس کا سراغ نہ لگا سکا تھا اس لئے کافی دیر تک ٹکریں مارنے کے بعد آخر کار اسے واپس آنا پڑا۔ اس وقت وہ ہوٹل میں ہی موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران صاحب! آخر یہ لوگ کہاں چلے گئے ہوں گے اور کس طرح۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ جیپ سمیت لیبارٹری کے اندر پہنچ چکے ہیں لیکن اس کے باوجود لیبارٹری والے خاموش ہیں۔ اب سارے سائنس دان تو غدار نہیں ہو سکتے اور ایسا بھی ممکن نہیں ہے کہ وہاں کسی کو ان کا علم ہی نہ ہو سکا ہو۔ وہاں کے حفاظتی اقدامات کی جو تفصیل چیف نے مجھے بتائی تھی اس لحاظ سے تو مکھی بھی اندر جائے تو اس کا بھی علم ہو جاتا ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"یہ لوگ تو اندر جاسکتے ہیں جیپ کیسے اندر جاسکتی ہے۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"اس راستے سے بھاری مشینری اندر جاتی رہی ہے اس لئے یہ راستہ صرف انسانوں کے لئے نہیں بنایا گیا ہو گا۔" عمران نے جواب دیا تو تنویر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اس کی الجھن دور ہو گئی ہو۔

"اگر ہم کسی طرح اس لیبارٹری میں داخل ہو جائیں تو پھر اصل حالات سامنے آسکتے ہیں۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اور۔۔۔" فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ایکسٹوائیڈنگ۔ اور۔۔۔" چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے اسے ساری صورت حال اور اپنے خدشات تفصیل سے بتادیئے۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو۔ اور۔۔۔" چیف نے اسی طرح سرد اور مخصوص لہجے میں کہا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم لیبارٹری میں جا کر چیکنگ کریں۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"لیکن پھر تو لیبارٹری اوپن ہو جائے گی۔ اور۔۔۔" چیف نے کہا۔

"اب وہ کہاں خفیہ رہ گئی ہے چیف۔ اسٹارم والوں کو اس کا علم ہے۔ ان کا ایجنٹ وہاں تک بلکہ اندر پہنچ گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہ خفیہ ہے۔ اور۔۔۔" عمران نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں انتظامات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں۔ اور اینڈ آف۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ چونکہ اس پر کال ریسپونڈ کرنے کے لئے مستقل طور پر اس کی اپنی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ رہتی تھی اس لئے اسے بار بار اپنی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"عمران صاحب یہ آپ کا ہی دل گردہ ہے کہ آپ چیف سے اس لہجے میں بات کر سکتے ہیں۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران کی بات درست تھی اس لئے چیف اس کا لہجہ برداشت کر گیا ورنہ اسے اب تک نتائج کا اندازہ ہو چکا ہوتا۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"میں تمہارے چیف کا ملازم نہیں ہوں میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل عمران صاحب۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں البتہ وہ لمحات بھی مجھے یاد ہیں جب چیف آپ پر غراتا ہے تو آپ کی ٹانگیں کانپنے لگ جاتی ہیں۔۔۔" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تنویر بھی صفدر کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے وہ دوسری بات ہے۔ ظاہر ہے جب کوئی غرائے تو شریف آدمی کی ٹانگیں تو کا پیتی ہی

ہیں۔۔۔" عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر وہ اس انداز میں کچھ دیر تک باتیں

کرتے رہے کہ ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اور۔۔۔" ٹرانسمیٹر سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹینڈنگ۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"انتظامات ہو چکے ہیں لیکن اس کے لئے مجھے صدر مملکت کو حکم دینا پڑا۔ بہر حال تم صفدر اور تنویر کے ساتھ

وہاں پہنچ جاؤ ڈاکٹر قاضی تمہارا استقبال کرے گا اور تم سے مکمل تعاون کرے گا، اور۔۔۔" چیف نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں پہنچنا ہو گا ہمیں۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ساکی سے شمال مغرب کی طرف پیالہ جھیل پر۔ اس جھیل سے مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے

جس کی چوٹی پر چٹان کسی عقاب کی شکل کی ہے۔ اس چوٹی پر پہنچ کر تم تینوں نے اونچی آواز میں باری باری

اپنے نام پکارنے ہیں اس کے بعد راستہ کھل جائے گا اور ڈاکٹر قاضی تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اور اینڈ

آل۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے

ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"لطف آگیا عمران صاحب۔ یہ سن کر کہ چیف نے ملک کے صدر کو حکم دیا اور اسے ماننا پڑا۔۔۔" صفدر نے

ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ حکم چیف کے بجائے اس نے دیا ہو۔

"حکم چیف کا مانا گیا اور لطف تمہیں آرہا ہے۔ کیا مطلب۔" عمران نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"چیف تو ہمارا ہے۔۔۔" صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر جیب میں

بیٹھے شمال مغرب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر پیالہ جھیل کے قریب انھوں نے جیب چھوڑ دی

اور پیدل اس پہاڑی کی طرف بڑھ گئے جس کی چوٹی پر عقاب نما چٹان دور سے نظر آرہی تھی۔ وہاں پہنچ کر

پہلے اونچی آواز میں عمران نے اپنا نام پکارا پھر صفدر اور آخر میں تنویر نے تو اچانک نیچے وادی کا ایک حصہ کسی

صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا اور وہ تینوں چونک پڑے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی جس کی

آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا باہر آگیا اور اسے دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ سرد اور کے ساتھ کئی بار

اس سے مل چکا تھا لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہی وہ ڈاکٹر قاضی ہے جو اس لیبارٹری کا انچارج ہے۔ ڈاکٹر

قاضی نے انھیں نیچے آنے کا اشارہ کیا۔

"آؤ بھئی۔ قاضی اور گواہ تو پہنچ گئے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ باقی اہتمام بھی مکمل ہو

جائے۔۔۔" عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب قاضی تو علیحدگی کرایا کرتے ہیں۔۔۔" صفدر نے اس کے پیچھے اترتے ہوئے مسکرا کر

کہا۔

"ارے اب جدید دور ہے ہو سکتا ہے قاضی صاحب لیزر شعاعوں کی طرح کاٹنے کے ساتھ ساتھ جوڑ بھی دیا کرتے ہوں۔۔۔" عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اپنی یہ حسرت قبر میں اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"یہی فقرہ اگر تم نے مس جو لیا کے سامنے کہا ہوتا تو اب تک تمہیں ڈانٹ پڑچکی ہوتی۔۔۔" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے پہنچ گئے۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا نام علی عمران ہے اور میری آپ سے دو تین بار سرد اور کے ساتھ ملاقات بھی ہو چکی ہے۔" عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر قاضی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں اور تمہاری تو سرد اور بے حد تعریفیں کرتے ہیں۔ تم سائنس دان ہو۔ مگر۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو بس سائنس کا ادنیٰ سا طالب علم ہوں جناب۔۔۔" عمران نے کہا۔

"بہر حال یہ تم لوگ کیوں آئے ہو۔ مجھے صدر صاحب کا حکم ماننا پڑا ہے لیکن وجہ کیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں ناگواری بہر حال جھلک رہی تھی۔

"ڈاکٹر صاحب ہا کیشیا کی یہ لیبارٹی اس وقت انتہائی خطرے سے دوچار ہے کیونکہ دشمن ایجنٹ اس کے اندر موجود ہیں۔۔۔" عمران نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ اس کے اندر میری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مکھی بے شک داخل نہ ہو سکتی ہو گی لیکن ایجنٹ بہر حال عقبی راستے سے داخل ہو چکے ہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ وہ اپنا کام کر کے واپس بھی چلے گئے ہوں۔۔۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے اس قدر حتمی لہجے میں کہا کہ عمران بھی ان کے اعتماد پر چونک پڑا۔ ایک طویل راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف مشینیں نصب تھیں۔ وہاں دو اور آدمی بھی موجود تھے اور عمران ان مشینوں کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ لیبارٹری کا کنٹرولنگ روم ہے۔

"یہ ڈاکٹر احسن اور یہ ڈاکٹر آفتاب ہیں۔ میرے ساتھی۔" ڈاکٹر قاضی نے وہاں موجود دو اور سائنس دانوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرادیا۔

"ڈاکٹر ہاشم یہاں موجود نہیں ہیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ان کا سیکشن علیحدہ ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے۔ ہمیں وہاں لے چلیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ہاں آؤ میں نے پہلے ہی ماسٹر کمپیوٹر کو آف کر دیا ہے۔ آؤ۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے کہا اور پھر مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ سب ایک حصے میں پہنچ گئے۔ یہاں بھی ایک چھوٹا سا کنٹرولنگ روم سا بنا ہوا تھا جس میں ڈاکٹر ہاشم موجود تھا۔ ڈاکٹر ہاشم انھیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ حکومت کی طرف سے چیکنگ کے لئے آئے ہیں ڈاکٹر ہاشم۔" ڈاکٹر قاضی نے ڈاکٹر ہاشم سے کہا۔

"یس سر۔ مجھے آپ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم آپ ہمیں اس راستے پر لے جائیں جو عقبی طرف کھلتا ہے۔ ہم اسے چیک کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"جی آئیے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"کیا میں واپس چلا جاؤں۔ آپ کو ڈاکٹر ہاشم لے آئے گا۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ جاسکتے ہیں۔۔۔" عمران نے کہا تو ڈاکٹر قاضی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر ہاشم کے ساتھ ایک طرف کو بڑھ گیا۔ صفدر اور تنویر اس کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چوڑے سے سرنگ نما راستے میں داخل ہو گئے۔ راستہ کافی طویل تھا۔ عمران کی نظریں فرش پر جمی ہوئی تھیں آخر میں ایک ٹھوس دیوار تھی جو ریڈ بلاک کی بنی ہوئی تھی۔

"جناب یہ راستہ ہے جسے اب بلاکڈ کر دیا گیا ہے۔ اور یہ ریڈ بلاکس کی دیوار ہے جو کسی صورت نہ توڑی جاسکتی ہے اور نہ ہٹائی جاسکتی ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"یہاں خاصا ندھیرا ہے۔ کیا آپ تیز روشنی مہیا کر سکتے ہیں۔۔۔" عمران نے اوپر راہداری کی چھت سے نکلنے والی ہلکی روشنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے لائٹ لانی پڑے گی لیکن آپ کیا دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ آپ کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ آپ برائے کرم تیز لائٹ کا بندوبست کریں۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں کنٹرول روم میں سے لائٹ لاتا ہوں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب یہاں تو حالات نارمل لگتے ہیں۔۔۔" صفدر نے ڈاکٹر ہاشم کے جانے کے بعد عمران کو مخاطب کر کے کہا۔

"ہاں بظاہر تو نارمل لگتے ہیں لیکن نارمل نہیں۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔۔۔" صفدر نے چونک کر کہا۔

"لائٹ آجانے دو پھر بات ہوگی۔۔۔" عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ہاشم واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بیٹری سے چلنے والی ایک لائٹ تھی۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے بیٹری راڈ لیا

اور اس کا بٹن پریس کیا تو انتہائی تیز روشنی پھیل گئی۔ عمران نے لائٹ کا رخ فرش کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاکٹر ہاشم یہ دیوار کے قریب آپ جیپ کے ٹائروں کے نشانات دیکھ رہے ہیں یہ تازہ نشانات ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ جیپ اندر کیسے آئی اور کون اس جیپ کے اندر موجود تھا۔۔۔" عمران نے یلخت ڈاکٹر ہاشم کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہاشم جو اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"جیپ کے ٹائروں کے نشانات کہاں ہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ دیوار کے ساتھ۔۔۔" عمران نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹائروں کے نشانات تو نہیں ہیں جناب یہ تو حشرات الارض کے چلنے کے ہیں۔ کیا جیپ کے ٹائروں کے نشانات ایسے ہوتے ہیں۔ یہ تو میرا خیال ہے کوئی زمینی کیڑے وغیرہ یہاں ریگے ہوں گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات ہیں۔ باقی نشانات دیوار کے نیچے چھپ گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دیوار ہٹائی جاسکتی ہے اور ریڈ بلاکس کی دیوار اس قدر موٹی ہوتی ہے کہ پورے ٹائر کے نشانات اس کے نیچے چھپ سکتے ہیں صرف معمولی سا حصہ باہر رہ گیا ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ ڈاکٹر قاضی صاحب سے پوچھ لیں یہ دیوار کسی صورت ہٹ ہی نہیں سکتی۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم گو آپ کے متعلق الفریڈ نے ہمیں سب کچھ بتا دیا تھا لیکن میں کسی ثبوت کی تلاش میں تھا اور جیپ کے ٹائروں کے یہ نشانات اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ نے غیر ملکی ایجنٹوں کے لئے نہ صرف یہ راستہ کھولا ہے بلکہ انھیں جیپ سمیت اندر لے آئے اور پھر وہ آپ کی وجہ سے صحیح سلامت چلے گئے آپ نے گواہی کی طرف سے بے حد ذہانت سے کام لیا ہے کہ جیپ کو وہاں کھڑا کئے رکھا جہاں پر دیوار آ جاتی ہے۔ آپ کا خیال تھا کہ دیوار کے نیچے ٹائروں کے نشانات چھپ جائیں گے لیکن قدرت جب مدد کرنے پر آتی ہے تو انسان جو کچھ سوچتا ہے معاملات اس سے مختلف ہو جاتے ہیں اس لئے اب آپ خود ہی بتادیں کہ غیر ملکی ایجنٹ یہاں سے کاسٹ بلوزر لے جانے میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں۔۔۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ڈاکٹر ہاشم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ میری تو ہین کر رہے ہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور تھپڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر ہاشم بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے زمین پر جا گرا۔

"اسے پکڑو۔۔۔" عمران نے دوسری ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایمر جنسی لائٹ کو صفدر کی طرف اچھالتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ڈاکٹر ہاشم کو گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور راہداری ڈاکٹر ہاشم کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھی۔ دوزور دار تھپڑ کھانے سے اس کی ناک اور منہ سے خون رسنے لگا تھا۔ اس کی آنکھوں پر موجود عینک دور جا گری تھی۔

"بتاؤ کیا دیا ہے غیر ملکی ایجنٹوں کو۔ بولو ورنہ میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔۔۔" عمران نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر گھوما اور ایک اور زوردار تھپڑ ڈاکٹر ہاشم کے گال پر پڑا۔ اس بار اس کا گال بھی پھٹ گیا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کا جسم بری طرح لرزنے لگا۔

"بولو سب کچھ سچ سچ بتا دو ابھی وقت ہے، تمہیں بچا لیا جائے گا ورنہ۔۔۔" عمران کا لہجہ اور زیادہ غضبناک ہو گیا تھا۔

"بب۔ بب۔ بتانا ہوں۔ پلیز مجھے چھوڑو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ ورنہ۔۔۔" عمران نے اپنے اس ہاتھ کو ڈھیلا کرتے ہوئے کہا جس سے اس نے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی۔

"بتاؤ فوراً بتاؤ۔ سب کچھ بتا دو۔ سب کچھ۔۔۔" عمران نے انتہائی سرد اور غضبناک لہجے میں کہا۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد اور غضبناک تھا کہ صفدر اور تنویر کے جسموں میں بھی بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

"مم۔ مم۔ میں نے انھیں کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی کی کاپی دی ہے۔ وہ پرزہ نہیں لے گئے ٹیکنالوجی کی کاپی لے گئے ہیں۔ میں نے کوئی غداری نہیں کی ہے۔ وہ اگر پرزہ لے جاتے تو یہ لیبارٹری بند ہو جاتی اور جب تک پرزہ دوبارہ تیار ہوتا یہ بند رہتی اور پرزہ تیار ہونے میں کم از کم ایک سال لگتا تھا کیونکہ وہ بے حد پیچیدہ اور نازک

پرزہ ہے اور اس دوران لیبارٹری بند رہنے سے ہمارے سارے پراجیکٹ جو مکمل ہونے کے قریب ہیں بند رہتے اور سب ختم ہو جاتے۔ پاکیشیا کو اربوں کھربوں کا نقصان ہو جاتا اس لئے میں نے ملک و قوم کو اس نقصان سے بچا لیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"کہاں سے دی ہے کاپی۔۔۔" عمران نے کہا۔

"میرا گلا چھوڑ دو اب میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"صفدر جا کر ڈاکٹر قاضی کو بلا لاؤ ہمیں فوراً ان کے پیچھے جانا ہے۔۔۔" عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا واپس چلا گیا اس کے ساتھ ہی عمران نے ڈاکٹر ہاشم کا گلا چھوڑ دیا۔

"تم۔ تم۔ تم بہت ظالم اور سفاک آدمی ہو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ شروع سے آخر تک بتا دو۔ سب کچھ۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ دیا ہے اور کیا بتاؤں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ عمران کے زوردار تھپڑ نے اسے ایک بار پھر چیخنے اور نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔

"بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات اٹھتے ہوئے ڈاکٹر ہاشم کی پسلیوں پر پڑی تو ڈاکٹر ہاشم اس بری برح سے پھڑکنے اور چیخنے لگا تھا جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکلی جا رہی ہو۔ عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک بار پھر کھڑا کر دیا۔

"اب بتاؤ ورنہ"۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن ڈاکٹر ہاشم کے اوسان ہی بحال نہ ہو رہے تھے۔ وہ مسلسل کراہ رہا تھا اور اس کا جسم اس طرح بل کھا رہا تھا جیسے اس کا توازن خراب ہو گیا ہو۔

"پپ۔پپ۔پانی۔ مجھے پانی دو میں مر رہا ہوں۔ پانی دو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے تو عمران نے ایک جھٹکے سے اس اٹھا کر کاندھے پر ڈالا پھر دوڑتا ہوا واپس کٹرو لنگ روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ڈاکٹر ہاشم کی حالت واقعی خراب ہو گئی ہے اور اگر اسے پانی نہ ملا تو وہ مر بھی سکتا ہے اور اگر وہ مر گیا تو پھر کسی کو یقین نہیں آئے گا کہ ڈاکٹر ہاشم نے کیا کیا ہے۔ ڈاکٹر ہاشم کے سیکشن کے ایک کمرے میں عمران نے فریج دیکھا تھا اس لئے وہ اسے اٹھائے سیدھا وہیں پہنچ گیا۔ تنویر جو عمران کے پیچھے دوڑتا ہوا آ رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر فریج کھولا۔ فریج کے اندر پانی کی بوتلوں کے ساتھ ساتھ شراب کی بوتلیں بھی موجود تھیں لیکن تنویر نے پانی کی بوتل اٹھائی جبکہ عمران اس دوران ڈاکٹر ہاشم کو ایک کرسی پر بٹھا چکا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم کی حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی۔

"اسے پانی پلاؤ جلدی"۔۔۔ عمران نے کہا تو تنویر نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل ڈاکٹر ہاشم کے منہ سے لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر ہاشم نے غٹا غٹ پانی پینا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے پانی اس کے حلق سے نیچے اترتا جا رہا تھا

اس کی حالت سنبھلتی جا رہی تھی پھر جب آدھی سے زیادہ بوتل خالی ہو گئی تو عمران کے اشارے پر تنویر نے بوتل ہٹا دی۔

"باقی پانی اس کے چہرے پر ڈال دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو تنویر نے بوتل میں موجود باقی پانی اس کے چہرے پر انڈیل دیا۔ اسی لمحے صفدر ڈاکٹر قاضی کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ یہ کمرہ اس راستے کے سامنے پڑتا تھا اس لئے وہ انھیں اس کمرے میں دکھائی دے گئے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ ڈاکٹر ہاشم پر تشدد۔ یہ ہمارا انتہائی قیمتی سائنس دان ہے میں کیسے یقین کر لوں کہ اس نے غداری کی ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شائد صفدر اسے راستے میں ڈاکٹر ہاشم کے اقرار کے بارے میں بتا چکا تھا۔ اسی لمحے باقی دونوں سائنس دان بھی وہاں پہنچ گئے وہ بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں ڈاکٹر ہاشم کو دیکھ رہے تھے جو کرسی پر بیٹھا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"اب سب کچھ بتا دو ڈاکٹر ہاشم ورنہ اس بار تمہاری ایک ہڈی بھی سلامت نہیں رہے گی۔ جلدی بتاؤ۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ میں نے بتا تو دیا ہے کہ میں نے انھیں کاسٹ بلوزر نہیں دیا۔ میں نے تو صرف کاس بلوزر کی ٹیکنالوجی کی کاپی دی ہے۔ میں نے کوئی غداری نہیں کی ہے میں نے تو الٹا پاکیشیا کا فائدہ کیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو ڈاکٹر قاضی اور اس کے دونوں سائنس دان بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تم نے واقعی ایسا ہی کیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاجی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ تفصیل۔ وہ کیسے یہاں اندر آئے۔ کس طرح یہ کاپی لے گئے۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے

کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے شروع سے آخر تک ساری بات بتادی۔ ڈاکٹر قاضی اور دونوں سائنس دانوں کے منہ حیرت سے کھلے کھلے رہ گئے۔

"آپ نے سن لیا ڈاکٹر قاضی۔ اس کا مطلب ہے کہ جب میں نے آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اس وقت وہ لوگ یہاں موجود تھے۔ یہ آپ کی بھی غفلت ہے۔ آپ کو اس قدر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔" عمران نے ڈاکٹر قاضی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں۔ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ مجھے تو اب بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان کے حلیے اور لباسوں کی تفصیل بتاؤ۔۔۔" عمران نے ڈاکٹر ہاشم سے کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے تفصیل بتادی۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انھیں یہاں سے گئے ہوئے۔ جیپ کا نمبر اور ماڈل بھی بتاؤ۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے یہ تفصیل بھی بتادی۔

"میں نے پوچھا ہے کتنی دیر ہوئی ہے۔۔۔" عمران نے غرا کر پوچھا۔

"دو گھنٹے ہو چکے ہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر قاضی آپ پلیز چیک کریں کہ کیا وہ پرزہ موجود ہے اور کیا واقعی یہاں اس ڈاکٹر ہاشم کے سیکشن سے ماسٹر کمپیوٹر کی میموری سے کاپی بنائی جاسکتی ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"پرزہ اگر غائب ہوتا تو ساری مشینری ہی بند ہو جاتی جبکہ مشینری اوکے ہے اور ویسے بھی ماسٹر کمپیوٹر کو آف کئے بغیر پرزہ مشین سے علیحدہ ہی نہیں کیا جاسکتا تھا اور ماسٹر کمپیوٹر کو یہاں سے کسی طرح آف نہیں کیا جاسکتا البتہ کاپی واقعی بن سکتی ہے۔ ویسے میں چیک کر لیتا ہوں کہ کیا واقعی کاپی بنائی گئی ہے یا نہیں۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب اس کا کیا کرنا ہو گا۔۔۔" صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر قاضی ڈیل کریں گے۔ یہ لیبارٹری براہ راست صفدر مملکت کے تحت ہے اور اگر ڈاکٹر قاضی کے سامنے اس کو فنش کیا گیا تو یہ قانونی مسئلہ بن جائے گا اس لئے فی الحال تو اس کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے گا اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔" عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دئے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر قاضی واپس آگیا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"اس کی کاپی بنائی گئی ہے عمران صاحب۔ کمپیوٹر میں اس کا اشارہ موجود ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے جواب دیا۔

"آپ ایسا کریں ایک کاپی اور بنا کر دیں مجھے تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ اس پرزے کی ٹیکنالوجی کیا ہے اور میں جب ان ایجنٹوں سے یہ کاپی واپس حاصل کروں تو مجھے یقین ہو کہ میں نے درست چیز حاصل کی ہے۔ اس

وقت ٹیکنالوجی کی تفصیل سمجھنے کا وقت نہیں ہے اس لئے آپ ایک کاپی بنادیں۔۔۔" عمران نے کہا تو ڈاکٹر قاضی نے اپنے ساتھی سائنس دان کو کہا کہ ایک کاپی بنا کر عمران کو دے دی جائے۔

"صفدر رسی لے آؤ اور اسے باندھ دو اور ڈاکٹر قاضی اب آپ خود اس بارے میں رپورٹ صدر صاحب کو دیں گے پھر وہ جو اس کے بارے میں حکم دیں۔ ہم نے فوری واپس جانا ہے۔۔۔" عمران نے کہا تو ڈاکٹر قاضی نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اور۔۔۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایکسٹو۔ اور۔۔۔" چند لمحوں بعد ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے اسے لیبارٹری میں پیش آنے والے سارے واقعات کی تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ ان کے حلیے اور دیگر تفصیل بتاؤ۔ اور۔۔۔" چیف نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا تو عمران نے ڈاکٹر ہاشم کے بتائے ہوئے حلیے اور لباسوں کی تفصیل بتادی۔

"میں چیک کرتا ہوں۔ اور۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ مائیکروفلم یہاں ساکی سے ہی کسی کوریئر سروس کے ذریعے اسٹارم روانہ کر دیں کیونکہ انھیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پیچھے لگ چکی ہے لیکن یہاں کی سروس بھی اسے پہلے

پاکیشیا دارالحکومت بھجوائے گی اور پھر وہاں سے اسٹارم روانہ کرے گی اس لئے آپ ایسی تمام ایجنسیاں خاص طور پر چیک کرائیں جن کی شاخیں یہاں ساکی میں بھی ہوں۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ آئندہ مجھے مشورہ دینے کی کوشش نہ کرنا۔ اور اینڈ آل۔۔۔" دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال دیا۔

"نجانے لوگ آج کل مشورے سے اس قدر الرجک کیوں ہو گئے ہیں کہ مفت مشورہ دیا جائے تب بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں بے اختیار مسکرا دئے۔

☆☆☆☆

والٹ اور مورین دونوں دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں موجود تھے۔ ان دونوں کے ہاتھ میں شراب کے جام تھے اور وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شراب پینے میں مصروف تھے۔

"تم اس مائیکروفلم کو کسی کوریئر سروس کے ذریعے اسٹارم تو بھجوادو اس طرح ہمارا مشن تو مکمل ہو جائے گا۔۔۔" اچانک مورین نے کہا۔

یہ کام تو وہاں ساکی میں بھی ہو سکتا تھا۔ وہاں پر میں نے بین الاقوامی کوریئر سروس کی شاخیں دیکھی تھیں لیکن میں ایسا چاہتا نہیں ورنہ یہ مائیکروفلم بھی ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مورین بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ کیسے۔ بے شمار کوریئر ایجنسیاں ہیں۔ وہ اب کس کس کو چیک کریں گے اور وہ تو ہمیں ابھی ساکی میں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے انھیں کیا معلوم کہ ہم مائیکروفلم حاصل کر کے یہاں پہنچ بھی چکے ہیں۔۔۔" مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری ایجنسی ہے۔ وہ لیبارٹری میں داخل ہو کر چیکنگ بھی کر سکتی ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمیں واپسی پر فوری طور پر فلائٹ میں سیٹیں مل گئیں اور ہم یہاں پہنچ گئے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو بھی میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"لیکن ابھی تو مشن کا دوسرا حصہ بھی تو مکمل کرنا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔ کیا اس وقت تک تم اس مائیکروفلم کو اپنے پاس رکھو گے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"یہ مشن واپس آکر بھی مکمل کیا جاسکتا ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ معلوم ہو گیا کہ ہم وہاں سے مائیکروفلم نکال لانے میں کامیاب ہو چکے ہیں تو یقین کرو اس وقت پورے ملک کی ایئر سروسز، کوریئر سروسز، پوسٹ آفسز اور پھر وہ ذرائع جس سے یہ مائیکروفلم باہر جاسکتی ہے کو کور کیا جا چکا ہو گا اس لئے میں نے

کہا کہ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔" والٹ نے گلاس میں موجود شراب کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیلنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ کیا ہم یہاں اس وقت تک چھپے رہیں گے جب تک وہ مایوس نہیں ہو جاتے۔۔۔۔" مورین نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ تمام لوگ ہوٹلوں کو بھی چیک کریں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے نئے میک اپ بھی کر لئے ہیں اور لباس بھی تبدیل کر لئے ہیں لیکن ہمارے پاس ان حلیوں کے کاغذات موجود نہیں ہیں اور نہ میں یہاں کسی مقامی گروپ سے اس سلسلے میں رابطہ کرنا چاہتا ہوں اس لئے اگر چیکنگ ہوئی تو ہم آسانی سے پکڑے جاسکتے ہیں۔۔۔" والٹ نے بوتل میں سے مزید شراب گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

"تم مسلسل الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو۔۔۔" مورین نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو والٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بھی تو انتہائی عقلمند ہو اور سیکرٹ ایجنٹ بھی ہو تم بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔۔۔۔" والٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے مورین کو الجھا کر لطف آرہا ہو۔

"تو تم میرا امتحان لینا چاہتے ہو۔ کیوں۔۔۔" مورین نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور نہیں۔ امتحان کیسا میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے جو کچھ میں نے سوچا ہے وہ درست ثابت نہ ہو اور جو کچھ تم بتاؤ وہ مجھ سے زیادہ بہتر ہو۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"تو پھر پہلے تم بتاؤ کہ تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"نہیں پھر تم اس کو کنفرم کرنا شروع کر دو گی اپنے ذہن پر دباؤ نہیں ڈالو گی میں تمہاری عادت جانتا

ہوں۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم جس انداز میں آئے تھے اسی انداز میں واپس کافرستان چلے جائیں یہ زیادہ بہتر رہے

گا۔۔۔" مورین نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ذریعہ اب محفوظ نہیں رہا کیونکہ سیکرٹ سروس جس طرح ہمارے پیچھے سا کی پہنچی ہے اس کا

مطلب ہے کہ انھیں یہاں ہماری آمد کے ذریعے کا علم ہو گیا ہے اور انھوں نے وہاں سے کام شروع کیا ہو گا۔

یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ان سے آگے آگے رہے ہیں اور ہماری اب تک ان سے مڈ بھیڑ بھی نہیں ہو

سکی اور لامحالہ اب انھوں نے بھی سوچنا ہے کہ ہم اسی ذریعے کو ہی واپسی کے لئے ترجیح دیں گے۔۔۔" والٹ

نے فوراً ہی مورین کی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا۔

"ہم یہ مائیکرو فلم اسٹارم کے سفارت خانے پہنچا سکتے ہیں جہاں سے یہ سفارتی بیگ میں محفوظ طریقے سے

اسٹارم پہنچ جائے گی اور ہم یہاں رہ کر مشن کے دوسرے حصے کو مکمل کر لیں گے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے اور میرے ذہن میں نہیں آئی تھی ورنہ میں سا کی سے واپسی پر ایئر پورٹ سے سیدھا

سفارت خانے پہنچ جاتا لیکن اب چونکہ کافی وقت ہو چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ سفارت خانے کی بھی

نگرانی ہو رہی ہو اس لئے اب ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون کال یا ٹراسمیٹر کال کر لو یہاں سے لاسکلی چیف کو وہ سارا بندوبست خود ہی کر لیں گے۔۔۔" مورین نے

کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ فون کالیں چیک کی جا رہی ہوں اور ٹراسمیٹر کالیں کیج کی جا رہی ہوں۔ میں کوئی رسک

نہیں لینا چاہتا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"تو پھر جہنم میں جاؤ اس مائیکرو فلم سمیت۔۔۔" مورین نے زچ ہو کر کہا تو والٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس

پڑا۔

"میرے ساتھ تمہیں بھی جہنم میں جانا پڑے گا اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا اس لئے سنو میں اتنا بتاتا ہوں

کہ میرے ذہن میں اس مائیکرو فلم کو بحفاظت یہاں سے نکال لے جانے کا کیا پلان ہے۔۔۔" والٹ نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے ہی بتا دیتے ضرور مجھے تنگ کرنا تھا۔۔۔" مورین نے اس بار لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس مائیکرو فلم کو کارمن سفارت خانے کے ذریعے باہر بھجوانے کا پلان بنایا ہے۔۔۔" والٹ نے کہا

تو مورین بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ کیوں۔ کارمن والوں کو علم ہو جائے گا کہ یہ کیا ہے اور پھر معاملہ بین الاقوامی ادارے تک پہنچ جائے گا کہ

اسٹارم کیمیائی ہتھیار بن رہا ہے۔ یہ بات تو الٹا ہمارے خلاف ہو جائے گی۔۔۔" مورین نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پاکیشیا آنے سے پہلے اس کا بندوبست کر لیا تھا کیونکہ یہ تو مائیکروفلم ہے ورنہ اس سے پہلے اس سے پہلے ہمارے ذہن میں مشینری کا ایک پرزہ حاصل کرنا تھا اور یہ پرزہ ظاہر ہے خاصا وزن رکھتا ہو گا اس عام طریقے سے نہیں نکالا جاسکتا تھا اس لئے میں نے اس کی باقاعدہ پلاننگ کی تھی اور چیف سے مل کر میں نے اس کا انتظام کیا تھا۔ کارمن سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کو خاموشی سے نکالا گیا تھا۔ اس کی جگہ ہمارے ایک ایجنٹ رالف نے لے لی تھی۔ یہاں پہنچتے ہی میں نے اس سیکنڈ سیکرٹری کو جس کا بحثیت سیکنڈ سیکرٹری نام کرو بن ہے کال کر کے بتا دیا ہے کہ وہ سارے انتظامات کر کے یہاں آئے گا اور ہمارے لئے نئے کاغذات بھی لے آئے گا اور مائیکروفلم بھی لے جائے گا اور ہمارے لئے یہاں ایک پرائیویٹ رہائش گاہ کا بندوبست بھی کرے گا۔ ہم ان نئے کاغذات کے مطابق میک اپ کریں گے۔ یہ کاغذات کارمن سیاحوں کے ہوں گے اور درست ہوں گے۔ بے شک ان کی چیکنگ کیوں نہ کر لی جائے اور رالف میک اپ کا ایسا سامان بھی لے آئے گا جسے اسپیشل میک اپ کہا جاتا ہے جو میک اپ واشر سے چیک نہیں کیا جاسکتا اس طرح اگر بفرض محال چیکنگ بھی ہو جائے تب بھی ہمارے میک اپ صاف نہیں ہوں گے۔ رالف اس مائیکروفلم کو لے کر سفارتی پاسپورٹ پر پہلے کارمن جائے گا اور پھر وہاں سے اسٹارم پہنچ جائے گا۔ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی اس بات کا خیال نہیں آسکے گا کہ ہم کارمن سفارت خانے کو بھی استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ کارمن اور اسٹارم کے درمیان دشمنی اور مخالفت کے بارے میں ساری دنیا جانتی ہے اس لئے یہ طریقہ سو فی صد محفوظ رہے گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسٹارم کے ساتھ ساتھ یورپی ممالک اور اکیمری سفارت خانوں کو بھی چیک کرائیں۔ جب رالف مائیکروفلم لے کر یہاں سے نکل جائے گا تو کارمن پہنچ کر وہ ہمیں فون کال کرے

گا اور کارمن زبان میں عام کوڈ میں بتا دے گا کہ مائیکروفلم لے کر محفوظ انداز میں پہنچ گیا ہے تو ہم اطمینان سے پاکیشیا سے کارمن چلے جائیں گے۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"گڈ۔ بہترین تجویز سوچی ہے تم نے۔ ویری گڈ۔ لیکن جب مائیکروفلم وہاں پہنچ جائے گی تو پھر ہمارے جانے کا کیا مطلب ہوا۔ ہم یہاں رہ کر دوسرا مشن کیوں نہ مکمل کر لیں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"تمہیں دوسرے مشن کے سلسلے میں بے حد بے چینی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب تک سوائے مسلسل بھاگنے کے کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔" مورین نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے کہ اس قدر کٹھن مشن بغیر کسی جان لیوا جدوجہد کے مکمل ہو گیا ہے۔ اس میں بے شک ہماری خوش قسمتی کو بھی دخل ہے۔ خاص طور پر اس بات سے کہ الفریڈ کا خاص آدمی اطاف ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو ظاہر ہے ڈاکٹر ہاشم کسی صورت بھی ہمیں اندر نہ لے جاتا اور میں نے واپسی پر چیک کیا ہے کہ ہم باہر سے لاکھ دھماکے کر لیتے کسی صورت بھی یہ راستہ نہ کھول سکتے تھے اس لئے اس مشن میں واقعی خوش قسمتی ہمارے کام آئی ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کا مقابلہ ہم دو نہیں کر سکتے اور وہ بھی پاکیشیا میں رہ کر اس کے لئے پوری ٹیم اور پوری پلاننگ کی ضرورت ہے اس لئے ہم واپس جا کر بھرپور پلاننگ کے ساتھ واپس آئیں گے۔۔۔" والٹ نے جواب دیا تو مورین نے اثبات میں سر ہلادیا پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور والٹ نے ریسیور اٹھالیا۔

"یس۔۔۔" والٹ نے آواز بدل کر کہا۔

"مسٹر جانسن بول رہے ہیں۔۔۔" دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس جانسن بول رہا ہوں۔۔۔" والٹ نے کہا کیونکہ اس نے کمرہ جانسن اور مسز جانسن کے نام سے ہی بک کرایا تھا۔

"مسٹر کروبن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کروبن وہ کون ہے۔ میرا تو اس نام کا کوئی واقف نہیں ہے۔ بہر حال آپ بات کرائیں۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ہیلو مسٹر جانسن میں کروبن بول رہا ہوں۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوری مسٹر کروبن میں آپ کو پہچان نہیں سکا اور نہ ہی آپ کا نام میرے ذہن میں آ رہا ہے۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"تو آپ جانسن کرافٹ نہیں ہیں آپ کی آواز بھی قدرے بدلی ہوئی ہے۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں مسٹر کروبن میرا نام تو جانسن رچرڈ ہے جانسن کرافٹ نہیں۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"اوہ آئی ایم سوری۔ آپ کو ڈسٹرب کیا۔۔۔" دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔" والٹ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"یہ رالف ہوگا۔۔۔" مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس لئے ایسا کیا گیا ہے کہ اگر کالیں چیک ہو رہی ہوں تو کسی کو شک نہ پڑے۔ بہر حال آؤ اٹھو ہمیں اب

یہاں سے قریب واقع روزریستوران پہنچنا ہے وہیں رالف سے ملاقات ہوگی۔ والٹ نے کہا اور پھر مورین

اور والٹ تھوڑی دیر بعد ہوٹل سے نکل کر اس انداز میں فٹ پاتھ پر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے

بازار کی رونق دیکھ رہے ہوں۔ تھوڑے ہی فاصلے پر روزریستوران کا بورڈ نظر آ گیا اور وہ دونوں اس

ریستوران میں داخل ہو گئے۔ ریستوران میں خاصار ش تھا۔

"یہاں کی کافی بہت مشہور ہے آؤ دو کپ پی لیں۔۔۔" والٹ نے کہا اور پھر ایک سائڈ پر موجود خالی ٹیبل کی

طرف بڑھ گیا۔ ان دونوں کے ٹیبل پر بیٹھتے ہی ایک ویٹران کی طرف بڑھا تو والٹ نے اسے کافی لانے کا کہہ

دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹرنے کافی سرو کر دی تو دونوں کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"بہت اچھی کافی ہے۔ دو کپ اور لے آؤ۔۔۔" والٹ نے کافی پی کر ویٹرنے کو اشارے سے قریب بلاتے ہوئے

کہا۔

"سر ہمارے ریستوران کی کافی پورے دار الحکومت میں مشہور ہے۔۔۔" ویٹرنے مسکراتے ہوئے جواب

دیا۔

"ہاں ہم بھی شہرت سن کر آئے ہیں ورنہ ہم قریب ہی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں کافی تو وہاں بھی مل سکتی تھی

بہر حال جیسی شہرت سنی تھی ویسی ہی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹرنے سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس

چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد دوبارہ ان کی میز پر کافی سرو کر دی گئی اور وہ دونوں آہستہ آہستہ کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"وہ آیا نہیں مہمان۔۔۔" مورین نے کہا۔

"آجائے گا۔۔۔" والٹ نے جواب دیا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انھوں نے دوبارہ کافی پی لی۔

اسی لمحے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی میز کے قریب آ گیا۔

"ڈسٹر ب کرنے کی معافی چاہتا ہوں جناب۔ کیا آپ کا نام ٹونی ہے۔۔۔" اس نوجوان نے قریب آ کر کہا۔

"نہیں میرا نام جانسن ہے۔ کیوں۔۔۔" والٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری۔ مجھے مسٹر ٹونی سے ملنا تھا اور مجھے صرف اس کا حلیہ بتایا گیا تھا جو کافی حد تک آپ سے ملتا ہے۔

بہر حال آئی ایم سوری۔۔۔" اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"کون تھا یہ۔ کہیں ہمیں چیک تو نہیں کیا جا رہا۔۔۔" مورین نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ آؤ چلیں۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ وہ مہمان۔۔۔" مورین نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر اس نے آنا ہوتا تو آ جاتا۔ آؤ اب مزید انتظار فضول ہے۔۔۔" والٹ نے کہا اور اسی لمحے ویٹر آیا تو والٹ

نے اسے بل کی رقم کے ساتھ ساتھ ٹپ دی اور پھر وہ دونوں اس ریستوران سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ

واپس اپنے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ مورین کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ والٹ نے

دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے آخری دائیں کونے کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر

قالین کا سراٹھایا تو اس کے نیچے ایک چھوٹا سا باکس موجود تھا۔ اس نے وہ باکس اٹھایا اور قالین برابر کر کے وہ

مورین کی طرف مڑا جو حیرت بھرے انداز میں اس باکس کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ کہاں سے آ گیا۔۔۔" مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رالف سے یہ طے تھا کہ ہم اس سے نہیں ملیں گے ورنہ ہم مشکوک ہو

سکتے ہیں اس لئے جب اس کی کال آئے گی تو ہم نصف گھنٹے کے لئے کمرہ چھوڑ دیں گے چنانچہ میں تمہیں ساتھ

لے کر ریستوران میں چلا گیا اس دوران رالف یہاں آیا اس نے یہ باکس یہاں رکھا اور اس کی جگہ موجود

مائیکروفلم کا باکس لے کر چلا گیا۔ جو نوجوان ہمیں ریستوران میں ملا تھا وہ رالف ہی تھا۔ اس کے ملنے کا مطلب

تھا کہ کام ہو گیا ہے اب ہم واپس جاسکتے ہیں۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے مجھ سے یہ سب کیوں چھپایا۔۔۔" مورین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تاکہ تمہارے چہرے کے تاثرات کی نگرانی کرنے والوں کو دھوکا دے سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری نگرانی ہو

رہی ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارا چہرہ تمہارے اندرونی کیفیات کی نشاندہی کر دیتا ہے۔۔۔" والٹ نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا تو مورین بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں یہ بات تو ہے۔ بہر حال اس باکس میں کیا ہے۔۔۔" مورین نے کہا

"اس میں سپیشل میک اپ کا سامان اور ہمارے نئے کاغذات اور اس کو ٹھی کی چابی اور اس کا پتہ جہاں ہم نے میک اپ کر کے رہنا ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلادیا۔

☆☆☆☆

نعمانی اور چوہان کار میں بیٹھے دار الحکومت کی ایک معروف سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نعمانی تھا سائیڈ سیٹ پر نعمان بیٹھا ہوا تھا۔

"ٹیکسی ڈرائیور نے ہوٹل البرٹو بتایا تھا نا۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"ہاں وہیں جا رہے ہیں۔۔۔" نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ چیف کے کہنے پر وہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت کو تلاش کر رہے تھے۔ چیف نے انھیں ان دونوں کے حلیے بھی بتادے تھے اور ساتھ

ہی یہ بھی بتایا تھا کہ انھوں نے سا کی دار الحکومت پہنچنا ہے۔ گوائیر پورٹ پر تو انھیں اس سلسلے میں کوئی کامیابی نہ ہوئی لیکن چیف کے کہنے پر انھوں نے ایئر پورٹ پر مستقل لگی ہوئی ٹیکسیوں کا رخ کیا اور پھر ایک ٹیکسی

ڈرائیور نے انھیں بتایا کہ اس نے اس حلیے کے جوڑے کو ایئر پورٹ سے ہوٹل البرٹو پہنچایا تھا تو وہ دونوں

ایئر پورٹ سے ہوٹل البرٹو کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ انھیں یقین تھا کہ وہ ان کا سراغ لگالیں گے۔

تھوڑی دیر بعد نعمانی نے کار ہوٹل البرٹو کی پارکنگ میں روکی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ دونوں

ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ہال میں غیر ملکی سیاحوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ پہلے تو انھوں نے ہال کا جائزہ لیا لیکن ان کے مطلوبہ افراد ہال میں موجود نہ تھے۔ وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"ایس سر۔۔۔" کاؤنٹر کے پیچھے موجود ایک نوجوان نے ان کے قریب پہنچنے پر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں ایئر پورٹ سے ٹیکسی پر ایک غیر ملکی جوڑا آیا ہے ہمیں اس کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ وہ کس کمرے میں ہیں۔ ان کے حلیے ہمیں معلوم ہیں۔ آپ کب سے یہاں ڈیوٹی پر ہیں۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"جی میں تو صبح سے ہوں۔ آپ حلیے بتائیے۔۔۔" نوجوان نے کہا تو نعمانی نے حلیے بتادے۔

"اوہ نہیں جناب۔ ان حلیوں کے کسی غیر ملکی کو نہ کمرہ دیا گیا ہے اور نہ ہی ان حلیوں کے افراد میرے سامنے آئے ہیں ورنہ میں ضرور پہچان جاتا۔۔۔" نوجوان نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"لیکن وہ آئے یہاں ضرور ہیں کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور کے بقول وہ اس کے سامنے ہوٹل میں داخل ہوئے تھے۔۔۔" چوہان نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب ہو سکتا ہے کہ وہ ہال میں بیٹھ کر واپس چلے گئے ہوں۔ بہر حال وہ کاؤنٹر پر نہیں آئے۔۔۔" نوجوان نے جواب دیا اور نعمانی نے اس بار بھی محسوس کیا کہ وہ سچ بول رہا ہے کیونکہ اس کے انداز میں وہ اعتماد نمایاں تھا جو جھوٹ بولنے والے کے لہجے میں نہیں ہوا کرتا۔

"او کے شکریہ۔۔۔" نعمانی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ لوگ یہاں آئے ضرور لیکن پھر واپس چلے گئے ہیں تاکہ ٹیکسی ڈرائیور کے ذریعے انھیں چیک نہ کیا جاسکے۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔۔۔" نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہال سے نکل کر دروازے کے سامنے موجود ٹیکسیوں کی طرف بڑھ گئے اور پھر تھوڑی سی تگ و دو کے بعد انھیں ایک ٹیکسی ڈرائیور کے متعلق معلوم ہو گیا کہ وہ اس حلیے کے جوڑے کو اپنی ٹیکسی پر یہاں سے بٹھا کر لے گیا۔ ایک بات انھیں ایک دوسرے ٹیکسی ڈرائیور نے بتائی تھی جس نے انھیں اس ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس ٹیکسی ڈرائیور کا نام مقبول بتایا گیا تھا۔ اس کی ٹیکسی بھی وہاں موجود تھی لیکن مقبول کھانا کھانے کے لئے قریب گلی میں واقع ایک سستے سے ہوٹل میں گیا تھا۔ نعمانی نے اس کا حلیہ معلوم کیا اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس گلی میں پہنچ گئے جو اس ہوٹل سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھی۔ گلی میں ایک ہی ہوٹل تھا اور وہاں واقعی متوسط طبقے کے افراد آ جا رہے تھے۔ نعمانی اور چوہان اندر داخل ہوئے تو انھیں مقبول ایک کونے کی میز پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ وہ شائد کھانا کھانے کے بعد چائے پینے میں مصروف تھا کیونکہ اس کے چہرے پر سیر ہو کر کھانا کھانے کے بعد آ جانے والی مخصوص شادابی نظر آرہی تھی۔ وہ دونوں قدم بڑھاتے ہوئے اس کی میز کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"تمہارا نام مقبول ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا تو مقبول بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی چہرے پر یلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ شائد وہ اچانک اپنے گرد دو لمبے تڑنگے آدمیوں کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا تھا۔

"جج۔ جج۔ جی ہاں۔ مم۔ مگر۔۔۔" مقبول نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو گھبراؤ نہیں ہم نے تم سے صرف ایک مسافر جوڑے کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔۔۔" نعمانی نے اس کا خوف اور گھبراہٹ دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو مقبول کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہمارا تعلق اسپیشل پولیس سے ہے۔۔۔" نعمانی نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی جیب سے سرکاری شناختی کارڈ نکال کر اس نے مقبول کے سامنے کھولا اور پھر اسے بند کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ چوہان بھی اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"جج۔ جج۔ جی جناب۔۔۔" مقبول اسپیشل پولیس کا نام سن کر ایک بار پھر خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"ہمیں ایک ضحیر ملکی جوڑے کی تلاش ہے جسے تم نے ہوٹل لا البرٹو سے پک کیا ہے۔ ہم سرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے اسے کہاں پہنچایا ہے اور سنو جھوٹ بولنے یا کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم ایک شریف شہری ہو اور شریف شہری ہمیشہ حکومت سے تعاون کرتا ہے۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر تم بھی ان غیر ملکی ایجنٹوں کے ساتھی قرار دئے جاؤ گے اور اس کے بعد کیا ہو گا تم سمجھ سکتے ہو۔۔۔۔" نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں کے حلیے بتادئے۔

"جی ہاں جناب میں نے اس جوڑے کو اب سے تقریباً چار گھنٹے پہلے ہوٹل البرٹو سے پک کیا تھا۔ وہ شارع اعظم پر واقع ہوٹل رین بوپر اترے تھے۔۔۔" مقبول نے جلدی جلدی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے یاد رہ گیا یہ جوڑہ جبکہ ہوٹل البرٹو سے تم زیادہ تو غیر ملکیوں کو ہی لے جاتے رہتے ہو۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"جناب انھوں نے راستے میں ایک دوسرے کے ساتھ کار من زبان میں بات کی تھی حالانکہ وہ قومیت کے لحاظ سے کار من نہ تھے بلکہ اکیمریکی تھے۔ میں چونکہ ہوٹل البرٹو کے سامنے مستقل کام کرتا ہوں اس لئے میری ٹیکسی میں زیادہ تر غیر ملکی ہی سفر کرتے ہیں اس لئے مجھے کچھ نہ کچھ یہ زبانیں سمجھ آ جاتی ہیں اور میں نے ہمیشہ یہ دیکھا ہے کہ جو لوگ جس ملک سے تعلق رکھتے ہیں آپس میں ہمیشہ وہ اسی ملک کی زبان میں ہی بات کرتے ہیں اس لئے جب انھوں نے کار من زبان میں باتیں کی تو میں حیران رہ گیا لیکن چونکہ میں ایک ٹیکسی ڈرائیور ہوں اس لئے میں خاموش رہا البتہ مجھے اسی لئے وہ دونوں یاد رہ گئے ہیں کیونکہ میں بیک مرر سے مسلسل انھیں دیکھتا رہا کہ یہ دونوں اکیمریکی ہیں یا مجھ سے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔" مقبول نے کہا۔

"گڈ۔ ٹھیک ہے تمہارا شکریہ کہ تم نے تعاون کیا۔۔۔" نعمانی نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل سے باہر آ گئے۔ ہوٹل البرٹو سے انھوں نے اپنی کارلی اور ایک بار پھر وہ ہوٹل رین بو کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل رین بو پہنچ کر انھوں نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی

طرف بڑھتے چلے گئے لیکن یہاں بھی کاؤنٹر کلرک سے انھیں یہی جواب ملا کہ ایسے افراد کا وٹر پر ہی نہیں آئے۔

"یہاں بھی انھوں نے پہلے والا عمل تو نہیں دہرایا۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"حیرت ہے اس قدر محتاط تو کوئی نہیں ہوتا۔ بہر حال آؤ کسی ویٹر سے پوچھتے ہیں۔۔۔" نعمانی نے کہا اور پھر اسپیشل فورس کا نام لے کر انھوں نے جب مختلف ویٹرون سے معلومات حاصل کیں تو ایک ویٹر نے جب ان کے حلیے سنے تو چونک پڑا۔

"نہیں جناب۔ میں نے تو ان حلیوں کے افراد کو نہیں دیکھا جناب۔۔۔" ویٹر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا لیکن نعمانی اور چوہان دونوں نہ صرف اسے حلیے سن کر چونکنا دیکھ چکے تھے بلکہ انھیں یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ ویٹر جھوٹ بول رہا ہے۔

"کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔ بولو اور سچ سچ بتادو۔۔۔" نعمانی نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ وہ ایک راہداری کے موڑ پر موجود تھے اس لئے عام لوگوں کی نظروں سے چھپے ہوئے تھے۔

"وہ۔ وہ جناب یہ ہوٹل بزنس کا معاملہ ہے اور میں غریب آدمی ہوں میری نوکری بھی جاسکتی ہے۔۔۔" ویٹر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"نو کری کی فکر مت کرو ورنہ دوسری صورت میں تمہارے لئے زیادہ تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔۔ تمہیں بھی ان کا ساتھی سمجھ کر ہیڈ کوارٹر لے جایا جاسکتا ہے۔ پھر نہ نو کری رہے گی تمہاری اور نہ تم۔ چونکہ تم غریب آدمی ہو اس لئے تمہارے ساتھ رعایت کی جارہی ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"جناب یہ دونوں یہاں آئے تھے۔ انہوں نے یہاں بیٹھ کر کھانا کھایا اس کے بعد وہ آدمی اٹھ کر باتھ روم میں چلا گیا۔ ویٹر چونکہ ان سب باتوں کا خیال رکھتے ہیں اس لئے میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ باتھ روم سے جب یہ آدمی واپس آیا تو میں اسے دیکھ کر چونک پرا کیونکہ اس کا لباس تو وہی تھا البتہ چہرہ بدلا ہوا تھا۔ اس نے اپنے سر پر اس انداز میں ہاتھ پھیرا جیسے اپنی ساتھی عورت کو کوئی خاص اشارہ کر رہا ہو۔ پھر وہ بجائے میز پر آنے کے آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھ گیا تو وہ عورت اٹھی۔ اس نے اشارے سے مجھے بلایا اور بل لانے کے لئے کہا۔ بل میرے پاس موجود تھا اس نے بل ادا کیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی اور پھر وہ بھی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ میں چونکہ یہ سب کچھ دیکھ چکا تھا اس لئے میں نے اس کے باوجود بھی اس عورت پر نظر رکھی اور پھر یہ عورت جب باتھ روم سے واپس آئی تو اس کا چہرہ بھی بدلا ہوا تھا اور پھر وہ بھی باہر چلی گئی۔۔۔۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"کیا حلیے تھے ان کے میک اپ کے بعد۔۔۔" نعمانی نے پوچھا تو ویٹر نے حلیے بتا دیے۔

"کیا تم ان کے پیچھے باہر گئے تھے۔۔۔۔" نعمانی نے کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا۔۔۔" ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری عمر گزر گئی ہے اس کام میں اس لئے ہمیں معلوم ہے کہ انسانی نفسیات کیا ہوتی ہیں۔ تم نے جب انہیں میک اپ میں چیک کر لیا تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر انہیں چیک کرنے نہ گئے ہو۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ میں واقعی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر گیا تھا۔ یہ لوگ ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے تو پھر میں واپس آ گیا۔۔۔۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"کس ٹیکسی میں۔۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں جناب۔ میں نے تو انہیں بس ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"تم آخر میں پٹری سے اتر رہے ہو مسٹر۔ آخری موقع دے رہا ہوں ورنہ ابھی ہتھکڑی لگا کر ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا۔۔۔۔" نعمانی نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ جناب میں بتا دیتا ہوں۔ ہمارے ہوٹل کی مستقل ٹیکسی میں گئے ہیں۔ اس ٹیکسی کا ڈرائیور رانا ہے جناب رانا۔۔۔" ویٹر نے خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے اس ٹیکسی کا۔۔۔" نعمانی نے پوچھا تو ویٹر نے نمبر بھی بتا دیا۔

"او کے اب سب کچھ بھول جاؤ۔۔۔" نعمانی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ مین گیٹ کی دونوں سائیڈوں پر چار پانچ ٹیکسیاں موجود تھیں۔ ان میں وہ ٹیکسی بھی تھی جس کا نمبر ویٹر نے بتایا تھا۔ نعمانی اور چوہان اسی ٹیکسی کی طرف بڑھے۔ ڈرائیور سیٹ پر موجود تھا۔ نعمانی نے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گیا۔

"جناب یہ ہوٹل کی ٹیکسی ہے اور صرف غیر ملکوں کے لئے ہے جناب۔۔۔" ڈرائیور نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید نعمانی کے قد و قامت اور اس کے ساتھ اس کے لباس کی وجہ سے وہ سخت لہجہ استعمال نہ کر سکا تھا۔

"مجھے معلوم ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا اور جیب سے سپیشل پولیس فورس کا کارڈ نکال کر اس نے ڈرائیور کے سامنے کر دیا۔

"سپیشل پولیس۔ تم نے صرف چند سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب کون سے سوال۔۔۔" ڈرائیور سپیشل پولیس کا نام سن کر اور زیادہ بوکھلا گیا۔

"تمہارا نام رانا ہے۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میرا نام رانا ہے مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا۔۔۔" رانا نے حیران ہو کر کہا۔

"صرف کنفرم کرنا تھا کیونکہ بعض اوقات ڈرائیور کسی ضروری کام کی وجہ سے ڈیوٹی ایک دوسرے سے بدل لیتے ہیں۔ تم نے اس ہوٹل سے ایک غیر ملکی جوڑے کو پک کیا ہے۔ ہم نے صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ تم

نے انھیں کہاں ڈراپ کیا ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کے بتائے ہوئے نئے حلیے بتادئے۔

"مین مارکیٹ میں جناب۔۔۔" رانا نے فوراً کہا۔

"وہ جناب ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے انھوں نے پہلے مجھے کراس وڈ ہوٹل چلنے کے لئے کہا۔ یہ ہوٹل یہاں سے کافی فاصلے پر ہے اس لئے میں خوش ہو گیا کہ کافی کرایہ بن جائے گا لیکن پھر اچانک انھوں نے ارادہ بدل دیا اور نزدیک ہی مین مارکیٹ میں اتر گئے جس کی وجہ سے مجھے کافی مایوسی ہوئی۔ اگر وہ پہلے بتادیتے تو میں انھیں پک ہی نہ کرتا لیکن اب مجبوری تھی اس وجہ سے وہ مجھے یاد رہ گئے۔۔۔" رانا نے کہا۔

"مین مارکیٹ میں کہاں اتارا تھا تم نے انھیں۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"مین مارکیٹ کے آغاز میں۔۔۔" ڈرائیور نے جواب دیا۔

"کوئی اور بات جو تمہیں یاد رہ گئی ہو۔۔۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"جناب انھیں نے اترتے ہوئے مجھ سے کسی ایسے ڈیپارٹمنٹل سٹور کا پوچھا تھا جہاں سے لباس بھی مل سکیں اور انھیں پہنا بھی جاسکتا ہو۔ میں نے انھیں سلیکشن سٹور کا پتہ بتا دیا اور وہ چلے گئے۔ بس یہی بات ہوئی۔۔۔۔۔" ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے شکریہ۔۔۔۔۔" نعمانی نے کہا اور پھر وہ ٹیکسی سے نیچے اتر آیا۔ چوہان پہلے ہی باہر کھڑا تھا۔

"کیا معلوم ہوا ہے"۔۔۔۔۔ چوہان نے پوچھا تو نعمانی نے اسے ڈرائیور سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

"یہ لوگ تو انتہا درجے کے شاطر ثابت ہو رہے ہیں۔ اب مین مارکیٹ سے انھیں کیسے تلاش کیا جائے۔۔۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"یہ مین مارکیٹ میں صرف لباس تبدیل کرنے کے لئے ڈراپ ہوئے ہیں۔ بہر حال یہ گئے ہوٹل کر اس وڈ ہی ہوں گے"۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر ان کی کار کر اس وڈ ہوٹل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کر اس وڈ ہوٹل میں انھیں بتایا گیا کہ یہ حلیے مسٹر اور مسز جانسن کہ ہیں اور ان کا کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل پر ہے اور انہی کے نام بک ہے تو نعمانی اور چوہان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا۔

"اب میرا خیال ہے کہ چیف کو اطلاع دی جائے"۔۔۔۔۔ نعمانی نے واپس مڑتے ہوئے چوہان سے کہا۔

"پہلے چیک تو کر لیں کہ اندر موجود ہیں یا نہیں"۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا کر معلوم کرو۔ میں چیف کو باہر پبلک فون بوتھ سے اطلاع دیتا ہوں۔ بہر حال ان کی نگرانی ہی کرنی ہوگی اور کیا کرنا ہوگا۔ ہون گے تب بھی اور نہ ہوں گے تب بھی۔ نعمانی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلادیا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ نعمانی ہوٹل کے باہر آگیا جہاں راہداری میں پبلک فون بوتھز کی ایک قطار موجود تھی۔ اس نے ایک فون بوتھ کا دروازہ کھولا اور جیب سے سکے نکال کر اس میں ڈالے اور ریسپور اٹھا کر نمبر دائل کرنے شروع کر دئے۔

"ایکسٹو۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔ چونکہ جو لیا سمیت سب ان لوگوں کی تلاش میں مصروف تھے اس لئے چیف نے حکم دیا کہ رپورٹیں اسے براہ راست دی جائیں اس لئے اس نے چیف کو براہ راست کال کیا تھا ورنہ وہ جو لیا کو رپورٹ دیتا۔

"نعمانی بول رہا ہوں چیف ہوٹل کر اس وڈ سے۔ میں نے اور چوہان نے اس کی ساتھی عورت کو تلاش کر لیا ہے وہ کر اس وڈ ہوٹل کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں مسٹر اور مسز جانسن کے نام سے مقیم ہیں۔۔۔۔۔" نعمانی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیسے تلاش کیا۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔" چیف نے پوچھا تو نعمانی نے ایئر پورٹ سے لے کر یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتادی۔

"گڈ شو۔ یہ معلوم کیا ہے کہ وہ دونوں کمرے میں موجود ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔" چیف نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو نعمانی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ چیف کی طرف سے تحسین آمیز فقرہ ان کے لئے نئے سرٹیفکیٹ کی حیثیت رکھتا تھا کیونکہ چیف شاز و نادر ہی ایسا فقرہ کہا کرتا تھا۔

"چوہان چیک کرنے گیا ہے جناب۔۔۔۔۔" نعمانی نے جواب دیا۔

"معلوم کر کے مجھے دوبارہ فون کرو۔۔۔۔۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے ریسپور رکھا اور فون بوتھ سے باہر آگیا۔ اسے اب چوہان کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد چوہان باہر آیا تو نعمانی اس کا چہرہ دیکھ کر چمونک پڑا۔

"کیا ہوا چوہان۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"وہ دونوں نہ صرف کمرہ چھوڑ چکے ہیں بلکہ انھوں نے ایک بار پھر میک اپ بھی تبدیل کر لیا ہے۔۔۔" چوہان نے کہا تو نعمانی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔۔۔" نعمانی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں جب وہاں پہنچا تو کمرہ بند تھا۔ میں نے اسے دبا کر دیکھنا چاہا تو اسی لمحے ساتھ والے کمرے سے ایک ویٹر سروس دے کر باہر آیا۔ اس نے مجھے دروازے کو دباتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ دونوں مجھے نہیں مل سکتے۔ اس فقرے کی وجہ سے میں چونک پڑا۔ میں نے اسے کارڈ بھی دکھایا اور نوٹ بھی دیا تو اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ مسٹر اور مسز جانسن چہرے تبدیل کر کے چلے گئے ہیں۔ جس پر میں نے مزید تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ کسی دوسرے کمرے کے لئے سروس لے کر جا رہا تھا کہ اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک جوڑا باہر نکلا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ویٹر کے مطابق پہلے تو وہ یہی سمجھا کہ یہ ان کے مہمان ہوں گے لیکن پھر اسے خیال آ گیا کہ انھوں نے لباس تو وہی پہنے ہوئے تھے جبکہ چہرے بدلے ہوئے تھے۔ وہ سروس دے کر باہر آیا تو اس نے چیکنگ کی غرض سے ماسٹر کی کے ذریعے کمرہ کھولا اور پھر اس نے اندر چیکنگ کی تو وارڈروب میں موجود ان کا بیگ بھی غائب تھا اور باتھ روم میں دو ماسک پڑے ہوئے تھے۔ چنانچہ ویٹر سمجھ گیا کہ انھوں نے ماسک میک اپ کیا ہے۔ یہ دونوں ماسک شائد پہنے ہوئے

خراب ہو گئے ہوں گے اس لئے انھوں نے اسے پھینک دیا اور دوسرے پہن لئے لیکن چونکہ یہ بات وہ کسی کو نہ بتا سکتا تھا اس لئے خاموش رہا۔۔۔" چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ویٹر کو ماسکس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ عام آدمی تو ماسک دیکھ کر یہ بات معلوم نہیں کر سکتا۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"میں نے یہ بات ویٹر سے پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ چار سال ایک ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرنے والے آدمی کا ذاتی ملازم رہا ہے اس لئے اسے اس بارے میں معلوم ہے۔ پھر وہ آدمی بیرون ملک چلا گیا تو اس نے ہوٹلوں میں ویٹری شروع کر دی۔۔۔" چوہان نے جواب دیا۔

"گڈ۔ حلیے معلوم کئے ہیں۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔" چوہان نے کہا اور حلیوں کی تفصیل بتادی۔

"حیرت ہے یہ لوگ اس قدر تیزی سے ہوٹل بھی بدل رہے ہیں اور چہرے بھی۔ بہر حال اب پھر چوہے بلی والی دوڑ شروع ہو گئی ہے۔۔۔" نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چیف کو رپورٹ دے چکے ہو یا نہیں۔۔۔" چوہان نے پوچھا۔

"دے چکا ہوں۔ اگر مجھے خیال ہوتا کہ یہ لوگ پھر بھاگ سکتے ہیں تو نہ دیتا۔ بہر حال اب یہ رپورٹ بھی دینی ہوگی۔۔۔۔" نعمانی نے کہا اور مڑ کر فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ ایک بار پھر سکے ڈال کر اس نے ریسپور اٹھایا اور نمبر پر پس کرنے شروع کر دئے۔

"ایکسٹو۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"نعمانی بول رہا ہوں چیف۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"یس۔ کیارپورٹ ہے چوہان کی۔۔۔" چیف نے کہا تو نعمانی نے چوہان کی بتائی ہوئی تفصیل دہرا دی۔

"تم ان کے پیچھے جاؤ انھیں تلاش کرو جبکہ چوہان کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ یہ معلوم کرے کہ وہ یہاں کتنی دیر رہے ہیں اور اس دوران ان سے کون ملا ہے اور وہ کہاں کہاں گئے ہیں اور فون کالز کی بھی چیکنگ کرو کیونکہ یہاں ان کا باقاعدہ کمرہ لینا ظاہر کر رہا ہے کہ یہاں انھیں کوئی خاص کام تھا جس کے پورا ہونے کے بعد وہ یہاں سے گئے ہیں۔۔۔" چیف نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"چوہان کو کہہ دو کہ وہ مجھے براہ راست اور فوری رپورٹ دے گا اور تم بھی انھیں تلاش کر کے فوری رپورٹ دو گے۔۔۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے ریسپور رکھ دیا اور پھر فون بوتھ سے باہر آ کر اس نے چوہان کو چیف کی ہدایات کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

عمران آپریشن رام میں داخل ہوا تو بلیک زیر و احتر آٹھ کھڑا ہوا

"بیٹھو۔۔۔" سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پھر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تو بلیک زیر و بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیارپورٹ ہے اب تک کی۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نعمانی اور چوہان نے انھیں تلاش کر لیا تھا لیکن وہ پھر غائب ہو گئے ہیں۔۔۔" بلیک زیر و نے کہا اور پھر نعمانی سے ملنے والی تمام رپورٹیں بتادیں۔

"کب کال آئی تھی۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"ابھی پندرہ منٹ پہلے۔۔۔" بلیک زیر و نے جواب دیا۔

"کہاں کہاں نگرانی اور چیکنگ کرار کھی ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جولیا تمام کوریئرسوس کو چیک کر رہی ہے۔ صدیق ایئرپورٹ پر اور خاور بندرگاہ پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو کہہ کر میں نے فوری طور پر اسٹارم سفارت خانے کی بھی نگرانی شروع کرا دی ہے۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ۔ اس کا منزل ہے کہ اب دانش منزل کے جراثیموں نے تم پر پورا اثر ڈال دیا ہے۔ مجھے سفارت خانے کی ہی زیادہ فکر تھی کیونکہ والٹ جس قدر محتاط آدمی ہے وہ الامحالہ کسی عام ذریعے سے یہ مائیکروفلم باہر نہ بھیجے گا اور سفارت خانہ ہی اس مائیکروفلم کو باہر نکالنے میں سب سے محفوظ ذریعہ ہو سکتا ہے۔۔۔" عمران نے کہا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسپور اٹھالیا۔

"ایکسٹو۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چوہان بول رہا ہوں چیف۔۔۔" دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیارپورٹ ہے۔۔۔" عمران نے کہا چونکہ اسے بلیک زیرو تفصیل بتا چکا تھا کہ چوہان کے لئے اس نے نعمانی کو کیا ہدایات دی ہیں اس لئے عمران نے رپورٹ طلب کی۔

"چیف یہ لوگ تین گھنٹے اس کمرے میں رہے ہیں۔ اس دوران ایک فون کال آئی تھی۔ اس ہوٹل میں مسافروں کی سہولت کے لئے کالوں کو چوبیس گھنٹے تک ریکارڈ رکھا جاتا ہے اس لئے میں نے اس کال کو سن بھی لیا ہے اور اس کا ٹیپ بھی حاصل کر لیا ہے۔ ایک باریہ دونوں کمرے سے نکل کر ہوٹل سے باہر گئے ہیں اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد واپس آئے ہیں اور خاص بات جو معلوم ہوئی ہے کہ ان کی عدم موجودگی میں

کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری کروبن ان سے ملنے آیا تھا اور پھر واپس چلا گیا۔ آدھے گھنٹے بعد یہ دونوں آئے تو پھر تھوڑی دیر رہے اور پھر میک اپ کر کے چلے گئے اور پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی۔۔۔" چوہان نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"فون کال کی کیا تفصیل ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"میں نے ہوٹل سے بیٹری سے چلنے والا ٹیپ ریکارڈ حاصل کر لیا ہے میں آپ کو ٹیپ سنوا دیتا ہوں۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"سنواؤ۔۔۔" عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو مسٹر جانسن میں کروبن بول رہا ہوں۔۔۔" بولنے والا مرد تھا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کارمن ہے لیکن عمران اس کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری مسٹر کروبن میں آپ کو پہچان نہیں سکا اور نہ ہی آپ کا نام میرے ذہن میں آ رہا ہے۔۔۔" ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

س "تو آپ جانسن کرافٹ نہیں ہیں۔ ویسے آپ کی آواز بھی قدرے بدلی ہوئی ہے۔۔۔" پہلے آدمی نے کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر کروبن میرا نام تو جانسن رچرڈ ہے جانسن کرافٹ نہیں۔۔۔" دوسری آواز سنائی دی۔

"اوہ آئی ایم سوری۔ آپ کو ڈسٹر ب کیا۔۔۔" پہلی آواز نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔" جواب دیا گیا اور ساتھ ہی ٹیپ سے آوازیں نکلنی بند ہو گئیں۔

"آپ نے سن لی چیف ٹیپ۔۔۔" چند لمحوں بعد چوہان کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیسے معلوم ہوا کہ کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری کروبن ملنے آیا۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اس ہوٹل میں اس کا خصوصی انتظام ہے کہ کوئی آدمی کاؤنٹر پر اپنا نام و پتہ بتائے بغیر رہائشی کمروں کی طرف نہیں جاسکتا اور کاؤنٹر پر اس آدمی نے اپنا نام کروبن بتایا ہے اور ساتھ ہی اپنے آپ کو سیکنڈ سیکرٹری بھی بتایا تھا۔۔۔" چوہان نے جواب دیا۔

"تم نے اس سیکنڈ سیکرٹری کا حلیہ معلوم کیا ہے۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"لیس سر۔۔۔" چوہان نے جواب دیا اور ساتھ ہی حلیہ بھی بتادیا۔

"اوکے۔ اب تم ایئرپورٹ پہنچ جاؤ وہاں صدیقی موجود ہے اس کے ساتھ مل کروہاں کا خیال رکھو۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"انکوائری پلیز۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"کارمن سفارت خانے کا نمبر دیں۔۔۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتادیا گیا۔

"شکریہ۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر تیزی سے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"لیس کارمن سفارت خانہ۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکنڈ سیکرٹری جناب کروبن سے بات کرائیں میں وزارت خارجہ سے سیکشن آفیسر اعظم بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"لیس سر ہو لڈ آن کریں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کروبن بول رہا ہوں سیکنڈ سیکرٹری۔۔۔" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ یہ وہی آواز تھی جو ابھی عمران نے فون کال ٹیپ میں سنی تھی۔

"میں وزارت خارجہ سے سیکشن آفیسر اعظم بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک اہم مسئلے پر آپ سے فوری ملاقات کی ضرورت ہے۔ کیا آپ وقت دیں گے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"کیا معاملہ ہے جو آپ فون پر نہیں بتا سکتے۔۔۔" کروبن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حکومت کارمن اور پاکیشیا کے درمیان ایک معاہدے کے سلسلے میں ہے اس لئے فون پر بات نہیں ہو

سکتی۔۔۔" عمران نے کہا۔

"سوری سر میں نے تھوڑی دیر بعد ایک اہم ترین کام کے سلسلے میں تین چار گھنٹوں تک مصروف رہنا ہے اس لئے آپ یہ بات چیت کل پر ملتوی کر دیں۔۔۔" کروبن نے جواب دیا۔

"کل کے لئے کوئی وقت دے دیں اب ظاہر ہے مجبوری ہے ورنہ میں آج کا کام کل پر چھوڑنے کا قائل نہیں ہوں۔۔۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کل گیارہ بجے کا ٹائم دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"ایئر پورٹ کارگو۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جو سیکشن سفارت خانوں کے بیگ ڈیل کرتا ہے اس کے انچارج سے بات کراؤ میں وزارت خارجہ سے بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مجاہد حسین بول رہا ہوں۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وزارت خارجہ سے سیکشن آفیسر اعظم بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر فرمائیے۔۔۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سفارت خانوں کے سفارتی بیگ کن اوقات میں اپنے اپنے ملک روانہ کئے جاتے ہیں۔ ان کا پورا شیڈول کیا ہے اور خاص طور پر کارمن سفارت خانے کا سفارتی بیگ کس وقت جاتا ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

س"جناب اس کے لئے اب ایک نیا ضابطہ مقرر کیا گیا ہے جبکہ پہلے ایسا نہ تھا۔ آج کے تمام بیگ شام کو وصول کئے جاتے ہیں اور پھر رات کو انھیں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ دوسرے روز جس جس ملک کی پہلی فلائٹ جاتی ہے بیگ اس فلائٹ میں بھجوا دئے جاتے ہیں۔ یہی پوزیشن کارمن سفارت خانے کے سفارتی بیگ کی بھی ہے البتہ کل کا سفارتی بیگ اب سے دو گھنٹے بعد کارمن جانے والی فلائٹ پر جائے گا اور آج کا بیگ کل دوپہر کی فلائٹ سے جائے گا۔۔۔" مجاہد حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایمر جنسی میں یہ شیدول تبدیل بھی ہو سکتا ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اگر کسی سفارت خانے کو ایمر جنسی ہو اور کوئی فلائٹ بھی اس کے ملک کی موجود ہو تو سفارت خانے کے اعلیٰ حکام کی تحریری درخواست پر اسے اسی طرح ڈیل کیا جاتا ہے۔۔۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا کسی ایمر جنسی پر سفارتی بیگ کسی چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے بھی بھجوا یا جاسکتا ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ سفارتی بیگ قانوناً شیدول فلائٹس پر ہی بھجوائے جاتے ہیں تاکہ وہ محفوظ رہ سکیں۔ چارٹرڈ پرواز میں رسک ہوتا ہے اس لئے بین الاقوامی قانون کے تحت انھیں صرف شیڈولڈ پروازوں پر ہی بھجوا یا جاسکتا ہے۔۔۔" مجاہد حسین نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ۔۔۔" عمران نے کہا اور ریسپورر رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اور۔۔۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صدیقی اٹینڈنگ۔ اور۔۔۔" تھوڑی دیر بعد صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی مجھے چیف نے بتایا ہے کہ تم ایئر پورٹ پر ڈیوٹی دے رہے ہو اور انھوں نے اب چوہان کو بھی ایئر پورٹ بھجوایا ہے۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"آپ کو درست اطلاع ملی ہے عمران صاحب لیکن آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ کیا ساکی سے۔ اور۔۔۔" صدیقی نے پوچھا۔ چونکہ چیف کی طرف سے انھیں یہی بتایا گیا تھا کہ عمران، صفدر اور تنویر ساکی گئے ہوئے ہیں اور اب کال چونکہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہو رہی تھی اس لئے صدیقی یہی سمجھا ہو گا کہ عمران دارالحکومت سے باہر سے کال کر رہا ہے۔

"میں صفدر اور تنویر کے ہمراہ ابھی کچھ دیر پہلے دارالحکومت پہنچا ہوں اور چیف سے رابطہ ہونے پر اس نے مجھے بھی تمہارے ساتھ اس تگ و دو میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے اور چونکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اس وقت ایئر پورٹ پر کہاں موجود ہو گے اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر سے کال کی ہے۔ تم یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ کارمن فلائٹ کس وقت جارہی ہے۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کال کروں یا آپ کے فلیٹ پر فون کروں۔ اور۔۔۔" دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کال کرنا میں اس وقت فلیٹ میں نہیں ہوں۔ اور۔۔۔" عمران نے کہا۔

فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔

"کیا آپ کو یقین ہو گیا ہے کہ مائیکروفلم کارمن سفارت خانے کے بیگ سے باہر بھجوائی جا رہی ہے۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ امکان تو یہی ہے۔۔۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کارمن اور اسٹارم کے درمیان تو بالکل اسی طرح مخالفت ہے جس طرح پاکیشیا اور کافرستان میں ہے۔ پھر کارمن سفارت خانہ ان کی مدد اس انداز میں کیسے کرے گا۔۔۔" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

س "نعمانی نے جب فون کال کی ٹیپ سنائی ہے اس میں کروبن کالہجہ گوکارمن ہے لیکن اسٹارم اور کارمن کے درمیان لہجے کا جو مخصوص فرق ہے وہ اس گفتگو کے درمیان کہیں کہیں سے جھلکتا تھا اور صاف معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی اسٹارمی کارمن بن کر بات کر رہا ہے اس پر میں چونکا تھا۔ پھر یہ اطلاع خاصی حیرت انگیز تھی کہ والٹ کی عدم موجودگی میں باقاعدہ کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری اس سے ملنے آیا تھا اور اس کے علاوہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت نے جب اس ہوٹل کو چھوڑا تو ان کے جو حیلے سامنے آئے ہیں وہ بھی کارمن تھے اس لئے میں نے کارمن سفارت خانے فون کر کے اس کے سیکنڈ سیکرٹری سے بات کی اور وہاں سے جب سیکنڈ سیکرٹری نے بات کی تو یہ وہی آدمی تھا جس نے بظاہر رانگ نمبر کال کی تھی۔ یہ شاید کوڈ گفتگو تھی کہ وہ کمرے سے چلے جائیں۔ اس کے بعد سیکنڈ سیکرٹری آیا اور یقیناً اس کمرے سے اس نے وہ مائیکروفلم

حاصل کی ہوگی۔ یہ سب کچھ انتہائی احتیاط کو ظاہر کر رہا ہے جو اب تک والٹ کے مزاج میں سامنے آئی ہے اور یہی پوائنٹ شائد والٹ نے بھی سوچا ہے جو تمہارے ذہن میں آیا ہے کہ کسی کو یہ شک ہی نہیں پڑ سکتا کہ مائیکرو فلم کار من سفارت خانے کے سفارتی بیگ سے بھی جاسکتی ہے۔۔۔" عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ کرو بن اصل نہیں ہے اصل سیکنڈ سیکرٹری کو ہٹا کر اسٹارم کے ایجنٹ کو وہاں رکھا گیا ہے لیکن ایسا ہنگامی طور پر تو نہیں ہو سکتا۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"شائد پہلے سے ایسا انتظام کیا گیا ہو۔۔۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ صدیقی کالنگ۔ اوور۔۔۔" ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"یس علی عمران اٹینڈنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کار من کے لئے فلائٹ دو گھنٹے کے بعد روانہ ہوگی۔ اوور۔۔۔" صدیقی نے کہا۔

"اوکے میں ایئر پورٹ آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور سامنے کلاک پر وقت دیکھ کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹری سروس۔ سر سلطان سے بات کرائیں۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔۔۔" دوسری طرف سے کافی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سلطان بول رہا ہوں سر۔۔۔" چند لمحوں بعد سر سلطان کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان عمران کو میں ایئر پورٹ بھیج رہا ہوں۔ اس نے وہاں کار من سفارت خانے کے سفارتی بیگ کو کھول کر اس کی تلاشی لینی ہے کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس بیگ کے ذریعے پاکیشا کی کاسٹ لیبارٹری کے انتہائی اہم ترین پرزے کی ٹیکنالوجی پر مبنی مائیکرو فلم ملک سے باہر نکالی جا رہی ہے اس لئے آپ اس کا کوئی ایسا انتظام کر دیں کہ وہاں اگر کار من سفارت خانے کا کوئی آفیسر موجود ہو تو اسے اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسی صورت میں وہاں کے کارگو آفس کے چیک مینجر کو میں کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ عمران کو بھی جانتا ہے اور انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ وہ تمام انتظامات کر دے گا جناب۔۔۔" سر سلطان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔" عمران نے کہا اور مزید کچھ کہے بغیر اس نے ریسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اس والٹ کے بارے میں اطلاع ملے تو اس وقت تک اس کی صرف نگرانی کرنا جب تک یہ مائیکرو فلم ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتی۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"وہ مجھے خصوصی ٹراسمیٹر پر کوڈ میں اطلاع دیں گے پھر میں تمہیں اسی کوڈ میں اطلاع کروں

گا"-----والٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ گڈ بائی"-----کروبن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"مبارک ہو والٹ تم نے ایک اور کارنامہ سرانجام دے دیا ہے"۔ مورین نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں

کہا۔

"تمہیں بھی مبارک ہو۔ یہ واقعی میرے لئے ایک کارنامہ ہے جس پر مجھے ساری عمر فخر رہے گا کہ پاکیشیا

سیرٹ سروس کو اس کے اپنے ملک میں، میں نے ڈانج دے کر اپنا مشن مکمل کیا ہے۔" والٹ نے مسرت

بھرے لہجے میں جواب دیا اور مورین کے چہرے پر کامیابی اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران نے کار ایئر پورٹ کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب"-----اچانک ایک طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو وہ اس طرف مڑ گیا۔

"واہ تم صرف نام سے ہی صدیقی نہیں ہو بلکہ اصل صدیقی ہو کہ اس پر آشوب دور میں بھی سچ بولتے

ہو"-----عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا۔ کیا آپ کا نام پکارنا سچ بولنا ہے۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"-----صدیقی نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

"نام کو چھوڑو ٹیکسیپیئر نے کہا ہے کہ نام ممیں کیا رکھا ہے اصل سچ تم نے مجھے صاحب کہہ کر بولا ہے۔ چلو

کسی نے تو میری اصل حیثیت پہچانی اور اس کا اعتراف تو کیا"-----عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار

ہنس پڑا۔

"چوہان کہاں ہے"-----عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اندر موجود ہے میں یہاں آپ کے انتظار میں کھڑا تھا"۔ صدیقی نے کہا۔

"تم اندر جاؤ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ مجھے پہچانتے ہوں اس لئے میں گھوم کر سپیشل کارگو کے چیف مینجر کے

پاس جاؤں گا اور پھر اس وقت تک وہیں رہوں گا جب تک معاملات نمٹ نہیں جاتے"۔ عمران نے اچانک

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ والٹ کا سامان چیک کرنا چاہتے ہیں"-----صدیقی نے کہا۔

"نہیں والٹ یہاں نہیں آرہا البتہ چیف کو اطلاع ملی ہے کہ وہ مائیکروفلم کارمن سفارت خانے کے سفارتی

بیگ کے ذریعے پاکیشیا سے باہر نکال رہا ہے اس لئے میں نے اس سفارتی بیگ کو چیک کرنا ہے اور چونکہ سفارتی

بیگ کے لئے چیف مینجر کو سرسلطان نے حکم دیا ہے اور میرا حوالہ دیا ہے اور وہ چیف مینجر مجھے ذاتی طور پر بھی

جانتا ہے اس لئے مجبوراً مجھے میک اپ کے بغیر آنا پڑا ہے"-----عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ میں سمجھا آپ کہہ رہے ہیں ہائے ہائے میرا نصیب کہ پھر عمران

آگیا"----- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ آپ کی آمد تو میرے لئے واقعی انتہائی خوش نصیبی کا باعث ہوتی ہے۔ آپ پہلے فرمائیے کیا پینا پسند فرمائیں گے----- ہاشمی نے کہا۔

"اچھا تو یہاں پینے پلانے کا بھی انتظام کر رکھا ہے آپ نے۔" حیرت ہے"----- عمران نے جان بوجھ کر پینے پلانے کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا کیونکہ محاورہ پینا پلانا شراب کے سلسلے میں ہی استعمال ہوتا تھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میرا مطلب ہے کہ آپ ٹھنڈا پسند کریں گے یا گرم"----- ہاشمی نے فوراً کہا۔

"پھر تو مجھے اپنا میڈیکل چیک اپ کرانا ہو گا۔ اس وقت اگر میرا طبعی مزاج ٹھنڈا ہو رہا ہے تو پھر گرم چلے گا اور اگر گرم ہو رہا ہے تو ٹھنڈا چلے گا۔ کیا اس کا بھی انتظام ہے یہاں"----- عمران نے کہا تو ہاشمی تکلف زدہ انداز میں ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ کی باتیں واقعی انتہائی دلچسپ ہوتی ہیں۔ بہر حال میں گر منگو الیتا ہوں"----- ہاشمی نے کہا اور جلدی سے انٹرکام کارسیور اٹھا کر اس نے سیکرٹری کو کافی بھجوانے کا کہہ دیا۔

"آپ کو سر سلطان نے بریف تو کر دیا ہو گا"----- عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اس لئے تو میں آپ کی آمد کا منتظر تھا"----- ہاشمی نے جواب دیا۔

"تو پھر پہلے چند باتیں معلوم ہو جائیں کیونکہ معاملہ بے حد نازک ہے اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ پاکیشیا

کا ایک اہم سائنسی راز ایک مائیکرو فلم کے ذریعے غیر ملکی ایجنٹ پاکیشیا سے باہر نکالنا چاہتے ہیں اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس کے چیف کو اطلاع ملی ہے کہ یہ مائیکرو فلم کارمن سفارت خانے کے سفارتی بیگ کے ذریعے باہر نکالی جا رہی ہے۔ اس لئے میں آیا ہوں کہ آپ نے ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ کسی کو معلوم ہوئے بغیر کارمن سفارتی بیگ کو یہاں منگوایا جائے۔ میں اسے چیک کروں گا اور پھر اسے واپس بھجوا دیا جائے لیکن اس بارے میں کسی کو علم نہ ہو سکے۔ ہو سکتا ہے کہ کارمن کا کوئی سفارتی عہدیدار خود ہی بیگ لے کر آئے اور وہ اسے اس وقت تک چیک کرے گا جب تک فلائٹ روانہ نہیں ہو جائے گی اور میری یہاں موجودگی کا بھی کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن بیگ تو ضابطے کے مطابق کل شام یہاں پہنچا ہوا ہو گا۔ میں اسے منگو الیتا ہوں"----- ہاشمی نے کہا۔

"نہیں۔ آج کا بیگ"----- عمران نے کہا۔

"وہ تو کل جائے گا"----- ہاشمی نے کہا۔

"شاید ایمر جنسی کا نام استعمال کیا جائے"----- عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایمر جنسی کی صورت میں ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ انہیں تحریری درخواست دینا ہو گی۔

بہر حال آپ بے فکر رہیں تمام انتظامات آپ کے حسب منشاء ہو جائیں گے"----- ہاشمی نے کہا۔

[illegible]

"اٹھیک ہے میں خود جا کر انتظامات کرتا ہوں۔ آپ کافی پیسے میں اس وقت تک انتظامات کر کے واپس آتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا اور اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ عمران چونکہ جانتا تھا کہ اس ہاشمی اس سلسلے میں بے حد محتاط رہتا ہے، اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ جیسا اس نے کہا ہے ویسے ہی انتظامات ہو جائیں گے۔ ہاشمی کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ملازم کافی لے کر آگیا اور عمران نے اطمینان سے کافی سپ کرنا شروع کر دی۔ پھر کچھ دیر بعد ہاشمی واپس آگیا۔

"عمران صاحب اُکا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔ کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری کروبن آج کا بیگ ساتھ لے آیا۔ اور اس نے تحریری درخواست دی ہے کہ آج کے اس بیگ کو بھی کل کے بیگ کے ساتھ فلائٹ پر بھجوا دیا جائے اور میں نے آرڈر کر دیئے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ بیگ یہاں کب آئے گا"-----عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس منٹ بعد بیگ بھی آجائے گا اور اسے خفیہ طور پر کھولنے والی خصوصی مشین بھی"۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا تو عمران نے اطمینان پھرے انداز میں اثبات میں سر ہلادیا کیونکہ وہ ہاشمی کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ انتہائی ذمہ دار آفیسر ہے اور چونکہ وہ پہلے بھی کئی بار ان معاملات سے نمٹ چکا ہے اس لئے اسے

211

معلوم تھا کہ عمر نے خوفیہ طور پر بیگ کو کھولنے والی مشین بھی طلب کرنی ہے اس لئے اس نے اسے بھی سر لانے کی ہدایت دے دی تھی۔ یہ مشن خصوصی ساخت کی تھی اور صرف اس وقت کام آتی تھی جب حکومت کی طرف سے کسی خاص بیگ یا پارسل کو سنسر کرنا مقصود ہو اور سنسر بھی اس انداز میں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔

"وہ سیکنڈ سیکرٹری یہاں تو نہیں آئے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے پہچانتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ وہ میرے اسٹنٹ کے آفس تک ہی محدود رہے گا۔ میرے آفس میں صرف غیر ملکی سفارت خانے کا سفیر ہی آسکتا ہے۔ سینڈ سیکرٹری بہر حال خاصا چھوٹا عہدیدار ہوتا ہے

-----" ہاشمی نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ارے پھر تو آپ بہت بڑے عہدیدار ہوئے۔ میں تو آپ کو عام سا آفیسر ہی سمجھتا رہا ہوں پھر تو مجھے بھی انتہائی مودب رہنا چاہئے۔" عمران نے کہا تو ہاشمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب سر سلطان صاحب جس انداز میں آپ کے بارے میں ہدایات دیتے ہیں اگر میں آپ کو نہ جانتا ہوتا تو شاید آپ کی آمد کا سن کر مجھے خوف سے دل کا دورہ پڑ جاتا"۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

"اچھا تو در سلطان مجھے اس قدر بد صورت ظاہر کرتے ہیں۔ عمران نے مصنوعی غصے پھرے لہجے میں کہا تو ہاشمیا یک بار پھر ہنس پڑا۔

بد صورت نہیں باختیار۔ وہ آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی کہتے ہیں اور ساتھ میں یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ نمائندہ خصوصی وہ ہوتا ہے جو سیکرٹ سروس کے چیف کے مکمل اختیارات کا حامل ہوتا ہے اور چیف چاہے تو صدر مملکت کو کھڑے کھڑے عہدے سے برطرف کر دے اور کوئی صدر کی مدد نہیں کر سکتا تو مجھ جیسا عہدیدار تو ظاہر ہے کسی وطار و شمار میں بھی نہیں آ سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے جواب دیا۔

"ارے سلطان سر جان بوجھ کر ایسا کہتے ہیں ورنہ اگر مجھے اتنا اختیار ہوتا تو میں اس طرح سڑکوں پر جوتیاں نہ چٹختا پھرتا"۔ عمران نے کہا تو ہاشمی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب میں اگر آپ کو ذاتی طور پر نہ جانتا ہوتا تو شاید میں آپ کی بات سن کر ویسے ہی سوچنا شروع کر دیتا جیسے آپ چاہتے ہیں لیکن آپ کے پاس اختیار ہے یا نہیں میں نے بہر حال آپ کے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور بس"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ آج آپ تو تنگ کیا جائے لیکن آپ تو واقعی جہاندیدہ آفیسر ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہاشمی نے ہاتھ بڑھا کر ریسپور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی پوچھ رہے ہو جلدی آؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دفتر کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشن اور دوسرے ہاتھ میں خاصا بڑا پیکٹ تھا جس کے چاروں طرف لاک لگا کر ان پر باقاعدہ مہر لگی ہوئیں تھیں۔

"تم جاسکتے ہو اور جب تک میں نہ کہوں کوئی اندر نہ آئے اور نہ کوئی ڈسٹرب کرے"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے آنے والے سے کہا جس نے مشین اور پیکٹ اس کے سامنے میز پر رکھ دیا تھا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو وہ نوجوان مڑا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے پوچھا۔

"سیکنڈ سیکرٹری کرو بن کیا واپس چلا گیا ہے یا ابھی تک یہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ وی آئی پی ویٹنگ روم میں موجود ہیں سر۔ البتہ انہوں نے خصوصی طور پر کہا ہے کہ دونوں پیکٹ جس تھیلے میں پیک کئے جائیں اسے اس وقت تک سیل نہ کیا جائے جب تک وہ فلائٹ پر اپلوڈ ہونے سے پہلے خود چیک نہ کر لیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اسے ہم پر اعتبار نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے چونک کر کہا۔

"سر رولز میں ایسی شق موجود ہے اس لئے میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ بے شک ایسا کر سکتے ہیں

"-----نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاسکتے ہو"-----عمران نے کہا اور نوجوان مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی دروازے سے ہی باہر نکل گیا۔

"اسمطلب ہے کہ اسے شک ہے کہ ہم کوئی حرکت کر سکتے ہیں۔ نانسنس۔ میں اسے چیک کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ یہ میرا صوابدیدی اختیار ہے کہ میں اجازت دوں یا نہ دوں"-----ہاشمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے آپ کو نارمل رکھو ورنی اسے شک بھی پڑ سکتا ہے اور وہ قتل و غارت پر بھی اتر سکتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اسے کسی طرح کا بھی کوئی شک پڑے"۔ عمران نے کہا تو ہاشمی نے اثبات میں سر ہلادیا۔ عمران نے پیکٹ اٹھایا اور اس کے ساتھ منسلک چٹ کو دیکھنے لگا۔ اس پر آج کی تاریخ موجود تھی۔ عمران نے مشین اٹھائی اور پھر اس کی مدد سے اس نے پیکٹ کی ایک سائیڈ کی سلائی اس انداز میں کھول لی کہ اس پر لگی ہوئی مخصوص انداز کہ سیاہی قائم رہ گئی۔ یہ سیاہی اس لئے لگائی جاتی تھی کہ اگر سلائی کھولی جائے تو چیک کیا جاسکے کیونکہ اس سیاہی لگی ہوئی سلائی کو دوبارہ سیاہی جائے تو بہر حال سیاہی میں یکسانیت نہیں رہتی اور اس طرح فوراً پتہ لگ جاتا ہے کہ سلائی کھولی گئی ہے لیکن عمران جانتا تھا کہ اس مشین سے سلائی کھلنے کے بعد جب دوبارہ سلائی ہوگی تو غور سے دیکھنے پر بھی کسی طرح اس کے کھلنے کا علم نہ ہو سکے

گا۔ سلائی کھول کر عمران نے پیکٹ کے اندر موجود سامان کو میز پر الٹ دیا۔ اس میں تہہ شدہ لفافے تھے جن پر باقاعدہ سیلیں لگی ہوئی تھیں اور پھر ایک چھوٹا سا گتے کا باکس برآمد ہوا جو ہر طرف سے سیلڈ تھا لیکن باکس کا سائز بتا رہا تھا کہ اس میں مائیکرو فلم ہو سکتی ہے۔ عمران نے ایک بار پھر اس مشین کی مدد سے اس کی ایک سائیڈ پر کٹے کٹے پین کو کھولا اور دوسرے لمحے باکس میں سے ایک مائیکرو فلم رول نکل آیا اور عمران کے چہرے پر یلخت مسٹر کے تاثر ابھر آئے۔

"کیا یہی فلم آپ کو چاہئے تھی عمران صاحب"-----ہاشمی نے کہا۔

"ہاں لیکن اسے چیک کرنا ہوگا۔ یہاں مائیکرو پرو جیکٹر تو ہوگا"-----عمران نے کہا۔

"نہیں جناب اس کا ہمارے ڈیپارمنٹ میں کیا کام البتہ منگوایا جاسکتا ہے"-----ہاشمی نے کہا۔

ٹھیک ہے فوری منگوائیں میں ہر لحاظ سے تسلی کر لینا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہ اتو ہاشمی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر فون کارڈ ریسور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پر پریس کئے اور دوسری طرف سے کال ریسو کرنے والے کو ہدایت دے کر اس نے ریسور رکھ دیا۔

"ابھی آرہا ہے لیکن آپ جس قدر ممکن ہو سکے جلدی کریں کیونکہ فلائٹ جانے میں اب تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور اس بیگ کو اس پر جانا بھی ہے"-----ہاشمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان جدید مائیکرو پرو جیکٹر لے کر آیا تو عمران نے اس سے پرو جیکٹر لیا اور پھر دفتر سے اٹھ کر وہ ریٹائرنگ روم میں آگیا۔ اس نے فلم کو پرو جیکٹر میں لگایا پھر پرو جیکٹر آن کر دیا۔ پرو جیکٹر کی منی

اس نے ریسپور واپس والٹ کو دے دیا۔ والٹ نے ایک بار پھر ٹون سنی اور پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے اسے چونکہ پاکیشیا سے اسٹارم اور پھر اسٹارم کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم تھا اس لئے وہ مسلسل نمبر پریس کرتا چلا جا رہا تھا۔ پھر اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی مخصوص آواز کمرے میں سنائی دینے لگی۔

"یس۔۔۔۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"والٹ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ کیا چیف آگئے ہیں"۔ والٹ نے اس بار اسٹارمی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس مسٹر والٹ میں بات کراتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ یہ چیف کی سیکرٹری تھی۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"والٹ بول رہا ہوں چیف۔ میرے پہلے مشن کا پھل آپ تک پہنچ چکا ہوگا"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میں تم سے خود بات کرانے کے لئے انتہائی بے چین تھا۔ سفارتی بیگ میں سے تو کوئی مائیکروفلم برآمد نہیں ہوئی۔ اس میں سرے سے کوئی مائیکروفلم تھی ہی نہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو والٹ اور مورین دونوں اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کی کرسیوں میں اچانک الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں سر آپ۔ کروبن نے خود اسے بیگ میں رکھا اور پھر کروبن آخری وقت تک ایئرپورٹ پر رہا حتیٰ کہ اس نے خصوصی سفارتی اختیارات استعمال کرتے ہوئے فلائٹ پر لوڈ ہانے سے پہلے بیگ چیک کئے اور اس کے بعد اس کے سامنے یہ بیگ فالٹ میں لوڈ کئے گئے اور پھر کروبن اس وقت تک ایئرپورٹ پر رہا جب تک جہاز پاکیشیا کی حدود سے باہر نہیں چلا گیا۔ اس کے بعد کروبن نے مجھے فون کر کے اطلاع دی"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے روانہ ہونے والی فلائٹ سب سے پہلے کاموس پر لینڈ کرتی ہے اور مائیکروفلم حاصل کرنے کا پلان بھی وہیں بنایا گیا تھا۔ مائیکروفلم کی اہمیت کے پیش نظر میں خود کاموس پہنچ گیا تھا اور پھر میرے سامنے کارمن کے دونوں سفارتی بیگز حاصل کئے گئے اور میں نے ان دونوں کو ہی چیک کیا لیکن ان دونوں میں سے کسی میں بھی مائیکروفلم نہیں تھی۔ میں نے خود چیکنگ کی ہے اس لئے اس میں کسی قسم کا شک بھی نہیں ہو سکتا۔ مائیکروفلم ان بیگز میں ڈالی ہی نہیں گئی"۔۔۔۔۔۔ چیف نے جواب دیا تو والٹ کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھی آئے۔

"آپ نے کروبن کو کال کیا تھا"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے پوچھا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ کروبن کے ساتھ کیا ہوا ہے"۔ چیف نے پوچھا۔

"مائیکروفلم نہ ملنے پر میں نے کاموس سے ہی اسے کال کیا تھا لیکن سفارت خانے سے مجھے بتایا گیا کہ کروبن کی لاش ایک ایئر پورٹ کے ایک سٹور روم میں پڑی پائی گئی ہے اور پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق اس کی موت کی وجہ زہر بتائی گئی ہے۔ اس کے چہرے اور جسم پر تشدد کے نشانات بھی موجود تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ انہیں شاید کروبن پر شک پڑ گیا اس لئے وہ اسے پکڑ کر سٹور روم میں لے گئے اور اس پر تشدد کیا لیکن کروبن نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول کھا کر خود کشی کر لی۔ ویسے پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اس کا میک اپ بھی سامنے آگیا اور اب کارمن سفارت خانے والے انکوآری کر رہے ہیں کہ یہ نقلی سیکنڈ سیکرٹری کون تھا اور اصل کہاں گیا۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"لیکن کروبن نے فلائٹ پاکیشیا سے چلے جانے کے بعد مجھے فون کیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے فلائٹ جانے کے بعد پکڑا گیا ہو گا لیکن پھر مائیکرو فلم تو ملنی چاہئے تھی اور کروبن کی ایئر پورٹ پر آمد کا مطلب ہے کہ وہ بیگ میں مائیکرو فلم ڈال کر ہی آیا ہو گا ورنہ وہ ایئر پورٹ پر آتا ہی کیوں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں دو پارٹیاں کام کر رہی تھیں۔ انہوں نے پہلے کسی طرح بیگ سے مائیکرو فلم نکالی اور پھر شاید وہ کروبن سے ہمارے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے لیکن کروبن نے کچھ بتانے کے بجائے خود کشی کر لی۔ یہ سارا کھیل کل کھیلا گیا اور جس کو ٹھی میں ہم موجود ہیں اس کا علم بھی صرف کروبن ہی کو تھا اگر کروبن زبان

"تم اپنا سیکشن کال کر لو لیکن صرف ایک بات کا خیال رکھنا کہ سپر پاورز کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم کاسٹ بلوزر کی ٹیک نالوجی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ خاص طور پر کارمن کو کیونکہ کارمن ایجنٹ اب اپنے سفارتی بیگ گم ہونے اور نقلی کروبن کے سامنے آنے پر بڑیسر گرمی سے اس بات کی تحقیق کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کھیلے جانے والے اس کھیل کا مقصد کیا تھا"----- چیف نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں چیف۔ آپ بے فکر رہیں والٹ نے ایسے بہت کھیل کھیلے ہیں"-----والٹ نے کہا۔

"او کے وش یو گڈ لگ"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو والٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ ساتھ بیٹھی ہوئی مورین کے چہرے پر حیرت اور مایوسی کی لہریں نمایاں طور پر نظر آرہی تھیں۔

"یہ کیا ہو گیا والٹ۔ ہم تو کامیابی کا جشن منا رہے تھے۔ یہاں معاملہ ہی الٹا ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہم واقعی یہ سمجھتے رہے کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہمارا اب تک کیا کرایا سب ختم کر دیا اور اب جب تک اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ ہو گا ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے"۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ اگر کرو بن زبان کھول دیتا تو اب تک ہم لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے "-----مورین نے کہا۔

"ہاں۔ کروبن نے ہماری حفاظت اور اسٹارم کے لئے اپنی جان کی قربانی دی ہے میں اس کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ میں اس کا یہ احسان کبھی فراموش نہیں کروں گا بلکہ اب کروبن کی موت کا انتقام لینا بھی مجھ پر فرض ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ والٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں یہ چاہیے کہ اس طرح کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ مورین نے بھی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او کے اب پھر کھلی جنگ شروع کر ہی دی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے یکنخت فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اب واقعی فیصلہ کن جنگ کرنے پر آمادہ ہو چکا ہے۔

دانش منزل کے آپریشن رو میں عمران جیسے ہی داخل ہوا بلیک زیر و عادت کے مطابق احتراماً کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔۔ سلام دعا کے بعد عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے بیٹھنے کے بعد بلیک زیرو بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کی سنجیدگی بتا رہی ہے کہ آپ کو مائیکروفلم نہیں مل سکی"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں مائیکروفلم تو مل گئی ہے لیکن کرو بن سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اس نے دانتوں میں موجود زہریلا
کیپسول چبا کر خود کشی کر لی ہے"----- عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران
نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"نہیں۔ اول تو اتنی بات وہ بھی سمجھتا ہو گا کہ اب فوری طور پر وہ ٹیکنالوجی حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا خاص آدمی الفریڈ اور ڈاکٹر ہاشم دونوں وہاں موجود نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اب ڈاکٹر قاضی بھی پوری طرح ہوشیار ہو چکے ہیں پھر اسے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پیچھے ہے اس لئے وہ اب لازماً پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا پھر ہی لیبارٹری کا رخ کرے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

[illegible]

"میرا نام گیلارڈ ہے اور یہ میری مسز ہیں۔ مسٹر انتھونی نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے۔۔۔۔ والٹ نے اس لڑکی سے کہا۔

"یس سر تشریف رکھیں۔ ایک صاحب اندر موجود ہیں ان کے جانے کے بعد آپ تشریف لے جائیں گے"

"----- اس لڑکی نے کہا تو والٹ اور مورین دونوں سائیڈ پر رکھے پر رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آیا تو لڑکی نے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا۔

والٹ اور مورین دونوں اٹھے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخری کونے میں بڑی سی میز کے پیچھے انتھونی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" تشریف لایئے جناب گیلار ڈاینڈ مسز گیلار ڈ"۔۔۔۔۔۔ انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ لامحالہ سیکرٹری نے اسے ان کی آمد کی اطلاع دی تھی جو ان کے اندر داخل ہوتے وقت سن رہا تھا اور مصافحے کے ساتھ رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ دونوں میز کی دوسری موجود کرسیوں کی طرف بیٹھ گئے۔

"آپ نے میرے کسی دوست کس حوالہ دیا تھا لیکن آپ نے تفصیل نہیں بتائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انھوں نے کہا۔

"آپ کے اس دوست کا نام والٹ ہے جو اب اسٹارم کی سرکاری ایجنسی سے وابستہ ہے۔"

والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ تو واقعی میرا گہرا دوست ہے۔ اوہ اب آپ کھل کر بتائیں کہ آپ کو کیا کام ہے۔ اب آپ کا کام ہر صورت میں ہوگا"۔۔۔۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا تو والٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا آپ چیک نہ کریں گے کہ کیا واقعی ہمیں والٹ نے آپ کی ٹپ دی بھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر گیلارڈ۔ اس کا نام سامنے آ بے کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہتی۔ مجھے یاد ہے ایک سال پہلے میری اس سے اسٹارم میں ملاقات ہوئی تھی اور میں نے خوشی سے اپنا فون نمبر اور کلب کے بارے میں اسے بتایا تھا۔۔۔۔۔ انھوں نے جواب دیا۔

[illegible]

"رابطہ تو کیا جا رہا ہے انتھونی۔ میں ہوں والٹ اوی یہ ہے مورین"-----والٹ نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں تم والٹ ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ ویریگڈ۔ انتھونی نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے نکل کر والٹ کی طرف بڑھا اور پھر وہ دونوں بڑی گرمجوشی سے بغل گیر ہو گئے۔

"یہ کیا چکر ہے والٹ۔ تم اور اس میک اپ میں اور مورین بھی ساتھ ہے۔ کیا کسی کیس کا سلسلہ ہے۔۔۔۔۔۔ ملنے لانے کے بعد انتھونی نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور تم سے ملاقات کا مقصد بھی یہی ہے کہ تم ہماری مدد کرو"-----والٹ نے کہا۔

"بالکل کروں گا۔ تم بتاؤ کیا سلسلہ ہے"۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"پہلے کچھ پلاؤ پھر بات ہوگی۔ یہاں کھل کر پینے کا موقع ہی نہیں ملتا"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو انتھونی نے ریسپور اٹھایا اور دوسری طرف کسی کو شراب لانے کا کہہ کر اس نے ریسپور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک آدمی ٹرے میں ایک بوتل اور تین گلاس رکھے اندر آیا اور اس نے ایک ایک گلاس تینوں کے سامنے رکھا اور پھر بوتل کھول کر اس نے تینوں گلاسوں میں شراب ڈالی اور پھر بوتل کا ڈھکن لگا کر اس نے بوتل وہیں میز پر رکھی اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے"۔۔۔۔۔ انتھونی نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟" - والٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ کیا تمہارا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہے۔" انتھونی نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہو تو تم کیا کہو گے"۔۔۔۔۔ والٹ نے اس کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے کہا۔

"میں کہوں گا کہ تم نے شیروں کی کچھار میں سردینے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا تو والٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ والٹ کی ساری عمر شیروں کو ان کی ہی کچھار میں ہلاک کرنے میں گزری ہے اور پھر جب مورین بھی ساتھ ہو تو کسی شیر کی جرات ہے کی زندہ بچ سکے"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پاکیشا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات ہیں"۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"ہاں تم سے زیادہ ہیں۔۔۔۔۔" والٹ نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"مجھے ان کے بارے میں تفصیلات چاہئیں تاکہ میں ان کے خلاف کام کا آغاز کر سکوں۔۔۔۔۔" والٹ نے کہا۔

ہوگی اور یہ لوگ جس انداز میں کام کرتے ہیں اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔ انھونی نے کہا۔

"اس مشورے کا شکریہ لیکن والٹ جو فیصلہ کرے وہ بہر حال اسے پورا کرتا ہے اس لئے کم از کم اس عمران کا خاتمہ تو ضروری ہے"-----والٹ نے جواب دیا۔

"ایک بات پوچھوں۔ سوچ کر جواب دینا"۔۔۔۔۔ انتھونی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں پوچھو"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"کیا تم مارشل آرٹ میں اس عمران کا مقابلہ کر لو گے"۔ انتھونی نے کہا۔

"تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ وجہ۔۔۔۔۔" والٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ عمران کو اگر تم چیلنج کردو اور پھر مقابلے میں اسے شکست دے دو تو یقین کرو کہ وہ تمہارا مشن خود مکمل کر دے گا لیکن یہ بات یاد رکھنا مارشل آرٹ میں اس کا مقابلہ جو انا جیسا آدمی بھی نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"کیا واقعی عمران اس پر تیار ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جو کچھ میں اس کے متعلق جانتا ہوں وہ ایسا ہی کرے گا"۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"لیکن وہ دھوکا بھی تو کر سکتا ہے۔ یہ اس کا شہر ہے یہاں اس کے ساتھی بھی ہوں گے"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"نہیں اگر وہ تیار ہو گیا تو پھر دھوکا نہیں ہوگا لیکن یہ سوچ لو کہ اگر تم شکست کھا گے تو پھر تمہیں شکست تسلیم کرنی ہوگی۔" انتھونی نے کہا۔

"کیا میرا مقابلہ اس سے ہو سکتا ہے انتھونی"۔۔۔۔۔ اچانک خاموش بیٹھی ہوئی مورین نے کہا۔

"آپ۔ عمران سے مقابلہ کریں گی"۔۔۔۔۔ انتھونی نے ایسے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے یہ کام ناممکن ہو۔

"ہاں میں والٹ سے بھی بہتر لڑ سکتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی والٹ۔ کیا مورین ٹھیک کہہ رہی ہے؟"۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔ مورین واقعی بہترین لڑاکا ہے"----- والٹ نے اثبات میں سر ہلتے ہوئے جواب دیا۔

"ایک بار پھر سوچ لو کیونکہ ایک بار آگے بڑھنے کے بعد واپسی کا راستہ نہیں رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"اگر کبھی میں نے ضرورت محسوس کی تو میں تمہیں سون کر کے کہہ دوں گا۔ پہلے مجھے اپنے طور پر کام کرنے دو مجھے یقین ہے کہ میں اس سے سب کچھ اگلوں گا"-----والٹ نے کہا تو انتھونی نے کندھے اچکائے اور خاموش ہو گیا۔

لاسٹر کلب کی پارکنگ میں کار روک کر عمران کار سے نیچے اتر رہا تھا کہ ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کے قریب آ گیا۔

"باس مارٹن اندر موجود ہے لیکن وہ انتہائی وہمی آدمی ہے اس لئے وہ عام طور پر کسی سے نہیں ملتا البتہ عقبی طرف سے ایک راستہ سیدھا اس کے آفس میں جاتا ہے لیکن اس راستے پر تین چار مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں اس لئے پہلے انہیں ٹھکانے لگانا ہوگا اس لئے میں سائینسز پوسٹل لے آیا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے سلام دعا کے بعد باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا اس کے آفس میں پوچھ گچھ بغیر کسی مداخلت کے ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس کا آفس سائونڈ پروف ہے اور چونکہ وہ بہت کم کسی سے ملتا ہے اس لئے بغیر اس کی خصوصی اجازت کے کوئی اندر نہیں جاتا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ مسلح افراد ویسے کسی کو اس تک پہنچنے نہیں دیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ کی قتل و غارت شروع کر دی جائے۔" عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے باس کہ وہ صرف فون پر بات کرتا ہے۔ بہت کم کسی سے ملاقات کرتا ہے"۔۔۔۔۔

ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے آؤ بہر حال اس سے پوچھ گچھ انتہائی ضروری ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر عمران ٹائیگر کی رہنمائی میں کلب کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف ایک بندگلی میں پہنچ گیا جس میں ایک دروازہ تو موجود تھا لیکن دروازہ بند تھا اور دروازے میں باقاعدہ ایک سوراخ بنا ہوا تھا جس میں سے اندر موجود آدمی کا صرف چہرہ ہی نظر آ سکتا تھا۔

"باس آپ ذرا سائیڈ میں ہو جائیں ورنہ یہ دروازہ نہیں کھلے گا"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جب معاملہ احتیاط کا نہ ہو تو پھر کیسی احتیاط۔ آؤ۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خود ہی دروازے پر دستک دی۔" دوسرے لمحے اس سوراخ میں سے ایک چہرہ نظر آنے لگا۔

"کون ہو تم اور ادھر کیوں آئے ہو"۔۔۔۔ اندر سیپے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مجھ سے رقم کا تھیلا لے لو۔ پچاس لاکھ روپے ہیں اور اپنے باس کو پہنچا دو وہ اس کا منتظر ہوگا"۔۔۔۔۔

عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے تھیلا"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کار میں"۔۔۔ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"اچھا اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی لاک ہٹے اور دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"چلو بھئی یہ کام میں نے کر دیا ہے باقی تم کر لو"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بجلی کی سی

تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے دروازے پر نظر آنے والا آدمی چینختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا

گرا۔ ٹائیگر نے اس کے سینے پر زوردار ہاتھ مار کر اسے پیچھے اچھال دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر

کے دوسرے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے مشین پستل سے ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور نیچے گر کر

اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی چینختا ہوا نیچے گر اور تڑپنے لگا۔ ٹائیگر اسے کر اس کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا

چلا گیا جبکہ عمران نے مڑ کر اطمینان سے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک تنگ سی

راہداری تھی جو تھوڑا آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ دور سے چینختے اور گرنے کی آوازیں سنائی سے رہی تھیں اس

لئے عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر راستہ صاف کرنے کے کام میں مصروف ہے۔ وہ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

راہداری کے موڑ کی دوسری طرف تین افراد فرش پر پڑے ابھی تک تڑپ رہے تھے جبکہ ٹائیگر ایک

دروازے کے سامنے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"آئیے باس میں نے راستہ صاف کر دیا ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں

سر ہلادیا۔

"تم یہاں باہر ٹھہرو گے تاکہ کوئی مداخلت نہ ہو سکے۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا اور عمران

نے بھاری دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"تم۔ تم کون ہو"۔۔۔۔۔ ایک سائیڈ پر صوفے پر تو ریبا نیم دراز بھاری جسم اور چوڑے جبرے ویلے آدمی

نے اسے اندر آتا دیکھ کر چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یلکخت سیدھا ہو گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے مارٹن"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

"علی عمران۔ کون علی عمران۔ تم یہاں تک پہنچ کیسے گئے"۔ مارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک چھٹکے سے

اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ مارٹن باہر موجود تمہارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور میں صرف تم سے چند

معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور بھاری اور

خاصے طاقتور جسم کے مالک ہونے کے باوجود مارٹن جھٹکے سے واپس صوفے پر بیٹھ جانے پر مجبور ہو گیا۔

"مم۔ مگر۔ مگر"۔۔۔۔۔ مارٹن نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو عمران کا دوسرا بازو گھوما اور

مارٹن چینختا ہوا صوفے پر ہی گر گیا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ تو"۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ مارٹن پر ہاتھ اٹھاؤ تم"۔۔۔۔۔ مارٹن نے یلکخت ہزیانی انداز میں چینختے ہوئے کہا

لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چینختا ہوا صوفے کی دوسری سائیڈ پر جا گرا اور پھر وہ جھٹکے سے سیدھا ہو رہا تھا

کہ عمران کا بازو گھوما اور وہ دوسری سائیڈ پر جا گرا۔ مارٹن کی ناک اور منہ دونوں سے خون کی لکیریں نکلنے لگی

تھیں۔

"تت-تت-تم"۔۔۔۔۔ مارٹن نے اسبار سیدھا ہو کر بیٹھنے کے بجائے وہیں پڑے پڑے کہا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس بار اگر تم نے اٹھنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ مجھے خالی ہاتھ وحشی سانڈوں کی گردنیں توڑنے کے ایک سوا ایک طریقے آتے ہیں۔ سمجھے"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے میں اب نہیں اٹھوں گا"۔۔۔۔۔ مارٹن کی ساری اکڑفوں عمران کے دو تھپڑوں سے ہی ہوا ہو گئی تھی اور پھر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس نے اپنی آستینوں سے ناک اور منہ سے نکلنے والا خون صاف کرنا شروع کر دیا۔

"کارمن سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کروبن کے لئے تم نے دو چار روز کے اندر کام کیا ہے۔ شاید اس کے آدمیوں کو کوئی رہائش گاہ مہیا کی ہے، کار اور اسلحہ مہیا کیا ہے یا پھر کاغذات تیار کر کے دیئے ہیں۔ بس ان کی تفصیل بتادو۔ تمہیں یہ تو معلوم ہی ہو گیا ہو گا کہ کروبن نے ایئرپورٹ پر دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خود کشی کر لی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم-تم-تمہارا تعلق پولیس سے ہے"۔۔۔۔۔ مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ پولیس سے نہ کسی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ کروبن ہلاک ہو گیا ہے جبکہ ان لوگوں سے ہم نے رابطہ کرنا ہے جنہیں اس نے تم سے سہولیات لے کر دی ہیں لیکن کروبن اس بارے میں کوئی بیان دیئے بغیر ہلاک ہو

گیا البتہ اس نے پہلے جو رپورٹ ہیڈ کواٹر کو دی تھی اس کے مطابق اس نے کوئی کام لاسٹر کلب کے مارٹن سے کرایا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو مارٹن حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"لیکن۔ لیکن تم تو مقامی ہو"۔۔۔۔۔ مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میک اپ کافن کافی ترقی کر گیا ہے مارٹن اس لئے تن اپنے ذہن پر زور ڈالنا چھوڑ دو"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

وہ اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران اچھل کر پیچھے ہٹا تو مارٹن جس نے اچانک اس کے پیٹ پر ٹکرمار کر اسے گرانے کی کوشش کی تھی سنبھل نہ سکا اور چیختا ہوا منہ کے بل سیدھا قالین پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے پہلو میں لات ماری اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہو امارٹن چیخ کر سائیڈ پر گرا اور پھر کروٹ لے کر پشت کے بل ہو گیا۔ اسی لمحے عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا اور مارٹن کے عمران کی ٹانگ پکڑنے کے لئے اٹھنے والے دونوں ہاتھ ڈیلے ہو کو واپس قالین سے جا ٹکرائے۔ اس کے جسم نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور اس کا چہرہ تیزی سے اس قدر مسخ ہوتا چلا گیا جیسے کسی نے اس کے چہرے پر کسی مسخ شدہ آدمی کا ماسک چڑھا دیا ہو۔

"بولو کیا کام کیا ہے تم نے۔ ورنہ"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا تو مارٹن کا چہرہ دوبورہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک یہ کیا ہے۔ یہ ہولناک عذاب ہے"۔۔۔۔۔ مارٹن کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔

"بتاؤ ورنہ"۔۔۔۔۔ عمران نے دوبارہ پیر کو موڑتے ہوئے کہا اور پھر واپس موڑ لیا۔

"وہ۔ وہ ایک مرد اور ایک عورت کے اصل کاغذات بنا کر دیئے تھے اور ایک کو ٹھی اور کار دی

تھی۔ بس۔ بس یہی کام تھا"۔ مارٹن کے منہ سے اس بار اس انداز میں الفاظ نکلے جیسے الفاظ اس کی خواہش کے بغیر خود بخود اس کی منہ سے نکلتے چلے آ رہے ہوں۔

"جو کاغذات بنائے ہیں ان کی تفصیل۔ ان پر موجود تصویروں کے حلیے بتاؤ اور نام بتاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مارٹن نے تفصیل سے جواب دے دیا۔

"کون سی کو ٹھی دی ہے انہیں۔ بتاؤ" عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ریڈ لائن کالونی کی کو ٹھی نمبر آٹھ بی بلاک"۔۔۔۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو مارٹن نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"تمہارے علاوہ اور کس کو اس کو ٹھی کا علم ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کسی کو نہیں۔ وہ میری ذاتی رہائش گاہ تھی"۔۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا ان لوگوں کو جانتے ہوں جو اس میں رہ رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہاں کون رہ رہا ہے۔ یہ سننے کرو بن سے انتہائی بھاری رقم لی تھی اور کرو بن نے کہا تھا کہ میں کسی طرح بھی وہاں کوئی رابطہ نہ کروں۔ جب کو ٹھی خالی ہوگی تو وہ مجھے خود بتا دے گا"۔۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔ وہ اب اس طرح عمران کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا جیسے کوئی ماتحت اپنے باس کے سوالوں کا جواب دیتا ہے۔

"وہاں کار بھی موجود ہوگی"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں سرخ رنگ کی کار ہے"۔۔۔۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"اس کا نمبر بتاؤ اور سنو کوئی غلط بیانی نہ ہو ورنہ جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ جائے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو۔ یہ عذاب ہٹالو"۔۔۔۔۔ مارٹن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کار کار جسٹر لیشن نمبر بتاؤ"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مارٹن نے جسٹر لیشن نمبر بتا دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا پیر تیزی سے مڑا اور مارٹن کے منہ سے خر خراہٹ کی آواز نکلی اور دوسرے لمحے اس کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کار یسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو مارٹن نے بتائے

تھے۔ دوسر طرف سے گھنٹی بجتی رہی لیکن کافی دیر تک جب کسی نے ریسپور نہ اٹھایا تو عمران نے ریسپور کریدل پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی مداخلت تو نہیں ہو یہ"۔۔۔۔۔ عمران نے باہر موجود ٹائنگر سے پوچھا۔

"نہیں باس"۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چلو آؤ چلیں۔ مارٹن ختم ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے عقبی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائنگر نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ راہداری میں موجود لاشوں کو پھلانگتے ہوئے عقبی دروازے سے نکل کر گلی میں پہنچ گئے۔ ٹائنگر نے دروازہ بند کر دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے پارکنگ میں موجود اپنی کار کے قریب پہنچ کر ٹائنگر سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے کہا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ عمران نے کار ہوٹل سے باہر نکالی اور پھر اسے ایک فون بوتھ کے قریب لے جا کر روک دیا اور پھر نیچے اتر کر وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے کار ڈال کر ریسپور اٹھایا اور نمبر پر یس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ ایک کار کا نمبر نوٹ کرو اور نمبر ز کو کہہ دو کہ وہ اس کار کو تلاش کریں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارٹن کا بتایا ہوا نمبر دہرایا۔

"کلر اور ماڈل کی کوئی تفصیل ہے عمران صاحب"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں ڈائسن کار ہے سرخ رنگ کی اور سنو جو لیا سے کہہ دو کہ وہ ریڈ لائن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ بی بلاک پر پہنچ جائے میں وہیں جا رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ کوٹھی میں والٹ اور اس کی ساتھی عورت مقیم ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ہدایات دے دیتا ہوں"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کار کو اگر ٹریس کیا جائے تو اسکی نگرانی کی جائے اور مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی جائے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسپور رکھا اور کار ڈنکال کر فون بوتھ سے نکل دوبارہ کار میں آکر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے ریڈ لائن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ کالونی ابھی حال ہی میں تعمیر ہوئی تھی اور پاکیشیا کے شمالی حصے میں تھی اس لئے وہاں تک پہنچتے پہنچتے عمران کو کافی وقت لگ گیا۔ عمران نے کار کالونی کی ایک سائیڈ میں روکی اور سائیڈ سیٹ ہٹا کر اس نے اندر موجود باکس کو کھولا اور اس میں سے مخصوص ساخت کا پسٹل نکال کر اس نے میگنیزین چیک کیا۔ میگنیزین بے ہوش کر دینے والی انتہائی زور اثر گیس کے کیپسولوں سے بھرا ہوا تھا۔ عمران نے پسٹل جیب میں رکھا اور پھر باکس میں سے ایک ڈبہ ٹھا کر اس نے اسے کھولا۔ اس میں ماسک موجود تھے۔ عمران نے ایک ماسک لیا اور اسے ڈیش بورڈ کے خانے پر رکھ

کر اس نے ڈبے کو بند کر کے واپس باکس میں رکھا اور پھر سیٹ بند کر کے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور ماسک اٹھا کر اپنے چہرے اور سر پر چڑھایا اور بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھوں سے تیزی سے اسے مخصوص انداز میں تھپکانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک تھپکانے کے بعد اس نے بیک مرر میں جائز ہلایا تو وہ اب وہ غیر ملکی بن چکا تھا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر آیا۔ جولیا کی اسے فکر نہ تھی کیونکہ وہ اس کی کار پہچانتی تھی۔ اس نے ماسک میک اپ اس لئے کیا تھا کہ والٹ یقیناً اسے پہچانتا ہوگا اس لئے اگر اس نے اسے دیکھ لیا تو پھر وہ فرار بھی ہو سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کی کار کو تیزی سے آتے ہوئے دیکھا اور پھر جولیا نے کار عمران کے پاس روک دی۔

"کار سائیڈ پر لگا دو جولیا۔ جلدی کرو میں تمہار ہی انتظار کر رہا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔

"آؤ اب ہم نے اس کو ٹھی کو چیک کرنا ہے جہاں یہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت رہتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیسے اس کو ٹھی کا پتہ چلا"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس انداز میں چل رہے تھے جیسے چہل قدمی کر رہے ہوں تاکہ اگر کوئی ان کی نگرانی کر بھی رہا ہو تو اسے شک نہ پڑ سکے۔

"تمہاری دی ہوئی ٹپ کی وجہ سے ممکن ہو سکا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مارٹن والی ٹپ"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا،

"ہاں۔ چیف نے بتایا تھا کہ یہ ٹپ تم نے دی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے اسے تلاش کیسے کیا تھا"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

میں نے ٹائیگر کی خدمات حاصل کر لی تھیں اور ٹائیگر نے سونگھ کر بتا دیا کہ لاسٹر کلب کا مارٹن ہی وہ مارٹن ہے جس کے نام سے جولیا کی خوشبو آرہی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"لیکن تم شاید نزلے کے دائمی مریض ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے اس پر طنز کیا ہے کہ اسے جولیا کی خوشبو کیوں نہیں آئی۔

"خوشبو کی زیادتی کی قوت شامہ کو بیکار کر دیتی ہے اور میرے ساتھ یہی ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"وہ سامنے کو ٹھی ہے۔ کو ٹھی نمبر آٹھ بی بلاک"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بغیر اشارہ کئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"چلتی رہو کیونکہ حرکت میں برکت ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ کافی فاصلہ طے

کرنے پر وہ ایک فون بوتھ کے سامنے رکا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس میں ڈالا اور پھر ریسپور اٹھا کر

نمبر پر ریس کرنا شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے ریریور نہی اٹھایا تو عمران

نے ریسپور رکھ دیا اور کارڈ نکال لیا۔

"اوکے۔ یہ ریڈ لائن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ بی بلاک پہنچے گی اس لئے تنم نگرانی چھوڑ کر دوسرے راستے سے
آ جاؤ تا کہ نگرانی چیک نہ کی جاسکے لیکن کوٹھی کے باہر سے نگرانی کرتے رہنا البتہ ضرورت پڑنے پر میں تمہیں
خود کال کر لوں گا۔ اور اینڈ آل"----- عمران نے کہا اور ونڈ بٹن پریس کر کے وہ تیزی سے عقبی دیوار
میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ جو لیا اب تک عقبی طرف پہنچ چکی ہوگی۔ اس نے
دروازہ کھولا ہی تھا کہ جو لیا وہاں آ گئی۔

"صاحب موجود نہیں ہیں جناب۔ آپ کوئی پیغام دینا چاہیں تو دے دیں۔۔۔۔۔" دو سے طرف سے کہا گیا۔

[illegible]

"نگرانی۔ لیکن کیوں وہ ہمیں کس طرح پہچان سکتے ہیں"-----مورین نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کچھ تو ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا لیکن پھر ایک مڑنے پر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ نیلے رنگ کی کار دوسری طرف مخالف سمت کو مڑ گئی تھی۔

"کار تو دوسری طرف مڑ گئی ہے"۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"ہاں اور یہ سمت ایسی ہے کہ نگرانی کرنے والے ادھر نہیں آسکتے اس لئے میرا شک غلط تھا"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا اور مورین نے بھی اطمینان بھرا سانس لیا۔ اس کے سستے ہوئے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آخر ہماری نگرانی کون کر سکتا ہے"۔۔۔۔۔ مورین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو والٹ نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ تقریباً نصف گھنٹے بعد اس کالونی میں داخل ہوئے جس میں ان کی رہائش گاہ تھی۔ والٹ نے کار پھاٹک کے سامنے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ایک مخصوص انداز میں بنی ہوئی چابی نکالی اور اسے پھاٹک میں لگے ہوئے خود کار تالے میں ڈال کر پہلے جب دائیں اور پھر بائیں طرف گھمایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔ والٹ نے چابی کی ہول سے نکالی اور

اسے جیب میں ڈال کر وہ کار کی طرف مڑا۔ اس کے ساتھ ہی پھاٹک میکانیکی انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا۔

پھاٹک میں ایسا میکانیکی نظام نصب تھا کہ تالا کھلنے کے ایک منٹ بعد وہ خود بخود کھل جاتا تھا اور خود کار تالا بھی

بخود لاک ہو جاتا تھا اس لئے والٹ کو خود پھاٹک کے پٹ کھولنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ کار کی ڈرائیو

سیٹ پر بیٹھ کر والٹ نے کار اسٹارٹ کی اور اسے چلاتا ہوا پورچ میں پہنچ گیا۔ اس کے عقب میں پھاٹک خود

بخود بند ہو گیا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔ مورین نے کار کا دروازہ کھولنے ل کے لئے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے چونک کر والٹ سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ والٹ کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کسی کی مخصوص بوسہ سونگھ رہا ہو۔

"میرا خیال ہے کوٹھی خالی نہیں ہے۔ مجھے یوں احساس ہو رہا ہے کہ یہاں کچھ لوگ موجود ہیں
-----والٹ نے کہا۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں کون آ سکتا ہے۔ تمہارے ذہن میں شاید ابھی تک نگرانی والی بات چھائی ہوئی ہے۔" مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی رک جاؤ میری چھٹی حس غلط اطلاع نہیں دے سکتی"۔ ولٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی مورین بھی کار سے باہر آگئی۔ وہ بھی بے حد چونکنا نظر آرہی تھی۔ وہ دونوں بے حد چونکے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن جب کچھ دیر

[illegible]

"اب کیا محسوس کر رہے ہو والٹ"۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے مسکرتے ہوئے کہا۔

[illegible]

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔ اچانک مورین کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہم اس وقت عمران کی قید میں ہیں۔ یہ سامنے عمران بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ والٹ نے مورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاتون کا نام تو بے حد خوبصورت ہے مورین۔ تم نہ جانے کیوں اس قدر خوبصورت نام لینے سے گریز کر رہے ہو"-----عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مورین تو پہلی بار پاكيشيا آئی ہے تمہیں اس کے نام کا کیسے علم ہو گیا۔۔۔۔۔۔ ولٹ نے حیران ہو کر کہا۔"

"تم نے خود ہی اپنی رہائش گاہ پر مورین کا نام لیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا تو ولٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

[illegible]

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ بہر حال اب تم کیا چاہتے ہو کھل کر بات کرو"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

[illegible]

"ارے نہیں۔ ابھی میں اتنا بڑا سیکریٹ ایجنٹ نہیں بنا کہ بین الاقوامی ایجنٹوں کے ذہنوں میں آنے والے خیالات بھی جان سکوں۔ جب سے تمہیں ہوش آیا ہے تم نے پہلے تو ٹانگ نیچے لے جا کر یہ چیک کیا کہ کیا تمہارا پیر کرسی کے عقب پائے تک پہنچ سکتا ہے یا نہیں پھر تم نے اپنا سانس روک کر اور جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی ہے پھر تم نے اپنی دائیں ٹانگ کو موڑ کر پیچھے لے جانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد تم نے اپنے دونوں پیر سامنے فرش پر رکھ کر انہیں دبا کر دیکھا کہ شاید کرسیوں کا میکینزم یہاں موجود ہو۔ پھر تمہاری نظریں سوئچ بورڈ پر جم گئیں۔ تم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس میکینزم کا تعلق سوئچ بورڈ سے تو نہیں ہے البتہ یہ بات مجھے بھی معلوم ہے کہ یہ سب کچھ تم نے لاشعوری طور پر کیا ہے۔ اگر تم اسے خیالات کہتے ہو اور بات ہے۔" عمران نے مسکرتے ہوئے وضاحت کی تو والٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارے متعلق جو کچھ بتایا جاتا ہے وہ غلط نہیں ہے لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم میری رہائش گاہ تک کیسے پہنچ گئے اور تم نے ہمیں اس میک اب میں کیسے پہچان لیا۔" والٹ نے کہا۔

"تمہیں اس قدر شکست خوردہ میں پہلی بار دیکھ رہی ہوں حالانکہ آج سے پہلے کئی بار اس سے بھی زیادہ مشکل سچو نیشنز آتی رہی ہیں ماور ہم کئی بار یقینی موت کے منہ تک پہنچ گئے تھے لیکن تمہاری یہ حالت پہلے کبھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے اس لڑکی جو لیا کی موجودگی کا مطلب بھی یہی ہے کہ عمران نے چیف سے اس سارے سیٹ اپ کی پہلے سے ہی منظوری حاصل کر لی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ہلاک کرنے کے

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔ مشن تو ختم ہو گیا۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"یہ تحفہ کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ مورین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"دیکھو اب وہ آئے گا تو معلوم ہاگا"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلادیا لیکن اس کے ذہن میں بہر حال تجسس کی لہر موجود تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیر و ملحہ کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھا۔ عمران کے سامنے میز پر ایک چھوٹا سا باکس رکھا ہوا تھا۔ عمران خاموش بیٹھا اس باکس کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک وہ اس طرح چونک پڑا جیسے اسے کوئی خیال آگیا ہو۔ اس نے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی لیکن آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ کاسٹ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر قاضی کی آواز ہے۔ اس نے نمبر بھی لیبارٹری کے ہی ڈائل کئے تھے۔ ڈاکٹر قاضی نے یقیناً سکیورٹی کے تحت اپنا نام نہ لیا تھا۔

ڈاکٹر قاضی صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف آف پکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ اب تو آپ کو نمائندہ خصوصی والا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کیا ہیں اور چیف نے آپ کو کیوں اپنا نمائندہ خصوصی بنا رکھا ہے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر قاضی نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس حسن ظن کا بے حد شکریہ ورنہ میں تو اپنے آپ کو آپ جیسے قابل سائنسدان کے مقابل کچھ نہیں سمجھتا۔ ڈاکٹر ہاشم کا کیا ہوا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔

"اس کا کورٹ مارشک ہو اور پھر اسے غداری کے الزام میں موت جی سزا دی گئی ہے اور اس پر عمل درآمد بھی ہو چکا ہے۔ آپ بتائیں کہ ان ایجنٹوں کا کیا ہوا جو یہاں سے کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی لے گئے تھے"۔ ڈاکٹر قاضی نے کہا

"وہ فلم میں نے ایئرپورٹ سے حاصل کر لی تھی اور اس کے بعد وہ دونوں ایجنٹ بھی ہاتھ آگئے تھے" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر وہ فلم آپ مجھے بھجوا دیں"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ پکیشیا سروس کے چیف ریکارڈ میں رہے گی اور وہ دوسری کاپی بھی جو آپ نے مجھے بنا کر دی تھی"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے وہ مناسب سمجھیں لیکن عمران صاحب ان دو ایجنٹوں کی ناکامی کے بعد بہر حال اور ع ایجنٹ بھی لازماً آئیں گے۔ گو ہم نے مزید احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں لیکن جب سے یہ واقعہ ہوا ہے مجھ میں اب وہ پہلے جیسا اعتماد بہر حال نہیں رہا اور میں اکثر یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہوں کہ یہ سلسلہ کیسے ختم ہوگا"۔ ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"اوہ پھر تو اچھا ہو گیا لیکن اسٹارم کے سائنس دان احمق ہیں کہ ان دنوں وہ یہ پرزہ یا اس کی ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گو آج سے چار پانچ سال پہلے واقعی ایسا ہی ہوتا تھا۔ میں نے بھی کاسٹ بلوئر کی ٹیکنالوجی کارمن سے خفیہ طور پر حاصل کی تھی اور پھر اس میں یہاں کے ماحول کے مطابق ضروری تبدیلیاں کر کے تیار کر لیا تھا کیونکہ کارمن اور پاکیشیا کے ماحول میں بے حد فرق ہے اور پھر ہم نے یہ کیمیائی ہتھیار کارمن کے خلاف استعمال نہیں کرنے بلکہ اگر کبھی ضرورت پڑی تو ان کا استعمال یہاں ایشیا ہی میں ہونا ہے لیکن گزشتہ سال اس کی ٹیکنالوجی اوپن ہو چکی ہے۔ ایکریمیا کے ایک سائنس دان وکٹر ہیلوم نے اس پر ایک تفصیلی مقالہ لکھا تھا۔ گو انہوں نے اسے اپنی زندگی میں تو شائع نہیں کیا تھا لیکن انہوں نے وصیت کر دی تھی کہ ان کی موت کے بعد اسے شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ ان کے انتقال کے بعد بین الاقوامی سائنس میگزین میں اسے شائع کر دیا گیا۔ گو حکومت ایکریما نے معلوم ہونے پر اس میگزین کی تمام کاپیاں ضبط کر

"کس میگزن میں اور کب یہ شائع ہوا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا تو ڈاکٹر قاضی نے میگزن کا نام اور دوسری تفصیل بتادی۔

"اچھا ویسے بڑا عجیب سا نام ہے۔ پہلے کبھی سنا نہیں لیکن بہر حال مجھے پسند آیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران کے چہرے پر یکلخت چھائے ہوئے سنجیدگی کے تاثرات غائب ہو گئے تھے اور اب وہاں شرارت کے تاثرات نمایاں نظر آرہے تھے۔

282
www.RiazAcademy.BlogSpot.com

" میری بیگم۔ احتیاط بیگم۔ کیا مطلب۔ میں نے تو شادی ہی نہیں کی اب تک۔۔۔۔۔ ڈاکٹر قاضی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ احتیاط اب آپ کی زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے اور زندگی کا لازمی حصہ تو بیگم ہی ہو سکتی ہے۔" و مران نے آخر کار وضاحت کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر قاضی باوجود اپنی سنجیدگی کے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب۔ آپ واقعی دلچسپ مذاق کرتے ہیں۔ بہر حال میرا یہ مقصد نہیں تھا۔ خدا حافظ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ارے صرف بیگم کا نام سنتے ہی دوڑ لگا دی۔ جب اصل بیگم آئے گی تو کیا ہوگا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیر و چائے کی دو پیالیاں اٹھائے میز کے قریب آیا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لے کر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کس نے دوڑ لگا دی ہے عمران صاحب۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"محترمہ احتیاط کے ہونے والے شوہر نامدار جناب ڈاکٹر قاضی صاحب کاسٹ لیبارٹری کے انچارج نے۔۔۔۔۔ عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"محترمہ احتیاط۔ کیا مطلب یہ کیسا نام ہے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر قاضی کا فقرہ اور پھر اپنا جواب بتا دیا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان دانش منزل سے۔ میری لائبریری میں جاؤ اور وہاں سے رسالہ انٹرنیشنل سائنس میگزین کا گزشتہ سال والا بنڈل اٹھا کر چیک کرو کہ اس میں ماہ فروری کا رسالہ موجود ہے یا نہیں اور پھر مجھے بتاؤ میں فون ہولڈر رکھتا ہوں۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ریسیور علیحدہ رکھنے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے۔۔۔۔۔ و مران نے پوچھا۔

"رسالہ موجود ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"تو اس رسالے کو کسی لفافے میں ڈال کر یہاں دانش منزل پہنچا دو" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"اس رسالے میں کیا خاص بات ہے عمران صاحب۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے ڈاکٹر قاضی سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"جب اس کی ساری کاپیاں ضبط کر لی گئیں تھیں تو یہ آپ کے پاس کیسے پہنچ گیا"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عسالہ صرف ایکریمیا سے ہی نہیں چھپتا ایشیا کے لئے اس کا علیحدہ ایڈیشن چھپتا ہے۔ ایکریمیا والوں نے شاید ایکریمیا میں چھپنے والے ایڈیشن کو ہی ضبط کیا ہو گا اس لئے ایشیا میں چھپنے والے ایڈیشن کی طرف ان کی توجہ یا تو گئی نہیں ہوگی یا بعد میں ہوئی ہوگی اس طرح جن کے مستقل آرڈر ہوتے ہیں ان کا رسالہ چونکہ چھپتے ہی بھجوا دیا جاتا ہے اس لئے وہ پہنچ گیا"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو آپ نے یہ مضمون یقیناً پڑھا ہو گا۔ آپ کو خود یاد ہونا چاہئے تھا"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بعض اوقات مسلسل کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے رسائل پڑھنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور بعض اوقات رسالے میں صرف چند مضامین ہی پڑھنے کا موقع ملتا ہے اس لئے یقیناً یہ مضمون بھی مس ہو گیا ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ مخصوص سیٹی کی آواز بتا رہی تھی کہ دانش منزل کی گیٹ کی دیوار میں نصب مخصوص خانے میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے آٹومیٹک سسٹم کے تحت یہ چیز سیدھی میز کی سب سے نچلی دراز میں خود بخود پہنچ جایا کرتی تھی اس لئے جب سیٹی کی آواز بند ہوئی تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز کھولی اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا اور عمران اور بلیک زیرو دونوں سمجھ گئے

کہ یہ وہی رسالہ ہے جو عمران نے سلیمان سے ذریعے منگوایا تھا۔ بلیک زیرو نے پیکٹ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے کھولا اور اندر موجود رسالہ نکال کر اس نے اسے کھولا اور دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظر ایک مضمون پر جم گئیں۔

"موجود ہے وہ مضمون"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پڑھنے میں مصروف رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسالہ بند کر دیا۔

"ڈاکٹر قاضی کی بات درست ہے۔ اسٹارم کے سائنس دان واقعی احمق ہیں۔ اس مضمون میں وہ سب کچھ واضح طور پر درج ہے جو کچھ وہ پاکیشیا سے پرزہ یا اس کی ٹیکنالوجی چوری کر کر حاصل کرنا چاہتے تھے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس مضمون کی ایک کاپی بنا کر لاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے رسالہ اٹھا کر اسے کھول کر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مضمون کا نام اور صفحہ نمبر بتا کر رسالہ اسے دے دیا۔ بلیک زیرو رسالہ اٹھائے اندرونی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران کے سامنے پڑے ہوئے باکس میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس میں سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا تو عمران نے تیزی سے باکس کے کونے میں موجود

ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس والٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ والٹ کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف بول رہا ہوں والٹ"۔۔۔۔۔ ایک دوسری آواز باکس میں سے نکلی اور عمران کے چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔ پھر ان دونوں کے درمیان طویل وقت تک گفتگو ہوتی رہی جسے عمران بیٹھا خاموشی سے سنتا رہا اسی دوران بلیک زیر واپس آ گیا تھا۔ اس نے باکس میں پکڑی ہوئی نضمون کی کاپی اور رسالہ عمران کے سامنے رکھا اور واپس جا کر اپنی کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا اور وہ بھی باکس میں سے نکلنے والی آوازیں سنتا رہا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو اس کے ساتھ ہی باکس کا سبز رنگ کا بلب ایک جھماکے سے دوبارہ سرخ رنگ کا ہو گیا اور عمران نے باکس کے کونے میں موجود بٹن پریس کیا تو سرخ رنگ کا بلب بھی بجھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ اسٹارم حکونت نے پاکیشیا سے پرزہ چوری کرنے کا مشن واقعی منسوخ کر دیا ہے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بیری لاسکلی کے چیف ہر برٹ سے بات ہوئی تھی اس میں اس نے یہی بتایا تھا کہ وہ مشن منسوخ کرا دے گا لیکن ظاہر ہے یہ بات حتمی نہیں تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ مشن منسوخ نہ کرتے اس میں نے والٹ کی رہائش گاہ میں موجود فون میں خصوصی آلہ نصب کر دیا تھا اور لاسکلی کے چیف کو خود ہی وہاں کا

نمبر بھی بتا دیا تھا تاکہ جب وہ والٹ سے بات کرے تو ہم ان کے درمیان ہونے والی گفتگو یہاں سن سکیں اس طرح اصل حقیقت سامنے آسکتی تھی اور اب یہ بات چیت سننے کے بعد بہر حال یہ بات کنفرم ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔ کچھ دیر بعد عمران نے فون کار ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔ جیسے ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی باکس میں سے بھی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور اس کے ساتھ ہی سرخ بلب جل اٹھا لیکن عمران نے باکس کو اٹھا کر اس کے عقب میں موجود ایک بٹن آف کر دیا تو بلب بجھ گیا اور عمران نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب جب وہ خود بات کر رہا تھا تو اب اسے بات چیت باکس کے ذریعے سننے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

"یس والٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ریسیور اٹھائے جانے کے ساتھ ہی والٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ یقیناً آپ لوگوں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا ہوگا۔ پاکیشیا میں یہ روایت ہے کہ جانے والوں رخصت کرنے سے پہلے تحفہ دیتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک حقیر سا تحفہ دوں تاکہ روایت برقرار رہ سکے۔ حقیر اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ دونوں بین الاقوامی شہرت کے سیکرٹ ایجنٹ ہیں جبکہ میں ایک معمولی سا آدمی ہوں۔ بہر حال تحفہ تو تحفہ ہی ہوتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ میرا یہ حقیر تحفہ ضرور قبول کر لیں گے۔ میں حاضر ہو رہا ہوں تب تک کے لئے گڈ بائے"۔۔۔۔۔ و عمران نے کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات سننے بغیر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"یہ مضمون شاید آپ انہیں بطور تحفہ دینا چاہتے ہیں" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ حقیر سا تحفہ"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران جسے حقیر سا تحفہ کہہ رہا ہے وہ اسٹارم حکومت کے لئے کتنا بڑا اور اہم ثابت ہوگا۔ عمران نے ایک بار پھر ریسور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"۔۔۔۔۔ جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"تم والٹ کی رہائش گاہ ریڈ لائن کالونی کے سامنے پہنچ جاؤ۔

عمران وہاں پہنچ رہا ہے تم نے اس کے ساتھ والٹ اور اس کے ساتھی عورت سے ملنا ہے اور تم نے اس ساتھ رہ کر سیکرٹ سروس کی نمائندگی کرنی ہے لیکن تم اب وہاں جانے سے پہلے مقامی میک اپ کرو گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"مقامی میک اپ چیف"۔۔۔۔۔ جولیا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پہلے تم عمران کے ساتھ ان دونوں سے اپنی اصلی شکل میں مل چکی ہو اس وقت یہ خیال نہ تھا کہ والٹ اور لاسکی کا چیف یہ مشن ختم کر دے گا اس لئے ضروری نہ تھا کہ وہ زندہ رہ جاتے لیکن اب چونکہ حکومت اسٹارم نے مشن منسوخ کر دیا ہے اور والٹ اور اس کی ساتھی عورت بھی واپس جا رہے ہیں اس لئے تم اب انہیں مقامی میک اپ میں ملو گی تاکہ وہ اب تمہارے میک اپ کو تمہاری اصلی شکل سمجھ لیں عمران کو میں نے ہدایات دے دی ہیں اس لئے وہ خود ہی اس بارے میں وضاحت بھی کر دے گا۔ تمہارا نام البتہ جولیا ہی رہے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس چیف۔ آپ واقعی بے حد گہرائی میں سوچتے ہیں"۔ جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا لیکن عمران نے کوئی جواب دیئے بغیر ریسور رکھ دیا۔ ظاہر ہے بطور ایکسٹو وہ جولیا کی اس بات کا کوئی الٹ پلٹ جواب نہ دے سکتا تھا۔

"جولیا کو تو آپ نے جواب نہیں دیا لیکن جن جذبات کا اظہار جولیا نے کیا ہے وہی میرے بھی ہیں۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہ رہا تھا لیکن آپ نے اسے بھی ذہن میں رکھا"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ اب آئندہ میرا دانش منزل میں داخلہ بھی بند ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"دانش منزل میں داخلہ بند۔ کیا مطلب۔ میں سمجھ نہیں آپ کی بات"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جولیانے بھی اپنے فلیٹ میں داخلہ بند کر رکھا ہے اور اب تمہارے جذبات بھی جو لیا جیسے ہو گئے ہیں اس لئے ظاہر ہے۔" عمران نے مسمے سے لہجے میں جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے مجھے جذبات کے بجائے خیالات کہنا چاہئے تھا۔۔۔۔۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو ایکسٹو کی بجائے میڈم ایکسٹو کہنا پڑے گا تمہیں اور یہ خاصا مشکل لفظ ہے۔۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"کیوں یہ میری جنس کیوں آپ نے تبدیل کر دی ہے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ عورتوں جیسے خیالات مردوں کے ذہن میں آہی نہیں سکتے۔۔۔۔۔" عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ سے تو بات کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکر ہے اللہ نے بچا لیا اب مجھے یہ مشکل لفظ نہ بولنا پڑے گا کیا تکہ بات کرنے میں مشکل مردوں کو ہی پیش آتی ہے۔ عورتوں کو تو بات ختم کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔۔۔۔۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہنسنے لگا۔

عمران نے قلمدان سے بال پوائنٹ نکالا اور مضمون کی اس کاپی پر جو کہ بلیک زیرو تیار کر کے لایا تھا رسالے کا نام اشاعت کا مہینہ اور سن لکھ کر اس نے نیچے لکھا علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی طرف سے ایک حقیر سا تحفہ اور پھر بال پوائنٹ اس نے واپس قلمدان میں رکھ دیا اور مضمون کو اس نے اس لفافے میں واپس رکھا جس میں سلیمان نے رسالہ پیک کر کے بھیجا تھا۔

"اس رسالے کو لا بیریری میں رکھ دو بعد میں لے جاؤں گا۔" عمران نے کہا اور پیکٹ اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کی گفٹ پیکیج کر لیں تو زیادہ اچھا ہے۔ آخر تحفہ ہے۔" بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"گفٹ پیکیج۔ کیا کہہ رہے ہو جانتے ہو گفٹ پیکیج پر کتنا خرچہ آ رہا ہے آجکل اور پھر جو گفٹ پیکیج کرا سکتا ہوا سے پھر حقیر سا تحفہ دینے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔" عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے جو لیا ابھی نہیں پہنچی ہو گی۔ اسے میک اپ کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔۔۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے بھی ابھی رانا ہاؤس جانا ہے تاکہ حقیر تحفہ دینے کے لئے مناسب لباس اور مناسب گاڑی کا بندوبست کر سکوں۔۔۔۔۔" عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ بھی میک اپ کریں گے۔۔۔۔۔" بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں صرف قیمتی لباس پہنوں گا اور رانا ہاؤس کی سب سے قیمتی بیوک کی چابی جو زف سے مانگوں گا تا کہ کم از کم والٹ کو احساس ہو سکے کہ حقیر تحفہ دینے واقعی مفلس اور قلاش آدمی ہے۔۔۔۔۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے کانوں میں بلیک زیرو کے ہنسنے کی آواز پڑی لیکن وہ مڑے بغیر مسکراتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

کو لیا مقامی میک اپ میں اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ والٹ کی رہائش گاہ یہاں سے کچھ فاصلے پر تھی اسے معلوم تھا کہ عمران اس کی کار پہنچتا ہے اس لئے وہ اندر ہی بیٹھی رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب نئے ماڈل کی انتہائی قیمتی اور شاندار بیوک اس کے قریب آکر رکی تو جولیانے چونک کر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش خراش کا سوٹ تھا اور اس سوٹ میں وہ واقعی بے حد وجیہ لگ رہا تھا۔

"میری کار میں آ جاؤ مقامی جولیانے گویہ پھٹپھر سی کار تمہارے قابل تو نہیں ہے لیکن کیا کروں مانگے کی چیزیں تو ایسی ہی ہوتی ہیں۔" عمران نے کہا تو جولیانے اختیار چونک پڑی۔ پھر وہ جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتری اور اس نے کار لاک کی اور عمران کی کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"یہ کار اور لباس کیا کوئی خاص بات ہے۔۔۔۔۔ جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاتون اور وہ بھی خوبصورت خاتون ہو تو رعب تو ڈالنا ہی پڑتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو کیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے کا رنگ بدلنا شروع ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب۔ کس خاتون کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ جولیانے ہونٹ بھیجتے ہوئے پوچھا۔

جس پر رعب ڈالنا مقصود ہو۔" عمران نے جواب دیا۔

یہی تو پوچھ رہی ہوں کون ہے ہو۔۔۔۔۔ جولیانے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہی جو رعب نہیں مانتی" عمران نے کہا تو جولیانے چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"کون نہیں مانتی۔۔۔۔۔ جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس کے پاس چیف نے بھیجا ہے مجھے بھی اور تمہیں بھی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو آگے بڑھادیا اور جولیانے اختیار اچھل پڑی۔ اس کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔

اوہ۔ اوہ تو تم نے یہ لباس اور کار اس مورین پر رعب ڈالنے کے لئے استعمال کی ہے۔۔۔۔۔ جولیانے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مورین۔ واہ کس قدر خوبصورت نام ہے۔ ہمارے ہاں شاید مورنی کہتے ہوں گے مورین کو لیکن ایک بات ہے جولیانے مورنی تو بڑی بد صورت ہوتی ہے۔ خوبصورت تو مور ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے سڑک کر اس کر کے کوٹھی کے گیٹ کی طرف کار موڑتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تم اس پر رعب ڈالنا چاہتے ہو۔ کیوں۔" جولیانے غراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کروں مقامی لڑکیاں اس لئے رعب نہیں مانتیں کہ وہ بے حد خوبصورت ہوتی ہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو بے شک بیک مر میں اپنا چہرہ دیکھ لو۔۔۔۔۔ عمران نے کار کو پھاٹک کے سامنے روکتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مقامی لڑکیاں پسند ہیں۔ جولیانے اور زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ظاہر ہے ان کا کوئی مقام تو ہوتا ہے جیسے تمہارا۔" عمران نے جولیانے کا اور زیادہ بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا۔

" لیکن میں تو اس وقت مقامی میک اپ میں ہوں "۔۔۔۔۔ جو لیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم میک اپ نہ بھی کرو تب بھی تب مقامی ہو کیونکہ تم پاکیشیا کی شہری ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر کار سے اتر ا اور اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور پھر واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جو لیا کا چہرہ اب نارمل ہو چکا تھا۔

" یہ مورین پر تم نے رعب ڈالنا کیوں ضروری سمجھا "۔ اچانک جو لیا نے کہا اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیت ا پھاٹک میکاکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور عمران نے کار آگے بڑھادی اور پھر پورچ میں کھڑی سرخ رنگ کی کار کے پیچھے اسے روک دیا۔ سامنے برآمدے میں مورین کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

" آؤ جو لیا "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ دوسری طرف سے جو لیا بھی نیچے اتری۔ اسی لمحے والٹ بھی ان کے قرب پہنچ گیا۔

" خوش آمدید مسٹر علی عمران "۔۔۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ جو لیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی نمائندہ خصوصی۔ آپ کی ملاقات اس سے پہلے بھی ہو چکی ہے لیکن اس وقت یہ میک اپ میں تھی "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ نے اس انداز میں سر ہلادیا جیسے وہ عمران کی بات سمجھ گیا ہو۔ پھر مورین نے بھی آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور اس کے بعد وہ

سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔ والٹ نے وہاں موجود ریفریجریٹر سے جوس کے ڈبے نکالے اور انہیں میز پر رکھ دیا۔

" مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگ شراب نہیں پیتے اس لئے جوس پیش کر رہا ہوں "۔۔۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ " عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مسٹر عمران یہ آپ کی ذاتی کار ہے یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی ہے "۔۔۔۔۔ مورین سے شاید رہانہ گیا اس لئے اس نے پوچھ ہی لیا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف تو انتہائی کنجوس ہے۔ بے شک جو لیا سے پوچھ لیں وہ تو سرے سے کار میں سفر کرنے کا قائل ہی نہیں ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب بسیں موجود ہیں تو پھر کار خریدنا اور پٹرول پھونکنا حماقت ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" آپ کی ہنسی بتا رہی ہے مس جو لیا کہ عمران غلط کہہ رہا ہے "۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چیف کے بارے میں تو یہ واقعی غلط کہہ رہا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ یہ کار اس کی ذاتی ہے۔ دراصل عمران یہاں کے ایک بہت بڑے جاگیردار سر عبدالرحمن کا اکلوتا بیٹا ہے اس لئے ٹھاٹھ باٹھ سے رہتا ہے "۔۔۔۔۔ جالیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جاگیر دار لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ سر عبدالرحمن یہاں کے سنٹرل انٹیلی جنس بیورہ کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔۔۔۔۔ والٹ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن سروس ان کا شوق ہے اور بس۔۔۔۔۔ جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مورین اور والٹ کے چہروں پر خاصی مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ان کے دوسرے شوق کا بھی بتا دو کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو انہوں نے عاق کر رکھا ہے اس لئے بیچارہ جاگیر دار کا مفلس اور قلاش بیٹا ایک تنگ سے فلیٹ میں رہنے پر مجبور ہے۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں عمران میں نے تمہارا فلیٹ دیکھا ہے وہ تو واقعی بے حد تنگ ہے پھر تم یہ انتہائی قیمتی ترین کار کہاں کھڑی کرتے ہو۔" والٹ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"انتہائی قیمتی ترین کار۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں میری مفلسی کا مذاق اڑانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ کار جسے میں نے ایک کباڑی سے تول کر لوہے کے بھاؤ خریدا ہے کس طرح انتہائی قیمتی ترین ہو سکتی ہے اور پھر اگر یہ واقعی انتہائی قیمتی ترین کار ہوتی تو اب تک ایک کروڑ بار چوری ہو چکی ہوتی۔ بیچاری فلیٹ کے سامنے سڑک کی سائیڈ پر ہی کھڑی رہتی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین دونوں کے چہرے ہونق سے ہو گئے۔

"یہ۔ یہ۔ نئے ماڈل کی خصوصی بیوک آپ نے کباڑیے سے خریدی ہے اور یہ سڑک پر کھڑی رہتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کار تو شہزادوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ مورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"در اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے ہاں کباڑی نجانے کسے کہتے ہوں۔ ہمارے ہاں کباڑی اسے کہتے ہیں جو کار و باری لحظہ سے سب سے دولت مند ہو۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو والٹ اور مورین بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے آپ سے ایک حقیر سے تحفے کا کہا تھا۔ میں وہ تحفہ لے آیا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ برا نہیں منائیں گے کیونکہ تحفہ چاہے حقیر ہی کیوں نہ ہو بہر حال تحفہ ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود ہی اپنے تحفے پر بے حد شرمندگی محسوس ہو رہی ہو۔

"ایسی کوئی بات نہیں تحفہ تو بہر حال تحفہ ہی ہوتا ہے۔ تمہاری مہربانی ہے کہ تم نے ہمیں اس قبل سمجھا۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ والٹ اور مورین کے ساتھ ساتھ جو لیا کے چہرے پر بھی تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں کے بعد عمران کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔

"کوئی رسالہ ہے شاید۔ پھر تو یہ انتہائی قیمتی تحفہ ہے۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رسالہ خریدنے کی ہمت کہاں مجھ میں۔ بڑی کوشش کے بعد ایک مضمون ہاتھ آیا ہے اور وہ بھی اس کی کاپی
 "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے لفافے میں سے مضمون نکالا اور اسے والٹ کے سامنے
 رکھ دیا۔

"انٹرنیشنل سائنس میگزین۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔ والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے چیف اور اسٹارم کے اعلیٰ حکام اور سائنس دانوں کے لئے تحفہ ہے۔
 مجھے یقین ہے کہ آپ سمیت سب کو یہ تحفہ ضرور پسند آئے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو کوئی سائنسی مضمون ہے۔ پلیز عمران صاحب اب ذرا وضاحت بھی کر دیں ورنہ ہم واقعی تجسس کے
 ہاتھوں پاگل ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی حکومت خفیہ طور پر کیمیائی ہتھیار تیار کرنا چاہتی ہے لیکن آپ کے سائنس دان اس کے اہم ترین
 پرزے کاسٹ بلوزر کو اس لئے تیار نہیں کر سکے کیونکہ اس کی ٹیکنالوجی ان کے پاس نہیں ہے اور چونکہ اس
 کے بغیر کام آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ پرزہ یا اس کی ٹیکنالوجی پاکستان سے
 حاصل کی جائے۔ چنانچہ اس لئے انہوں نے آپ دونوں کو یہاں بھیجا۔ یہی بات ہے ناں"۔۔۔۔۔ عمران
 نے کہا۔

"ہاں لیکن اب تو یہ مشن منسوخ کر دیا گیا ہے۔ مجھے چیف کا فون آیا تھا"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اب اسٹارم والوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کاسٹ بلوزر یا اس کی ٹیکنالوجی اب پاکستان کے
 بجائے کسی اور ملک سے حاصل کی جائے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین دونوں
 بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا چیف نے تمہیں یہ بتایا ہے"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"نہیں میں نے جب ہر برٹ سے بات کی تھی تو اس نے کہا تھا کہ وہ کوشش کرے گا کہ یہ مشن منسوخ ہو
 جائے لیکن جب اس نے تمہیں یہاں فون پر کال کیا تو اس نے تمہیں یہ بات بتائی تھی"۔ عمران نے جواب دیا
 ۔

"لیکن پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"۔۔۔۔۔ والٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

آپ کے اس فون میں ایک ایسا آلہ لگا دیا گیا تھا کہ جیسے ہی فون کال آئے ساتھ ہی چیف آف پاکستان سیکرٹ
 سروس بھی اسے سن لے۔ اس آلے کی وجہ سے اس فون پر ہونے والی تمام بات چیت چیف اس طرح سن
 سکتا تھا جیسے تم نے یہاں سنی ہوگی اور یہ کام چیف نے اس لئے کیا تا کہ یہ بات کنفرم ہو سکے کہ واقعی پاکستان کے
 خلاف مشن منسوخ ہو گیا ہے یا نہیں کیونکہ ظاہر ہے تمہارا چیف ہم سے تو بلف کر سکتا تھا تم سے
 نہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین کے چہرے حیرت سے بگڑتے چلے
 گئے۔

"ایسی کوئی بات نہیں والٹ۔ جب یہ مضمون چھپ چکا ہے تو پھر کیسا احسان۔ بہر حال اب ہمیں

اجازت"۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ انہیں چھوڑنے پورچ تک آئے۔

"آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگوں کو کس طرح دوست بنا لیتے ہو۔ پہلے میں حیران ہوتی تھی کہ دنیا میں جہاں بھی جاؤ تمہارے دوست مل جاتے ہیں اور دوست بھی ایسے جو تم پر جان نچھاور کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے"۔۔۔۔۔ جولیانے کوٹھی سے باہر نکلتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش ایسا ہوتا"۔۔۔۔۔ عمران نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میں نے غلط کہا ہے"۔۔۔۔۔ جولیانے حیران ہو کر پوچھا۔

"آج تک تمہیں تو دوست بنا نہیں سکا۔ ساری دنیا میں دوست کہاں سے بن جائیں گے میرے

"۔۔۔۔۔ عمران نے کار کو جولیا کی کار کے قریب لے جا کر روکتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم مجھے اپنا دوست بھی نہیں سمجھتے"۔۔۔۔۔ جولیانے مصنوعی غصے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک محاورہ ہے کہ دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کا ہاتھ پکڑے اور میری تو یہ حسرت ہی رہی کہ صفدر خطبہ

نکاح یاد کرے تاکہ ہاتھ پکڑا جاسکے لیکن اب کیا کہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا ہاتھ پکڑنے کا مطلب

سمجھ گئی۔ اس لئے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

اس کے چہرے پر بے اختیار گلاب کے پھول کھل اٹھے تھے۔

"اب صفدر کو زبردستی یاد کرانا پڑے گا"۔۔۔۔۔ جولیانے کہا اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے کار سے نیچے اتر گئی۔

"ابھی یاد نہیں ہوا تو یہ حال ہے کہ گاڑی کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھنا گوارا نہیں ہے یاد کر لینے کے بعد کیا ہوگا

"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار اس انداز میں ہنس پڑی کہ عمران کا ہاتھ اس کے سر پر پہنچ گیا۔

و
ختم شد